لولاک لما خلقت الافلاک

الحمد للّٰہ الظاہر کہ درین زمان ناہر این کتاب باہر پسند خاطر عاطر ماہر موسوم

جواہر زواہر

مشتمل بر ولادت با سعادت رسول طاہر علیہ و آلہ الطاہر سلام اللّٰہ القاہر و بعض مناقب جناب علی القادر و اکرام او

در شمس المطابع بر محلہ باہتمام سید احمد مہدی خان طبع بدروش کشیدہ بطبع طبع بدیع صفا و حلیہ زیبائی بر
و مقبول خواطر مرأة نظایر اکابر گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصرعِ برجستہ بسم اللہ ہے ۔۔۔ ہے یہ لاثانی خدا آگاہ ہے
جسنے بسم اللہ سے کی ابتدا ۔۔۔ ہے یقینی اوسکو حاصل اہتدا
اسمیں ہے نامِ خدا نامِ خدا ۔۔۔ جو محیطِ کُل ہے اور سب سے جدا
اسم ہے اللہ اسمِ ذوالجلال ۔۔۔ منحصر ہے جسمیں اوصافِ کمال

اللہ اللہ کیا نام ہے - جسکا وِرد زبان کا کام دل کا آرام ہے اگر مشکل کیوقت زبانپر آئے مشکل کا ٹھہرنا محال ہوجائے اس نام کی برکت سے بیمارِ مسیحائی کا دم بھرے محتاج تاجدار ہو - جہان آرائی کرے - یہ نام نا امید کیلئے امید ہے - ہر مطلب کی کلید ہے ع زیبِ زبان مدام ہے کامِ دہان کام ہے ؛ وِردِ صباح و شام ہے کیا ہی خدا کا نام ہے ؛ کار روائے انام ہے وجہِ حصولِ مرام ہے ؛ ہمکو اسی سے کام ہے کیا ہی خدا کا نام ہے ؛ دو جہان کا اس سے قیام ہے اِسی کو بقاءِ دوام ہے ؛ دل پاک اسکا مقام ہے کیا ہی خدا کا نام ہے ؛ راحتِ روح و جسم ہے یہ عجیب طلسم کا اسم ہے ؛ چشمۂ فیض عام ہے کیا ہی

خدا کا نام ہے ؛ اس اسم کی خواص عام ہین۔ مشہور خواص و عوام ہین ؎
عجب نام نامی ہی عجب اسم سامی ہے ؛ نہ سمجھی جو وہ عامی ہے سمجھہ مین اوسکی
خامی ہے ؛ جس اسم کے اس قسم کی بیحد خواص انتہا تاثیر تو بس ؎ قیاس مسمّیٰ
ازین اسم گیر ؛ کیسی وہ ذات کامل الصفات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ جسکی کنہ
مین ساری خدائی حیران رہی۔ سوائی عجز کسینی کوئی بات نہ کہی ؎ جہان متفق بر
الٰہیتش ؛ فرو ماندہ در کنہ ماہیتش ؛ کم و کیف سی معرّا ہی۔ چون و چرا سی مبرا ہے
کچھہ کسیکو مجال قیل و قال نہین۔ اس بات کا اثبات محتاج استدلال نہین۔ یہان
خاصان درگاہ کا مقولہ ما عرفناک ہے۔ پھر بھلا ہمارا کیا فہم کیا ادراک ہی
اس موقع پر نادانی کا اقرار دانائی کی سبیل ہی۔ اور نارسائی کا اعتراف رسائیکی دلیل ہے
اس مقام مین ہوش مدہوش۔ ناطقہ خاموش۔ حواس مع حواس عقل از خود فراموش ہے
؎ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ؛ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم ؛
وہ ذات پاک واحد ہی۔ اسکا ہر واحد شاہد ہے۔ قطرہ قطرہ سی اوسکی توحید
ٹپکتی ہے۔ ذرہ ذرہ مین اوسکی تفرید چمکتی ہے۔ ؎ میرسد این ترانہ از ہر سو ؛
وحدہٗ لا اله الا ھو ؛ ہر چیز اوسکی وحدت بتاتی ہے۔ ہر شی اوسکی یکتائی جتاتی ہے
؎ ہر گیاہی کہ از زمین روید ؛ وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید ؛ عالم کا نظام عجیب
اور جہان کا انتظام غریب اوسکی شریک کی نفی کرتا ہی۔ ہر موجود زبان حال و
مقال سی یہی دم بھرتا ہے ؎ نہ ہے کوئی تیرا نہو گا شریک ؛ تیری ذات ہے وحدہٗ
لاشریک ؛ ہر شی اوسکی تسبیح مین مصروف ہی۔ سب کی عنان توجہ اوسکی طرف
معطوف ہی۔ یہہ کیفیت ساری خدائی مین ساری ہی۔ سب پر ایک حالت عاشقانہ
طاری ہے۔ گل چاک گریبان ہی۔ سنبل پریشان ہی۔ نرگس حیران ہی۔ شبنم
گریان ہے۔ بلبل نالان ہے۔ لالہ خونین پیالہ داغدار ہی۔ سوسن کبود پیراہن
مثل سوگوار ہے۔ شمشاد اوسکی یاد مین شاد ہی۔ سرو اوسکی بندگی مین آزاد ہے
دریا کو جوش و خروش ہی۔ صحرا وحشت سے ہمدوش ہی۔ افلاک گھومتی ہین۔

اشجار جہومتی ہین - نجوم چشم حیرت سے تکتی ہین - طیور اوسی کی یاد مین چہکتی ہین - فاختہ کو اوسی کی جستجو ہے - اسلئے اوسکا ورد صدائے کوکو ہے - کبوتر کی زبان پر نعرۂ یاہو ہے قمری اوسیکی عشق مین طوق بگلو ہے - اگ اوسی کی عشق کی حرارت سے جلتی ہے - پانی عرق مین تر بتر ہے - ہوا اوسی کی ہوس مین کوبکو پہرتی چلتی ہے - زمین خاک بسر ہے

ای غم عشقت نمک بر زخم جان انداختہ ❊ شہرۂ حسن تو شوری در جہان انداختہ
طالب دیدار خود را خواندہ در بزم وصال ❊ پس حجاب لن ترانی درمیان انداختہ
عشق را از ہرچہ غیر خود بود کردہ نفور ❊ عقل را در انتظام این و آن انداختہ
حبذا ابناے صنع تو کہ بی آلات صنع ❊ طرح بنیاد زمین و آسمان انداختہ
بر کمال قدرت ذاتت گواہی دادہ عقل ❊ تا نظر بر منظر کون و مکان انداختہ
گلعذاران چمن را رخ چو شمع افروختہ ❊ در دل بلبل شرر پروانہ سان انداختہ
پختہ مغزان جنون را خواندہ در بزم یقین ❊ خام کاران ہوس را در گمان انداختہ
نوشدارو دادہ از دار الشفائی لطف خویش ❊ ہر کرا بر بستر غم ناتوان انداختہ
بادہ نوشان غمت را ساقیان بزم قدس ❊ جام خونابی بکام امتحان انداختہ
خوش ادایان چمن را خندہ ہا آموختہ ❊ بلبلان نعرہ زن را در فغان انداختہ
عمر ضائع کرد ہر کس در خیال غیر تو ❊ گوہر شہوار از کف رایگان انداختہ
جان اگر درد ترا ندارد در تنم جایش مباد ❊ خوشتر است این جنس بیرون از دکان انداختہ
تا دلم نشناخت قدر اشک من در عشق تو - از نظر ہا حاصل دریا و کان انداختہ ❊

وہ حی لا یموت ہی - لیکن اوسکی حیات کی کیفیت مین زبان بند لب پر مہر سکوت ہی - شعر
نہ وہ جسم ہی اور نہ وہ جان ہی ❊ ہر ایک جسم و جان اسمین حیران ہے ❊ اوسکی قدرت کا وصف کسکا مقدور ہے - اوسکی اختیار کی ثنا مین بشر مضطر ہی مجبور ہے - شعر
فی الحقیقت قادر مختار ہے ❊ علت موجب سے دل بیزار ہی ❊ کیونکہ وہ مضطر ہی اور بے اختیار ہے وہ ناری لای جو تمثیل نار ❊ جو کرے تجویز حق مین اوسکی نقص ❊ حق یہ ہی واللہ ناقص ہے وہ شخص ❊ عالم السرائر والضمائر ہے - واقف البواطن والظواہر ہے -

ع بر در علم یکذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست ؛ ہر مخفی و خفی
اوسپر جلی ہی - اور ہر جزئی و کلی اوسپر منجلی ہے ع عالم ہر جزو کل وہ ذات ہے ؛
علم ہی اوسکا محیط کل شے ؛ وصف عمدہ علم ہی اوس ذات کا ؛ ہی وہ عالم سارے جزئیات کا
کہ نہ کلیات کا عالم فقط ؛ لغو ہی او فلسفی خود غلط ؛ وہ شہادت سی آیہ شہادت
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ کی عادل ہی - جو کوئی ثمانی وہ صراط مستقیم سی عادل ہی - اور آیہ وَمَا اللّٰهُ
يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ اور کریمہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ سی بھی احکم
الحاکمین کی عدالت مفہوم ہوتی ہے - چنانچہ ادنی تامل سی یہ بات معلوم ہوتی ہی
ع راضی نہیں وہ کفر و گناہ و فساد کا ؛ کرتا ہی قصد خیر کا اور عدل و داد کا ؛ اوسمین
کسی نہج سی تغیر ہی نہ تبدیلی ہے - اوسکی لئے کسیطرحکا جز نہ ترکیبی ہی نہ تحلیلی ہے ؛
ع نہ ترکیب اوسمین نہ تحلیل ہی ؛ سزاوار تسبیح و تہلیل ہے - نہ تغیر اوسمین تبدیل
وہ شایان تقدیس و تبجیل ہے ؛ اوس بیچون کی دو حرف کاف و نون باعث وجود
مخلوقات گوناگون - و مصنوعات بوقلمون - اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ
يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ - اوسنی تمام موجودات کو بنایا - سب کو عرصہ عدم سے
عالم وجود مین لایا - وہ تمام عیبون اور نقصانونسی پاک ہی - خالق کل شی کا سماک سے
تا سماک ہی - زمین کا فرش پانی پر کیا خوب بچھایا - خیمہ آسمان کا کیسا بی طناب و چوب بنایا
وہی معبود برحق ہی - وہی مسجود مطلق ہی - ع وہ بے واجب و خالق ممکنات ؛
کہا اوسنی کن ہو گئی کائنات ؛ بدیع السموات والارض ہی ؛ عبادت اوسی کی
فقط فرض ہی ؛ نہین کوئی معبود اوسکی سوا ؛ نہین کوئی مسجود اوسکی سوا ؛ وہ خلاق الفس
و آفاق ہے - وہ رزاق علی الاطلاق ہی - اوسکی کوئی ند ہی - نہ ضد ہے - وہ خداوند
یگانہ سب سے بیگانہ آپ ہی آپ ہی - نہ اوسکی بی بی ہے نہ فرزند ہی نہ مان ہی نہ باپ ہے
ع وہ خلاق ہی اور وہ رزاق ہی ؛ مبرا ہے وہ جفت سی طاق ہی ؛ خدا یمین نے

مثل و ضد ہو وہی ۞ لم یولد و لم یلد ہے وہی ۞ وہ واجب الوجود ہے ازل سے ابد تک موجود
ہے ذات ہے اوسکی قدیم و لم یزل ۞ پادشاہی مین نہین اوسکی خلل ۞ ابتدا و انتہا اوسکی نہین
سرمدی ہے ذات رب العالمین ۞ حمد اوسکی مجھ سے ہووے کیا مجال ۞ وہ تو واجب اور مین
ممکن ہے محال ۞ ہے اے حمد تو از ہر چہ توان گفت فروتر ۞ در کنہ تو اندیشہ سراسیمہ و مضطر
تا نیمہ رہ عرش جلالت نپریدہ ۞ عنقائی سبک سیر خرد ریختہ شہپر ۞ ای ذات تو بر ہرچہ
بغیر از تو مقدم ۞ وز ہر چہ بغیر از تو بود نیز مؤخر ۞ در حضرت تو چون و چرا راہ ندارد ۞
نے چون و چرا بود ای حضرت داور ۞ جز ذات تو کس نیست بذات تو شناسا ۞ مخلوق
چہ گوید خبر از خالق اکبر ۞ تو واجب و ما ممکن و ممکن نتوان شد ۞ ماہیت ذات تو بہ ممکن متصور ۞
اے ہستی بالذات تو الآن کما کان ۞ چون ہستی ماہیت کہ گردد متغیر ۞ کس را بذارد
بسوئے حرم تو الا ۞ آنکس کہ درین رہ شودش لطف تو رہبر ۞ بر ہستی تو ہستی ما شاہد مطلق
ہر چند کہ ذات تو غنی ہست سراسر ۞ ہر نقش کہ از خامۂ نقاش بر آید ۞ بر ہستی نقاش بود
دلیلے ست معتبر ۞ سرگرم ثنائ تو بود ہر کہ بہر جاست ۞ در آب روان ماہی و در نار سمندر ۞
قمری بسر سرو کند نغمہ سرائی ۞ جز مدح تو ہیچش نبود مطلب دیگر ۞ بلبل کہ نظر دوختہ بر
صفحۂ گلزار ۞ خواہد دگر یاد کند حمد تو از بر ۞ ہستی تو بغیر از تو دگر ہیچ نباشد ۞
ور ہست ہمہ ذات ترا آمدہ مظہر ۞ از صیقل تو آئینۂ ماہ مصفا ۞ وز جلوۂ تو دیدۂ خورشید منور ۞
بر صنعت تو دیدۂ نرگس شدہ حیران ۞ وز بوئے تو پیراہن گل گشتہ معطر ۞ ساکن شدہ
از حکمت تو تودۂ غبرا ۞ وز حکم تو دارد حرکت گنبد اخضر ۞ گوہر نقصد میدمی شکّ بنافہ
در شاخچۂ سبز بر آری گل احمر ۞ ہر ذرہ کہ گردید بمہر تو درخشان ۞ صد طعنہ زدہ روشن
بر خسرو خاور ۞ بخشی اگر از عون خودش قوت بازو ۞ بر پیل دمان حملہ کند پشۂ لاغر ۞
الا اے تو بسیار نعیم تو فراوان ۞ الطاف تو بیحد و عطایائ تو بیمر ۞ با قہر تو گر آب حیات است
بلاہل ۞ با مہر تو گر زہر بود قند مکرر ۞ ما از تو بغیر از تو نداریم تمنا ۞ اینست تمنا و گر ہرچہ مقدر ۞
اوسکی توصیف مین ہر شخص عاجز رہا ہے ۔ جہانتک جس کسی نے اوسکے اوصاف مین کہا ہے
صاف صاف انصاف یہ ہے کہ وہ واصف کی فہم کا منتہی ہے ہے ترا چنانکہ توئی

وصافین

ہر نظر کجا بیند؞ بقدرِ دانش خود ہر کسی کند ادراک؞ بھلا دریافت کرنا صفات
ذاتِ باری کا کسکی مجال ہے - بیشک عین ذات ہونیکی سبب سے ادراک اونکا
مثل ادراک ذات کی ممتنع ہی محال ہے - ؎ نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد؞ نہ فکرت
بغورِ صفاتش رسد؞ بس اے دل اب مجال گفتگو تنگ ہے - توسن تقریر لنگ ہے
طول نہ دے عرض حاجات کر - درگاہِ مُجِیبُ الدَّعوات میں مناجات کر ؎ حقتعالی سے ہدایت کر
سوال؞ تو ہی سائل وہی معطی ذو الجلال؞ یا الٰہی اَنْتَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ؞ یا رجائی
مِنْكَ مَتیٰ عَ لَا یَفُوْتُ؞ حالِ دل ہے تو میرے آگاہ ہے؞ درد ہے اور داغ ہے اور
آہ ہے؞ مجکو اے خالق بصیرت کر عطا - حسنِ خلق و حسنِ سیرت کر عطا؞ دلمیں میرے
معرفت کا نور ہو؞ زنگ حبِ ماسوی اللہ دور ہو؞ نفس میرا سرکشی کرنی نپائے
بوئی حبِ غیر دل میں رہ نجائے - مہر وش پر نور یہ سینہ رہی؞ صاف میرے دل کا
آئینہ رہی؞ قلب پر میرے سیاہی چھا نجائے؞ دین پر میری تباہی آنجائے؞ تیری
الفت ہو تو پھر کلفت نہو؞ پھر زن و فرزند کی الفت نہو؞ در پہ تیرے رات دن عاکف رہوں
اہل دنیا سے میں ناواقف رہوں؞ ہو نیت ہر ایک کام میں بخیر؞ کچھ نہ مانگوں غیر سے تیرے بغیر
رات دن کرتا رہوں عجز و نیاز؞ غیر سے ظاہر کروں اپنا نہ راز؞ جو تیرا ہو اوسپہ پروانہ رہوں
جو ہوں اپنے اونسے بیگانہ رہوں؞ صبح ہو یا چاشت ہو یا شام ہو؞ دلمیں تو ہو لب پہ
تیرا نام ہو؞ ظاہر و باطن کو میری ایک کر؞ اپنی نیکوں کا تصدق نیک کر؞ شکر نعمت سے
رہوں رطب اللسان؞ پائے لذت ذکر سے کام و زبان؞ زندگی طاعت گذاری میں کٹے
عمر تیری یادگاری میں کٹے؞ خواہشیں جتنی ہوں سب ہوں پائمال؞ ہو اطاعت کا تیری حاصل
کمال؞ رات جب ہوئی تو شب بیدار ہوں؞ خوابِ راحت سے صدا بیزار ہوں؞
دن کو صائم رات کو قائم رہوں؞ بندگی میں مستعد دائم رہوں؞ قطع ہوئے رشتۂ طولِ امل؞
ہوئیں دو ہمدم میری علم و عمل؞ علم و حلم و زہد و تقوی کر عطا؞ بخش میری لغزش و
جرم و خطا؞ رات دن تجھسے کروں میں التجا - گاہ ہووے خوف اور گاہے رجا؞

عُجب و کبر و بخل سے دوری رہی ٭ خاکساری پر نہ مغروری رہے ٭ غیظ و غصہ کا نہو دل پر گذر ٭
دور ہو بغض و حسد کا دردِ سر ٭ ہو منا ہی سے ہمیشہ احتراز ٭ امر پر تیرے رہون مین یکہ تاز ٭
شرعِ احمد ہی صراطِ مستقیم ٭ رکھہ مجھے اس مین ثابت اے کریم ٭ شاہراہِ مصطفیٰ کیا خوب ہے ٭
راہ یہ موصل الی المطلوب ہے ٭ یہہ راہ نہ لے اشتباہ سیدہی بہشت کو جاتی ہے۔ منزل تک پہونچاتی ہے
اسمین کچہہ اونچ نیچ ہے نہ پیچ ہے۔ اسکی سوا ہر طریقہ ہیچ ہے۔ شارع اسکی حبیب خدائے پاک۔
مخاطب لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ مورد وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
مقصد وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ سرورِ عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مطابق اِنَّکَ لَتَہْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ہادیِ صراطِ مستقیم ہین
اور موافق اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ صاحب خلق عظیم ہین۔ اونہین کی شان مین یہ آیہ
آیا ہے۔ جہان حقتعالی نے فرمایا ہے۔ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا اسے قرآن مین
جسکی نعت بہلا خود خدا کرے ٭ اوس سید البشر کی بشر کیا ثنا کرے ٭ ہمکو خدا یہ نعمتِ عظمیٰ
عطا کرے۔ یعنی مجاورِ حرمِ مصطفیٰ کرے ٭ روزِ نشور شور جو ہر ایک بپا کرے ٭
ہمکو لوائے حمد کے نیچے کھڑا کرے ٭ جو چاہے دو جہان مین اپنا بہلا کرے ٭ اوپر درود پاک
ہمیشہ پڑھا کرے ٭ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ لِتَفُوْزُوْا فَوْزًا عَظِیْمًا وَّتَسْتَحِقُّوْا
اَجْرًا کَرِیْمًا ٥ بعد احمد مختار اہلبیتِ اطہار ارکان شریعت غرا کی مشید ہین۔ اور قواعد
ملتِ بیضا کے موید ہین۔ بموجب اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْکُمْ اولی الامر واجب الاطاعۃ ہین۔ اور بمضمون فَاسْئَلُوْٓا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ اہل الذکر مفترض الطاعۃ ہین۔ مطابق وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا
حبلِ متینِ شرع مبین ہر کا اعتصام اونسی لازم ہی۔ اور موافق کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
صادقین فائقین مین کہ اونکی ہمراہی متحتم ہے آیۂ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ
اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا۔ اونکی طہارت کی برہان ہی اور یطعمون

الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ؀ اونکی عطا کا بیان ہی۔ قرآن
مین اونکا مدّاح خود ربّ الارباب ہی۔ اونکی ثنا مین بعض سورے پورے ہین۔ آیتونکا کیا حساب
ہی۔ ذکر اونکی مآثرِ جلیلہ و مفاخرِ جزیلہ کا کب حیزِ تقریر مین آسکتا ہی۔ بہلا کوزہ مین دریا
کسطرح سما سکتا ہے۔ مراتب آلِ اطہر کی بہلا ہر ایک کیا سمجہے ؎ خدائی پاک سمجہو یا
رسولِ مجتبیٰ سمجہی ؎ بشر گر جای اپنے حق مین سید نا راستہ سمجہی ؎ تو اونکو بعد پیغمبر جہان
کا پیشوا سمجہے ؎ نہ کم اس سی ذرا سمجہی نہ کچہہ اس سی سوا سمجہی ؎ یہان افراط و تفریط
دونوکو برا سمجہی ؎ بہتیرستی ٹہرایا گیا اونکو اور وسنی۔ جو یہہ سمجہی خطا سمجہے پس ان
سب کو خدا سمجہے ؎ امّا بعد کالشمس فی وسطِ النہار ہویدا و آشکار ہی کہ محبتِ رسولِ مختار
و مودتِ اہلبیتِ اطہار ضروریاتِ دینِ متین اور مفروضاتِ شرعِ مبین سی ہی اور محبت کا
خاصہ اور مودت کا لازمہ ہی کہ اہلِ ایمان کو ان حضرات کے مناقب کا ذکر آنکہونکا نور سینونکا
سرور ہو۔ اور مصائب کے بیان سی گریہ کا جوش غم کا وفور ہو۔ اور وہ فرحت و مسرت اور
یہ غم و الم عند اللہ باعثِ ثوابِ عظیم و اجرِ فخیم ہین۔ اسلئی اس عاصی نی چند اوراق ولادت
باسعادت مین حضرت خاتم النبیین سید الوصیین و خاتم المعصومین کے تحریر کئی کہ دل
مومنین کے ملاحظہ سی اوسکی باغ باغ ہون۔ اور چند سطور وفاتِ سرورِ کائنات و شہادت
امام البریات مین مسطور کئی۔ کہ جگر محبون کے مطالعہ سی اوسکی داغ داغ ہون۔ اور
اس بے بضاعت کیواسطی آخرت کا توشہ قلیلہ ہو۔ اور اس گنہگار کیلئی بخشش کا ذریعہ
اور مغفرت کا وسیلہ ہو ؎ مگر اس محبت مین ایک نکتہ واجب الرعایت ہے جسکی شاہد یہ
روایت ہی۔ جو معتبر سند سے ماثور ہی اور کتاب ارشاد القلوب مین مسطور ہی کہ ایک دشمن
لڑکے پر جو ہنوز نابالغ تہا جناب رسالتمآب کا گذر ہوا وہ لڑکا حضرتؐ کی
زیارت سی بہت بشاش و مسرور ہوا حضرت نی اوسکی معرفت کا اندازہ آزمانے کی
غرض سی فرمایا المجتبیٰ یا فتیٰ یعنی ای جوان آیا تو میری محبت مین راسخ دم اور
میری مودت مین ثابت قدم ہے عرض کی ہان ای رسولِ جہان۔ پہر حضرت نی فرمایا
کیا مثل اپنی آنکہون کی مجہکو دوست رکہتا ہی اوسنی کہا اس سی بہی فراوان۔ کہان

انسان العین اور کہان عین الانسان - پھر حضرتؐ نے فرمایا مانند اپنے باپ کی - جواب دیا
اوس سے زیادہ - کہان آپ - کہان باپ - پھر حضرتؐ نے فرمایا کیا مثل اپنی مان کی اوسنے کہا
اوس سے زیادہ - کہان مان کہان رسول زمان - پھر حضرتؐ نے پوچھا مانند اپنی جان کے - عرض کیا
اوس سے بہت زیادہ کہان میری جان - کہان سید الانس و جان - اسکے بعد حضرتؐ نے ارشاد فرمایا
کیا آیا مثل اپنے پروردگار کے مجکو دوست رکھتا ہی - اوسنے کہا اَللّٰہَ اَللّٰہَ یا
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ ھٰذَا لَکَ وَلَا لِاَحَدٍ - یعنی اے حضرتؐ اسطرح ارشاد کیجیے
اور اپنی محبت کو خدا کی محبت سے تشبیہ نہ دیجیے - جو درجہ محبت کا کہ مخصوص حضرت رب سے ہے اوسمین
آپکا یا اور کسی کا اشتراک کب ہی - بلکہ مجکو صرف محبت خداے عزوجل ہی آپکی محبت کا سبب ہے
پھر جناب رسالتمآبؐ نے اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اسیطرح تم حقتعالی کو بسبب
اوسکی انعام و احسان کے جو تمپر ہین دوست رکھو - اور محبت خدا کی سبب سے مجھکو دوست رکھو
اور سچے ایمان کی حلاوت چکھو - اس حدیث شریف سے ایک امر لطیف ظاہر ہوتی ہی کہ ہر فرد بشر پر
لازم ہے کہ ہر جہت ہر باب مین حضرت پروردگار و رسول مختار و اہلبیت اطہار کی شان عالیہ
جلیلہ اور درجہ جزیلہ ملحوظ رکھے تو آپکو افراط و تفریط سے محفوظ رکھی - اور اس بنا پر
محبت رب الارباب اور مودت جناب رسالتمآب و آل اطیاب درجہ بدرجہ مع لحاظ جہت
محبت کے فرض عین باعث فلاح دارین سمجھی - پس جو کوئی رسول خدا کو خدا کی مساوی یا اوس سے بہ مقدم
سمجھے گا یا آل رسول کو بہ جمیع وجوہ رسول کی برابر یا اونسے افضل قرار دیگا وہ کافر ہی - اور اسی
طرح جو شخص رسولؐ کو مرتبہ رسالت سے اور حضرت کی آل کو درجہ امامت سے گھٹائے وہ بھی
دائرہ ایمان سے باہر ہے - یعنی ان حضرات کی شان مین افراط و تفریط دونو کفر ہین سیدھا
رستہ وہی ہے جو حدیث مین مذکور ہے اوسی پر قایم ہونا ضرور ہی اب ہم مطلب کیطرف
رجوع کرتے ہین - اور مقصد کو شروع کرتے ہین ایہا الناس بندہ کا کام بندگی اور
عبد کا فرض عبادت ہے - اسی مین اوسکی دین و دنیا کی سعادت ہے - اور اس دعوی پر عقل و
نقل کی شہادت ہے - عقل نے تامل حاکم ہی کہ منعم کا شکر ذمہ پر منعم علیہ کے واجب و لازم
ہے - قرآن مین آیہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ سے ہے

جس کا صاف صاف یہی مضمون ہی سے سرمایۂ سعادت دنیا عبادتست ٭ پیرایۂ کرامت عقبی عبادت ٭
اور عقل جو ایک جوہر لطیف اور مدارِ تکلیف ہی ۔ اوسکی نزدیک ظاہر و باہر ہے کہ عبادتِ الٰہی
بدونِ آگاہیِ اوامر و نواہی دائرۂ امکان سے باہر ہے اسلیے حقتعالی کی لطفِ کامل و فضلِ شامل کا
اقتضا ہوا کہ موافق مضمون اَللّٰہُ یَصْطَفِی مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ
اپنی خاص بندون کو شرفِ نبوت ورسالت سے مشرف فرمائی ۔ اور اونکی وساطت سے مکلفین پر
احکام امر و نہی پہونچائے ۔ اور راہِ راست دکہائی ۔ گمراہی و ضلالت سے بچائے ۔ ع
پیدا کیا ہی ہمکو عبادت کیواسطے ٭ بہیجا پیمبرونکو ہدایت کیواسطے ٭ پس بموجب حدیث
قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِکَیْ اُعْرَفَ
حضرت باریتعالی کے ایجاد کا دریا جوش مین آیا ۔ اور سب سے پہلے نورِ پاکِ صاحبِ لولاک سرورِ
کائنات خلاصۂ موجودات باعثِ آفرینشِ ہجدہ ہزار عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو خلعتِ وجود پہنایا اسمین کسیطرح سے شک ہے نہ اشتباہ ہی ۔ حدیث
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اس دعوی پر گواہ ہی ع پیش از ہمہ شاہانِ غیور آمدۂ
ہرچند کہ آخر بظہور آمدۂ ٭ ای ختمِ رسل قرب تو معلومم شد ٭ دیر آمدۂ زراہِ دور آمدۂ ٭
پہر اوسی نور برکت معمور سے تمام انبیا کا بلکہ جملہ اشیا کا ظہور ہوا ۔ ہر طرف وجود کی روشنی
پہیلی عدم کا اندہیرا دور ہوا ع تو اصلِ وجود آمدی از نخست ٭ دگر ہرچہ موجود شد فرع
تست ٭ چنانچہ جناب امیر المومنین فرماتی ہین ۔ اور دریای علم لدنی کی موج زنی دکہاتی ہین
کہ حضرت خالقِ دوجہان تہا ۔ اور اوسوقت تمام جہان پردۂ نیستی مین پنہان تہا ۔ پہلے
جو کچہہ جناب باریتعالی نے پیدا کیا ۔ اور ساری خدائی پر تقدم اوسکا ہویدا کیا وہ حبیب اوسکے
محمد رسول اللہ رحمۃ للعالمین کا نورِ مبین تہا ۔ جو علتِ غائی ایجاد و تکوین تہا اس نور کو
عالم سے چار لاکہہ چوبیس ہزار برس پہلے خلق فرمایا ۔ سب سے اول و افضل ٹہرایا شعر
اسمائی عرش و کرسی و لوح و قلم نتہی ٭ غلمان و حور و دوزخ و باغ ارم نتہی ٭
آب و ہوا و جن و ملک و دمی خشم نتہی ۔ شمس و قمر زمین و فلک الکعلم نتہی ٭
آدم سے تا مسیح نہ تہا انبیا کا نور ٭ جمکا خدا کی آگے رسولِ خدا کا نور ٭

یہ نور ہزار برس جناب اقدس الہی کی تسبیح و تحمید مین مشغول رہا۔ برابر یہی اوسکا معمول رہا

اوس نور سے خدائی نے یکایک کیا خطاب ❊ تو ہی میرے دفتر صنعت مین انتخاب
تیرا نظیر ہے نہ مقابل ہے نہ جواب ❊ یون بارگاہ مین کوئی ہوگا نہ باریاب

حکمت طرح طرح کی عیان ہوگی نور سے
کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے

کہتا ہون اے اعزہ جلالت کی ہے قسم ❊ ہے تیرا نور دافع تاریکی عدم
کرتا نہ تیرے نور کی تصویر اگر رقم ❊ مٹ جاتی شکل صنعت افلاک یکقلم

باعث ہی تو بنا ہے دو عالم کیواسطے
پیدا خدائی ہوگی تیرے دم کے واسطے

دل جسکا تیرے گنج محبت سے ہے بھرا ❊ مین اوسکو دوست رکھتا ہون وہ دوست ہے مرا
اور جسکے دلمین ہے تیرے عداوت ہی اک ذرا ❊ دشمن ہے میرا وہ میرے نزدیک ہے برا

کیا ایسی بات حق مین نبی کی عجیب ہے
اسکا سبب یہ ہے وہ خدا کا حبیب ہے

سنتے ہی مژدہ کرم و رحمت غفور ❊ چمکا وہ نور خالق انوار کی حضور
کی حقنے اوس چمک سے عیان ایک شعاع نور ❊ کیا نور تہا کہ پھیل گیا نور دور دور

راز نہان عیان کیے کس اختراع سے
بارہ حجاب خلق ہوئی اوس شعاع سے

خدا جانے کیسے وہ حجاب عالیمقام تہے۔ مگر حسب ارشاد جناب امیر اونکی نام یہ ہے۔ حجاب قدرت۔ حجاب عزت۔ حجاب ہیبت۔ حجاب منت۔ حجاب جبروت۔ حجاب رحمت۔ حجاب نبوت۔ حجاب کرامت۔ حجاب منزلت۔ حجاب رفعت۔ حجاب سعادت۔ حجاب شفاعت۔ وہ نور بحکم رب العزت سے پہلے حجاب قدرت مین داخل ہوا۔ اور بارہ ہزار برس تسبیح سُبحانَ ربّیَ الاعلیٰ مین شاغل ہوا۔ اسکی بعد اسیطرح علی الترتیب ہر حجاب اوس نور مستطاب کا مقام رہا اور ہر جگہہ تسبیح جداگانہ

در مدام تا مدتِ قیام رہا - طالع ہوا وہ نورِ معظم ہر اک جگہہ ؛ ایک ایک ہزار برس سال ہا کم ہر ایک جلوہ گہہ

اول سے تا اخیر رہی معتکف جناب تسبیح حق یہاں بھی بجا لائے بے حساب	دیکھا مگر حجاب شفاعت عجب حجاب اوٹھا ہزار سال نہ سجدہ سے ثواب

درجے ہوئے بلند بڑھی دھوم دہام سے
بڑھتا گیا تقربِ حق ہر مقام سے

بعد تسبیحات بے نہایات وہ نورِ کرامت ظہور درگاہِ مجیب الدعوات میں عرض رسا ہوا طالبِ حاجات ہو

یا رب میں ہوں مقصودِ عباد سے سرشار بخدمتِ ہے افضل تو رحمت ہے بیشمار	تو نے عطا کیا یہ تقرب ترے نثار اب آپ نے لطف کا ہے یہ بندہ امیدوار

ہمراہ تیرا افضل ہو سایہ کیے ہوئے
نکلوں یہاں سے تاج شفاعت دیے ہوئے

فی الفور الطافِ حضرت باری ہوئے - اور اوس نور سے عشر دریا نور کے جاری ہوئے - ہر ایک دریا میں علوم غیر متناہیہ تھے - اور یہ اون بحار انوار کے اسماء سامیہ تھے - دریائے عزت و صبر - و خشوع - و تواضع - و رضا - و حلم - و وقار - و تقوی - و خشیت - و انابت - و عمل و ہدیٰ و نیت و حیا و غیرہا ؛ پھر ع

جاری ہوا یہ حکم سوئے نورِ مصطفیٰ دریاؤں میں در آیا وہ جوں درِ بے بہا	داخل ہر ایک بحر میں ہو تو جدا جدا نکلا یم آخر سے دیتا ہوا صدا

کیا خوب آب نور سے کی شست و شو میری
اب اور بیس حصہ بڑھی آبرو میری

پیدا ہوئی صدائے خداوند جزو کل کیونکر نہ جا بجا ہو ترے مرتبے کا غل	تو ہی مری ریاضِ صفا میں ہے تازہ گل تو ہے محمد اولِ خلق آخر رسل

اللہ رے قد تاجِ سرِ انبیا ہے تو
حکم خدا سے شافع روز جزا ہے تو

پھر نورِ خاتم انبیا سجدہ میں خم ہوا - جب سجدے سے اوٹھا - تو اوس سے قطرات عرق

پسینہ ہوا - ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے جدا ہوئے - وہ سب کے سب انوارِ پیغمبرانِ خدا ہوئے - پس جیسے کہ حاجی گرد بیت اللہ کے طواف کرتے ہیں اسی طرح وہ سب نورِ نورِ محمدی کے گرد پھرتے تھے - اور اسطور پر تسبیح کرتے تھے سُبْحَانَ مَنْ هُوَ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ - سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ حَلِيمٌ لَا يَعْجَلُ سُبْحٰنَ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ - حق تعالیٰ نے تمام انوار سے خطاب فرمایا میں کون ہوں بتلاؤ - جو کچھ جانتے ہو معرضِ بیان میں لاؤ - سب سے پہلے نورِ محمدی علیہ البیان ہوا - اور اس جواب سے رطب اللسان ہوا اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ رَبُّ الْاَرْبَابِ مَالِكُ الْمُلُوكِ

اللہ نے خطاب پھر اوس نور سے کیا - تو منتخب ہے و فخرِ کُل کائنات کا
برتر ہے ساری خلق سے تیرا ہی مرتبا حق کا حبیب کوئی نہیں ہے تیرے سوا
خاص ایک شرف یہ ہے تیری امتکے واسطے
سے اور امتوں کی ہدایت کے واسطے

پھر نورِ محمدی سے ایک جوہر کو آشکار کیا - اور اوسکو دو پارہ کیا - ایک ٹکڑے کیطرف چشمِ ہیبت سے ملاحظہ فرمایا - اوس سے آبِ خوش گوار جلوہ گاہِ وجود میں آیا - اور دوسرا ٹکڑا منظورِ نظرِ شفقتِ رب العالمین ہوا - اوس سے نقشِ وجودِ عرشِ بریں کرسی نشین ہوا - پھر عرش نے پانی پر استقرار کیا - اور نورِ عرش سے کرسی کو اور نورِ کرسی سے لوح کو - اور نورِ لوح سے قلم کو تیار کیا - پھر قلم کو تحریر کیلئے حکم حضرتِ باری جاری ہوا - تو کلامِ الٰہی سنکر اوس پر غشی طاری ہوا - ہزار برس بیہوش رہا - اور مطلق خاموش و از خود فراموش تھا جسوقت ہوش سنے یاراد یا - جو امر لکھنے اوسکو دریافت کیا - حکم ہوا کہ ای قلم قلمِ وحدت کی تسخیر کر - اور یہ کلمۂ طیبہ تحریر کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - جب قلم صاحبِ لولاک کے نامِ پاک سے سامعہ افروز ہوا تو سجدہ سے مشرف اندوز ہوا اور کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَمِ پھر اوسنے اوس کے بعد جو کچھ حکم ہوا تھا بجا لایا - بعد اوسکی عرض کی یہ کون ہیں جنکو ایسا مرتبہ دیا ہے کہ اونکا نام

نامی اِسمِ سامی کے پاس ذکر کیا ہی شعر آئی صدائی حق یہ بشیر و نذیر ہی ٭ ہادی ہے رہنما ہے سراجِ منیر ہی ٭ کوئی ہی اسکا مثل نہ کوئی نظیر ہی ٭ بس ایک ہی حبیبِ خدائی قدیر ہے

دنیا مین ہی جہان کی ہدایت کیواسطے
عقبیٰ مین ہی شفاعتِ امت کیواسطے

ہوتا نہ یہ جو زیب دہ کشور وجود
ہوتی نہ کائنات مین ایک چیز کی نمود

ہوتا کسی کا عالمِ امکان مین کب ورود
نہ ارض کا ہبوط نہ افلاک کا صعود

مقصود ہی خلق سی کل کائنات کے
تو ہی بنا ذریعہ سی اوس پاکذات کے

پھر قلم لذت مین ذکرِ رسولِ برحق کی محو مطلق ہوا یہانتک کہ اوسکی حلاوت سی شتق ہوا اور ہدیۂ سلام پیشکش کیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خود جناب باری نے اوسکا جواب یا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّیْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ اسلئے اسلام سنت اسلام کہلایا۔ اور جواب اسلام نے لا کلام وجوب کا درجہ پایا۔

اسلام مین اسی سی طریقہ ہوا یہ عام
پھر اوسکے بعد ہو جو کوئی اور ہو کلام

مومن اگر بہم ہون تو پہلے کرین سلام
جو اسمین ہی ثواب وہ حاصل کرین مدام

یہ مقتضائی شرعِ رسالتمآب ہے
سنت ہی خود سلام تو واجب جواب ہے

پھر حضرت امیر المومنین اس حدیث مین حدوث بہشت برین و آسمان و زمین و ملائکہ مقربین نورِ سید المرسلین سی بیان فرما کر۔ اور ماہیتِ ماہی و گاو زمین کماہی اور کیفیتِ تشریفِ بعض مصنوعاتِ الہی عیان فرما کر۔ دل امت کا شاد کرتے ہین۔ اور اسطرح ارشاد کرتے ہین کہ پھر اوس نورِ خیر نے ظلِ ظلیل عرشِ جلیل مین بہتر ہزار برس قیام فرمایا۔ بعد اوسکے ستر ہزار برس دار القرار مین قرار پایا۔ پھر اسیقدر سدرۃ المنتہیٰ مین ٹھہر کر اوسکا رتبہ منتہی تک پہونچایا۔ اور وہان سی ہر آسمان کو ترتیب وار منور کرتا ہوا روئے توجہ طرف پہلی آسمان کے لایا۔ اور وہین رہا یہانتک کہ حضرت

باریتعالی نے حضرت آدم و حوا کے وجود ذیجود سے جہان کو بسایا۔ تب نور محمدی کو پشت
ابوالبشر مین ودیعت رکھکر اونکی پشت پناہ ٹھہرایا۔ مولف کہتا ہے
کہ مطابق احادیث کے اسی نور کی تعظیم و تکریم کیواسطے ملایکہ نے سجدہ
آدم مین سر جھکایا ۔ ملک در سجدۂ آدم زمین بوس تو نیت کرد ٭ کہ در طور تو چیزے
یافت بیش از حد انسانی ٭ اور چونکہ ملائکہ نور محمدی کے مشاہدہ کو حضرت
آدم سے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ اسلیے اونکی دعا سے اوس
نور نے اونکی جبین مبین کو مانند بدر چمکایا۔ اور جب حضرت آدم
علیہ السلام خود اوس نور کی زیارت کے مشتاق ہوئے تب اوس نور کرامت
ظہور نے پنجتن پاک علیہم السلام پر انقسام پایا اور اونکی پانچون انگلیون مین جلوہ افروز
ہو کر مانند ہلال ہر انگشت کو انگشت نما بنایا۔ اور جس وقت حضرت حوا اوس حمل سے
حاملہ ہوئین جس سے حضرت شیث متولد ہوئے تو وہ نور حضرت حوا کی پیشانی مین آیا اور
جب حضرت شیث پیدا ہوئے تو اونکی پیشانی نورانی کا نور ہوا۔ غرض نور نبوی ایک نبی
یا وصی سے دوسرے نبی یا وصی کیطرف منتقل ہوتا رہا۔ یہانتک کہ حضرت عبد اللہ والد ماجد
حضرت رسالت پناہ کی پیشانی مین ظہور کا جلوہ دکھایا۔ انتہی بقدر الغرض ملخصا
اسی مطلب کے ذیل مین حضرت ہاشم کے فضایل اور جناب عبد المطلب کے فواضل اور حضرت
عبد اللہ کے شمایل اسطرح سے منقول ہین جس سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہ حضرات بارگاہ الٰہی مین مقبول
ہین۔ اور ایک دوسری حدیث معتبر کہ جناب ابوذر سا صحابی جلیل القدر حضرت خیر البشر سے
اوسکا راوی ہے۔ ایسی ہی مضمون پر حاوی ہے۔ اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ
نور کرامت ظہور حضرت آدم سے منتقل ہو کر ہمیشہ اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ مین قرار پاتا رہا
یہانتک کہ صلب عبد المطلب مین مقیم ہوا اور دو حصہ پر تقسیم ہوا۔ ایک حصہ نے صلب عرش
پایگاہ حضرت عبد اللہ کو زینت دی اور دوسرے نے پشت مبارک جناب ابیطالب
بزرگوار غالب کل غالب کو رونق بخشی۔ بالجملہ یہان سے دو امر جلیہ ثبوت سے آراستہ اور جلوہ
ظہور سے پیراستہ ہوئے۔ پہلا امر نور نبی و علی کی وحدت دوسرا آبا و اجداد
سرور کاینات کی طہارت اور یہ دونو امر اہل سنت کی کتابون سے بھی بخوبی ظاہر ہین اور ان دونو

مضمونونکی روایتیں اونکے کتب معتبرہ مین وافر و متکاثر ہین۔ صواعق محرقہ مین جو ایک
کتاب معتبر مشہور ہے نسبت امر اول کی یہ روایت جابر بن عبد اللہ کی مذکور ہے۔
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی
وَاَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ یعنی تھی مصطفیٰ و علی دونو ایک نور ۔ ان کو امام
اون کو ہمیبر بنا دیا ۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ مین جسکی معتبر و معتمد ہونیکی
اہل سنت مین دھوم ہے نسبت دوسرے امر کی یہ روایت مرقوم ہے۔ اِنَّہٗ قَالَ لَمْ یَزَلْ
یَنْقُلُنِیَ اللّٰہُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاہِرِیْنَ اِلٰی اَرْحَامِ الْمُطَہَّرَاتِ حَتّٰی اَخْرَجَنِیْ
فِیْ عَالَمِکُمْ ہٰذَا یعنی حضرت رسولخدا نے کہا ہے۔ کہ ہمیشہ حق تعالی پاک
مردون کی پشت سے پاک عورتون کی رحم کیطرف مجکو نقل فرماتا رہا ہے۔ یہان تک کہ اس
جہان مین مجکو ظاہر کیا۔ اور بہمہ وجوہ پاک و طاہر کیا۔ فخر الدین رازی نے اس روایت کو نقل کیا ہے
اور اوسکی تقریب مین اسطرح کہا ہے۔ کہ مشرک نجس ہوتی ہین۔ پس اگر حضرت کے آباء کرام مشرک
ہوتے۔ اور شعایر اسلام اونسے ظاہر نہوتے۔ تو ہرگز پاک و طاہر نہوتی۔ سیوطی نے درج منیفہ فی
الآباء الشریفہ اور طراز العمامہ اور دوران الفلکی وغیرہا مین اور ابن حجر مکی نے منح مکیہ اور نعمت کبری
مین اور شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ اور مولوی عبد العلی نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت
مین تصریح کی ہین۔ کہ اجداد و آباء کرام خیر الانام کے ہر کفر و شرک سے منزہ تھے۔ وَالَّذِیْ یَرٰاکَ
حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ۔ موافق قول بعض مفسرین اس
دعوی پر دلیل ہے۔ اور استدلال کی اس طور پر سبیل ہے۔ کہ مراد اس مقام مین یہ ہے
کہ حضرت کا نور فیض گنجور خدا کے سجدہ کرنیوالون سے سجدہ کرنیوالون کیطرف
نقل کیا جاتا تھا اور ایک عابد سے منتقل ہو کر دوسرے عابد مین جگہہ پاتا تھا۔ اس سے صاف
ظاہر ہے کہ آباء و امہات سرور کائنات دیندار عبادت گذار تھے۔ کفر و شرک سے
بیزار تھے۔ مولوی عبد العلی نے بھی شرح مثنوی معنوی مین اس معنی کو بیان فرمایا ہے
اور ایمان آباء طاہرین سید المرسلین کے براہین نیرہ ہے اہل سنت کے بعض فاضلون نے

ایذا و استخفاف پر مشتمل ہے۔ چنانچہ قسطلانی نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے اور اسطرح
کہا ہے کہ والدین یا جدین رسول الثقلین کا ذکر کرنا اسطور پر کہ جو کسر شان کو مستلزم ہے
اوس سے حذر کرنا لازم ہے۔ اسلئے کہ وہ حضرت رسول خدا کو ایذا پہونچانا ہے۔ اور جو شخص
حضرت کو ایذا پہونچاتا ہے۔ اگر توبہ نکرے تو بیشک ہمارے نزدیک کافر واجب القتل گنا
جاتا ہے انتہی۔ اور بی شبہ لفظ والدین استعمال میں جد و جدہ کو بھی شامل ہے۔ اور جو امر کسر شان کا
کفر اوسکی فرد کامل ہے۔ پس بعد ملاحظہ آیت مزبورہ و روایت مسطورہ اور عبارات مذکورہ
کے کسی مسلمان کا کام نہین کہ آبا و امہات سرور کائنات کی طرف کفر و شرک کی
اسناد کرے۔ اور اوسکا اعتقاد کرے۔ اور موافق تصریح بعض فضلائی اہلسنت پیغمبر خدا
پر بیداد کرے۔ اور مطابق قول صاحب مواہب کافر واجب القتل ہو اور ایمان و جان برباد کرے
بحمد اللہ کہ ایمان آبا و امہات پیغمبر آخر الزمان موافق مذہب امامیہ ایک مسئلہ اجماعیہ اتفاقیہ ہے
کسی طرحکا اسمین اختلاف نہین۔ اور کسی شخص کو اوس سے مجال انحراف نہین۔ الغرض
جب ودیعہ مہر سپہر رسالت یعنی نور حضرت ختمی مرتبت برج صلب فلک اشتباہ حضرت عبد اللہ
مین تحویل ہوا۔ اور اونکی پیشانی میں آثار تعظیم و توقیر جب موصوف تجلیل ہوئے مشہر تھین اونکی حسن جمال کے کمال پر رجھی ہوئین۔ زنان قریش مشتاق
وصال ہوئین۔ منقول ہے کہ حضرت نے ایک عورت پر جو قبیلہ بنی اسد سے تھی۔ اور نام اوسکا
رقیقہ تہا گذر فرمایا۔ اوسنے دیکھتے ہی اونکی عشق کا ناوک دلدوز سینہ پر کہایا۔ سو اونٹ
جو فدیہ مین اونکی نحر ہوئے تھے۔ اپنے ذمہ لیکے شوق دلی جتایا۔ اونحضرت نے اوسکا بار احسان
نہ اوٹہایا۔ اور جسوقت اہل کتاب پر علامات ظاہرہ سے واضح اور روشن۔ اور دلایل
باہرہ سے لائح و مبرہن ہوا۔ کہ وہ آفتاب عالمتاب مطلع سے اس صلب پاک کی طالع ہوگا
اور مشرق سے اس پشت پشت پناہ عالم کے ساطع ہوگا۔ تو اونہنے ابتدا کی اقرار سے انکار کیا۔
اور حضرت عبد اللہ کے اضرار پر اصرار کیا۔ وہ گمراہ راہ دین و دیانت سے درکنار ہوئے۔ اور
حضرت عبد اللہ کے ایذا و آزار پر تیار ہوئے۔ بغض و حسد و طمع اونکی ذات کی لوازم ہوئی
اور اون حضرت کے قتل پر عازم جازم ہوئے۔ ریاست دنیا کی ہوا و ہوس نے اونکی چشم بصیرت کو
کور کیا۔ اور گل کرنے پر اوس شمع شبستان جلالت کی [illegible]

ہمیشہ اسرار عجیبہ و آثار غریبہ او حضرت سی مشاہدہ کرتی تھی۔ اور اپنی خیال خام سی مایوس
و نا امید ہوجاتی تھی۔ اکثر حضرت عبد اللہ متوجہ شکار ہوئی۔ بہت سی اہل کتاب مسلح و مکمل
جانب شام سی پھونچکر اون حضرت سی آمادۂ جنگ و پیکار ہوئی۔ وہب بن عبد المناف نے جو حضرت
آمنہ کے پدر بزرگوار اور جناب رسول مختار کے جد نامدار تھی۔ اور اوس صحرا مین مشغول شکار تھی۔
وہان دیکھا کہ بہت سی سوار نامدار جلیل المقدار اس دار ناپایدار کے باشندون سی بالکل اغیار
اوس مقام شکار مین غیب سی نمودار ہوئی۔ اور حضرت عبد اللہ کی اعانت مین اون کفار
اشرار سی مصروف گیرودار ہوی۔ اور اوس فرقۂ نابہنجار کو مقہور کیا۔ اور اوس جناب سی
دور کیا۔ ظاہر ھی کہ جس نور پاک کی بدولت حضرت عبد اللہ نی ہلاک دنیوی سی رہائی پائی
اور ایسی تنہائی کی لڑائی مین غنیمت سلامت اونکی ہاتھ آئی۔ تو غیر ممکن ھی کہ نور صاحب
لولاک نی حضرت عبد اللہ کو ہلاک اخروی سی بچایا۔ ہو۔ اور اس جناب نے بتون کی پرستش کی ہو
اور سجدہ اصنام مین سر جھکایا ہو۔ بلکہ عیاذاً باللہ اوس نور بابرکت نی شرک مین شرکت کی ہو
اور غیر معبود حقیقی کے عبادت بجالایا ہو۔ القصہ وہب نے جو یہ حال مشاہدہ کیا تو
گھر آکر نسبت آمنہ کی نسبت اپنی عزیزون سی مشورہ لیا۔ اور بعض دوستونکی وساطت سی
حضرت عبد المطلب کو پیغام دیا۔ حضرت عبد المطلب جو تجویز تزویج عبد اللہ مین حیران تھی
اور ایسی عورت کے جو حسب و نسب مین ممتاز۔ اور عفت و عصمت مین سرفراز ہو خواہان و
جویان تھی۔ جب اون حضرت نی آمنہ کو ان اوصاف سی موصوف اور محاسن صوری و
معنوی مین معروف پایا۔ تو حضرت عبد اللہ کو اونکے ساتھہ متزوج فرمایا۔ حیات القلوب
مین منقول ہے کہ جب جناب آمنہ نکاح حضرت عبد اللہ سی فرحناک اور اونکی انیس و ہمدم
ہوئین۔ تو دو سو عورتین از دواج عبد اللہ کی حسرت مین ہلاک اور راہی ملک عدم
ہوئین۔ اور جب اوس نور رشک تجلی طور کی عبد اللہ سی منتقل ہونیکا زمان برگشتہ
تو اماں قریب ہوا۔ تو فرط تابندگی و شدت درخشندگی سی ایک عالم عجب و غریب ہوا۔
کسی کے مجال نتہی کہ اوس جمال خورشید مثال کیطرف پوری طرح نظر کرسکی۔ اور رید
حسن و جمال کے گلزار چہرہ پر بہار سی دامن نگاہ مین بہرسکی۔ اور حضرت عبد اللہ جب

پھر اوس درخت پر گذرتے تھے۔ سب اون حضرت کو سجدہ کرتی تھی۔ ایک عورت خثعمیہ بہت مال
و دولت رکھتی تھی اور علم و کہانت مین مہارت رکھتی تھی۔ حضرت عبداللہ کا وہ چہرۂ تابان
غیرت خورشید درخشان دیکھکر شیدای جمال با کمال ہوئی۔ اور مال پیش کر کر طالب وصال ہوئی۔
حضرت عبداللہ نے اعراض و اغماض فرما کر کہا۔ کہ فی الحال مکان کو جاونگا اور رمی جمرات کر کر
واپس آونگا۔ پھر جیسا مناسب ہوگا عمل مین لاونگا۔ جب دولتخانہ مین رونق افروز ہوئے تو صحبت آمنہ
سے ہم بستر ہوئے۔ نور محمدی طرف آمنہ کی منتقل ہوا۔ اور پرتو سے اوسکے اون کا
چہرہ مثل مشعل مشتعل ہوا۔ جب دوسری وقت حضرت عبداللہ نے اتفاقاً اوس عورت پر
گذر فرمایا۔ اوسنے وہ نور اونکی پیشانی نورانی مین نپایا۔ کہا کہ جس نور سے آپ مجھسے دوچار ہوکر
برکنار ہوئے۔ کیا کسی عورت سے ہمکنار ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے اقرار کیا۔ اور امر واقعی کا
اظہار کیا۔ خثعمیہ نے کہا اب مین آپکی خواستگار و طلبگار نہین۔ اور مجکو کچھہ آپسے سروکار
نہین۔ آپکی پیشانی مین ایک نور رہتا تھا۔ اوسکی تمنا مین شوقِ دلی کا وفور تہا۔ وہ نور
آپسے منتقل ہوا۔ اور دوسری عورت کو وہ شرف حاصل ہوا۔ موافق ایک روایت کے
شب جمعہ جمادی الاخری کے اٹھارہوین کو حضرت آمنہ اوس نور سے حاملہ ہوئین۔ اور مخزن
فضایل کاملہ ہوئین۔ حقتعالی نے اونکی حاملہ ہونیکے وقت ملائک کو موکل فرمایا۔ اور سوائے
آمنہ مادر رسول خدا اور مریم مادر عیسی کے کسی عورت نے یہ شرف نہین پایا۔ سبحان اللہ وہ
رات کیسی سراپا برکات تھی۔ کہ جسکے سامنے شب قدر رہی بے قدر۔ اور شب برات کو اوس سے
نور و برکت کی برات تھی۔ خورشید کا رخ چھپانے مین اوسکی بیاض کو ید بیضا تھا۔ اور ماہرویون
کی زلف کو اوسکی سواد کا سودا تھا۔ منقول ہے کہ جس شب مین گوہر شاہوار نطفہ جمشید ابرار
صدف رحم مادر نامدار مین قرار پا کر در مکنون ہوا۔ تو اوس رات مین ظہور عجائب گوناگون اور غرائب
بوقلمون ہوا۔ منادی غیب نے ساتون آسمانون مین یہ نوید مسرت جاوید سنائی۔ اور تمام
زمینون اور صحراؤن مین یہ خوشخبری پہنچائی۔ اور یہی کرامت حمل کی علامت تھی۔ حضرت
آمنہ فرماتی ہین کہ جب مین حاملہ ہوئی۔ یعنی کوئی حمل کی علامت اپنی ذات مین نپائی اور جو
حالتین کہ حاملہ عورتون کو عارض ہوتی ہین۔ اون مین سے کوئی حالت ظہور مین نہ آئی۔

اور خواب مین ایک شخص آیا - اوسنے مژدۂ جان بخش سنایا - کہ تو مظہر رحمت کاملہ ہوی -
اور خیر البشرؐ سے حاملہ ہوئی - اور اوسکی صبح کو روئی زمین کے تمام بت واژون ہوئے
اور بادشاہون کے ساری سریر سرنگون ہوئے - ہر مکان پرنور و ضیا ہوا - اور ہر جانور بآواز
گویا ہوا - وحوش مشرق و حوش مغرب کو خوشخبری سناتی تھی - خوشی کی ماری پہولی نہ سماتی
تھی - احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسولخدا کی ولادت باسعادت سے پہلے علم سحر و
کہانت کے بڑی بڑے ماہر ہوتی تھی - اور بہت عجائب و غرائب اونسے ظاہر ہوتی تھی -
کاہن جنون کی تسخیر کرتی تھی - اور اونکی ذریعہ سے بیان احوال غیب اور اظہار مافی الضمیر کرتی تھی -
جن بالای آسمان کی اطراف تک جاتی تھی اور کچھہ حالات دریافت کرکر کاہنون کی خبر پہونچاتی تھے
بعد ولادت جناب رسالتمآب یہ علم باطل ہوا - اور اثر اوسکا زایل ہوا - غرض زمین نجد مین
ایک شخص معمر علم کہانت مین مرجع خاص و عام تہا - سطیح اوسکا نام تہا - بعض علامات
ظاہرہ و امارات باہرہ سے قریب ہونا رسول خدا کے ظہور پر برکت معمور کا دریافت کرکر ہوش و
حواس سے بیگانہ ہوا - اور مکہ معظمہ کو روانہ ہوا تہان پہونچکر زیر دیوار کعبہ شریفہ قیام کیا -
لوگون نے گرد اوسکے ازدحام کیا - اوسوقت حاضرین کیطرف سے باب مین احوال حضرت
رسول ایزد متعال کے سوال ہوا - تب سطیح زبان فصیح و بیان بلیغ سے جواب مین مصروف ہوا قبل ازآن
حضرت ابوطالب سے مخاطب ہوکر کہا کہ تو اوس پیغمبر موعود شفیع امم کا عم عالی ہمم ہے - کتب و
اخبار مین جسکی احوال کا ذکر پیہم ہے - قسم ہے خداوند دائم و ابدی کی جسنے آسمانون کو بے
ستون برپا کیا ہے - اور واحد واحد و صمد و یکتا ہے - کہ اس شخص سے یعنی عبد اللہ
سے وہ نبی جلد متولد ہوگا - جو بتون سے کعبہ کو پاک کریگا - اور بت پرستون کو ہلاک کریگا
اور اوس نبی سرور عالم کا ابن عم ناصر و معین ہوگا - جو صاحب صولت و سطوت و شجاعت
اور اوسکا ہمتا و ہمنشین ہوگا - اور حضرت ابوطالب کی طرف اشارہ کرکر کہا - کہ یہ اوسکا مدد
گار ہے - جو پیغمبر کا یار و مددگار ہے - جو لوگ صفات سرور کائنات استفسار کرتی تھے -
اور اونکی سننے کا بیشوق اظہار کرتی تھے - سطیح نے جواب مین اونکی بیان کیا کہ یہ نبیل رسول
جلیل ہے - جسکے وصف مین زبان میری گویا ہے - قد حضرت کا متوسط ہے

حَسَنُ الْقَامَةِ - مُدَوَّرُ الْهَامَةِ - بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ - عَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ

دِيْنُهُ بَاقٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - أَحْسَنُ مَنْ مَشَى وَأَكْرَمُ مَنْ نَشَا - حُلْوُ

الْكَلَامِ طَلْقُ اللِّسَانِ تَقِيٌّ زَاهِدٌ - خَاشِعٌ عَابِدٌ - طَاهِرُ

الْمِيْلَادِ - بَرِيءٌ مِنَ الْفَسَادِ - رَحْمَةٌ عَلَى الْعِبَادِ وَبِالنُّوْرِ مَحْفُوْفٌ وَبِالْأُمُوْرِ

وَعَلَى أَصْحَابِهِ عَطُوْفٌ - اِسْمُهُ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ مَعْرُوْفٌ -

مُجِيْرُ الْمَلْهُوْفِ بِالْكَرَامَةِ مَوْصُوْفٌ - اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ أَحْمَدُ - وَفِي الْأَرْضِ

مُحَمَّدٌ - حضرت ابو طالب نے فرمایا کہ اوس نبی جمیل الشیم کے ابن عم کا جو اوسکا مددگار

ہوگا - احوال اظہار کر - اور جو کچھہ تجہیز واضح ہو اور ون پر آشکار کر - سطیح نے کہا اِمَامٌ

هُمَامٌ - لَيْثٌ ضِرْغَامٌ - وَأَسَدٌ قُمْقَامٌ - وَقَائِدٌ مِقْدَامٌ - كَثِيْرُ

الْاِنْتِقَامِ - يَسْقِي كَأْسَ الْحِمَامِ - يَكُوْنُ لِمُحَمَّدٍ وَزِيْرًا - وَيُدْعٰى بَعْدَهُ

أَمِيْرًا - اِسْمُهُ فِي التَّوْرٰىةِ بَرِيًّا وَفِي الْإِنْجِيْلِ إِيْلِيَا وَعِنْدَ قَوْمِهِ

یہ کہکر سطیح نے سکوت کیا - اور اس ذکر نے بعض شخصونکو مبہوت کیا حضرت ابو طالب

سطیح کو اپنے گھر لائے اور لوازم مہمانداری تقدیم کو پہونچائی - جب اس خبر نے شہر مین

پائی - ابو جہل کی دیگ حسد جوش مین آئی - فساد کا ارادہ کیا - اور لوگون کو قتل سطیح پر

آمادہ کیا - حضرت ابو طالب اس واقعہ سے خبردار ہوئے - وہ بہی لڑائی پر تیار ہوئے - اور

جاکر فرمایا - کہ ای ساکنانِ زمزم وصفا تمنے ہماری قرات مین کیا عیب پایا - کہ ہماری

فرمانبرداری سے ہاتھہ اوٹھایا - ہماری زیردست ہو جنسے انکار کرتے ہو - اور مخالفت

کرتے ہو - مین تمکو وہ روز یاد دلاتا ہون - جس روز تم پریشان و ابتر ہو گئے اور

ہاتون سے بیجان و بیہ سر ہو گئے - اب ظہور مین اوس پیغمبر کے کم زمانہ باقی رہا ہے -

توریت و انجیل مین حقتعالی نے فضل و کرم مین لا ثانی کہا ہے - یہ کہکر طرف خانۂ کعبہ کی

لائے - اور سب لوگ اونکے پیچھے پیچھے چلے آئے - مگر ابو جہل تنہا وہان رہا - حضرت ابو طالب

قریب مسجد الحرام کے پہونچکر اس دعا کو پڑہا - اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ

وَالْأَرْضِ الْمَدْحِيَّةِ وَالْجِبَالِ الْمُرْسِيَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ سَبَقَ فِي

وَغَامِضِ عِلْمِكَ اَنْ تَزِيْدَ نَاشَرَفًا وَعِزًّا بِالنَّبِيِّ الشَّفِيْعِ الَّذِيْ بَشَّرَبِهٖ
سُطِيْحُ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ بُنْيَانَهٗ وَعَجِّلْ بُرْهَانَهٗ وَاصْرِفْ عَنَّا كَيْدَ
الْمُعَانِدِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - اسی اثنا مین سعید بن الحجاج قریب آیا - اور یہ گفتگو زبان
پر لایا - کہ ای ابوطالب آپ کی شرافت و بزرگی ہماری نزدیک مسلّم ہی - آپ ہمیشہ سے سردار
قبایل ہین - اور سید و مطاع و قاہر - اور صاحب فکر صایب و عقل کامل ہین - موجب ننگ و عار
ہی کہ آپ سحر کاہن پر مغرور رہون - اور اوسکی باتین سنکر مسرور ہون - حالانکہ آپ جانتی ہین
کہ کاہن شیاطین کے محل نزول ہین - اور دروغگو اور بوالفضول ہین - سطیح کو ہماری سامنے
بلاؤ - تو اوس سے ہم اس دعوی کی تصدیق کرین - اور جمیع آثار و دلایل کی تحقیق کرین - حضرت
ابوطالب کے حسب الطلب سطیح وہان آیا - اور یہ سخن معرض تقریر مین لایا - ای گروہ قریش یہ خبر جو مین بیان
کی - تمنی اوسکو نمانا - اور جھوٹ جانا - اور نسبت آل عبد المناف کی زبان درازی شور و شغب کرتی ہو
اور مجھسی اس دعوی پر شاہد طلب کرتے ہو - یہ تو نہایت ہی کالظہور - کالنور علی شاہق الطور دور سے
نمودار ہے - اور کالشمس فی وسط النہار ہویدا اور آشکار ہی ع آفتاب آمد دلیل آفتاب - و
یہ خیال نکرنا کہ سطیح اس خبر سے خوشنود ہی - یا اوسکا اسمین کچھ سود و بہبود ہی - اسلئے کہ
کی ولادت باسعادت کے کمال کہانت زایل ہوگا - بھلا اوسوقت مجھکو زندگی سے کیا حاصل ہوگا - اب
تمام عورات مکہ کو بلاؤ اور میری روبرو لاؤ - تو ایک امر عجیب جسکی تکذیب نکر سکوگی تمکو دکھاونگا
اور اس عورتکو جسکی شکم مین جناب رسالتمآب ہین تمکو بتاونگا - پس اوسکے کہنی سے تمام زنان مکہ
وہان آئین - لیکن حضرت آمنہ بنت وہب اور فاطمہ بنت اسد اوس مجمع مین تشریف نہ لائین - غرض
جو جو عورتین روبرو سطیح کی آئین تہین - اونکی طرف دیکھکر سکوت کیا - اور آنکھین بند کین - لوگون نے
اوس سے کہا کیا تو گنگ ہوگیا ہی - شاید تیرا [illegible] تنگ ہوگیا ہی - اوسنی آسمانکی طرف نظر کی
اور کہا وہ دونو عورتین نہین آئین - جنسی وہ دو بزرگوار پیدا ہونگی - جو خدا کی عاشق و شیدا ہونگے
اوسوقت سب عرب یہ بات سنکر مبہوت ہوئی - اور پابند سکوت ہوی - تب ابوطالب نے جناب آمنہ و فاطمہ
کو طلب کیا - سطیح اونکو دیکھکر بہت رویا - اور حضرت آمنہ کیطرف اشارہ کرکی کہا واللہ یہی عورت
نبی مختار سے حاملہ ہی - اور تمام عورات عرب و عجم مین کاملہ ہی - اسکا بیٹا افضل انبیای سابقین ہی
حبیب الانام سے ہے کاخیر احنام ہے - خوشا حال اوس کا جو اوسپر ایمان لائی - اور مہد امن و
امان مین آرام پائے بکر

مین دیکھتا ہون کہ اِس مولودِ مسعود کی تکذیب و انکار کے سبب سے بہت لوگ بیجان ہونگے-
اور خاک و خون مین غلطان ہونگے- بعد اوسکے فاطمہ بنتِ اسد کی طرف نظر کی اور کہا کہ یہ اوس
امامِ ہادی مہدی کاسرِ اصنام کی والدہ ھی- جو ہمہ وجوہ شجاعت مین کامل ہوگا- اور بڑے
بڑے شجاعان عرب کا قاتل ہوگا- یہ سنتے ہی قریش تلوارین کہینچکر مستعدِ کارزار ہوے- اور
قتلِ سطیح پر تیار ہوئے- بنی ہاشم نے اونکی مدافعت کی- اور اِس حرکت سے ممانعت کی- ابوجہل
اس امر مین سب سے زیادہ تھا- اور نہایت اصرار سے شرارت پر آمادہ تہا- حضرت ابوطالب پر خشم
طاری ہوا- اور اُس ناہنجار پر تلوار کا ایک وار کیا کہ خون اُوسکے سر سے جاری ہوا- اوسوقت ابوجہل نے
کہا ای دلیران عرب یہ ننگ و عار نہ اختیار کرو- اور سطیح کو اور بنی ہاشم کو مع آمنہ و فاطمہ کے
علفِ شمشیر آبدار کرو- پس جماعتِ قریش یکبارگی حملہ آور ہوئی- اور آتشِ جنگ مشتعل ہوئی
عورتون نے بہاگنے کی راہ لی- اور بیت اللہ سے پناہ لی- حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ اوسوقت
مشرکانِ قریش کی جمعیت کی سبب سے ہم پریشان تہی- اور چارہ کار مین حیران تہی- یکایک
اس بچہ کو شکم مین حرکت ہوئی- اور اوس حرکت کی یہ برکت ہوئی- کہ فی الفور ایک آواز
ہولناک درمیان سے ہوا کی آئی جسکے صدمہ سے لوگ بیہوش ہوئے- اور مصروع کی مانند بیہوش
ہوئے- پہر جب آسمان کی طرف دیکہا- تو معلوم ہوا کہ آسمان کا ہر دروازہ وا ھی- اور ایک
سوار گرزِ آتشی لئے ہوئے آوازِ بلند سے کہہ رہا ہے- کہ مین جبریلِ امین ہون- برادرِ خاتم النبیین
ہون- کسی کی کیا مجال ہے- کہ خیال اونکی ایذا رسانی کا خاطر مین لاسکے- اور اون کو اذیت
پہونچا سکے- اوسوقت ہم مظفر و منصور حمد و سپاس خداوندِ یگانہ ھوئے- اور اطمینان سے اپنے
گھر کو روانہ ہوئے- ایسے ہی ایک کاہنہ زرقا نام- کہانت مین مرجع انام- اپنے فن مین نہایت
مشتاق- شہرۂ آفاق- کاہنون کی بادشاہ تہی- یمامہ اوسکی قیامگاہ تہی- تیز بین
ایسی کہ مسافتِ سہ روزہ راہ اوسکی پیش نگاہ تہی- حضرت عبداللہ کو اپنے نکاح کا پیام
دیا تہا- اور اوس جناب نے انکار کیا تہا- انہون نے ظہور پر نور پیغمبر آخر الزمان کی نشانیان
معلوم کرکے مکہ معظمہ مین آئی- اور خاتم الانبیا- اور سید الاوصیا کی ولادت باسعادت
کی لوگون کو خوشخبری سنائی- دوسرے روز حضرات کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئی

اور اوکی پیشانی نورانی کی طرف ناظر ہوئی نور محمدی نے آنکھونکو خیرہ کیا۔ اور دود
حسد نے چہرہ کو تاریک وتیرہ کیا۔ چند روز متفکر رہی کہ کسیطرح قابو پائے۔ اور حضرت
آمنہ کو قتل کرا سکے۔ آخر کار ایک عورت بکتا نام کو جو حضرت آمنہ کی مشاطہ تھی دام
مین پھانس لیا۔ اور ایک ہمیان زر اور ایک زہر آلود خنجر حوالہ کیا۔ اوس عورت نے وقت فرصت پاکر اپنی
معمولی کام کو وقت جانا کہ اوس سے انجام کا مکاسر انجام کرے۔ اور خنجر زہر آلودہ
گردن مبارک پر پھیر کر اوس نیکنام کا کام تمام کرے۔ کسی شخص نے اوس وزبی ہاتھ پکڑا
کہ خنجر گر پڑا۔ اور اوسکا ہوش بگڑا۔ جب حضرت آمنہ نے پس پشت التفات فرمایا۔ تو
ایک خنجر گرا ہوا اور اوسکو بیہوش پایا۔ زنان بنی ہاشم کو آواز دی۔ اور اس واقعہ
کی اطلاع کی۔ وہ سب آئین۔ اور اوس عورت کو ہوش مین لائین۔ اور سبب اس حرکت ناشائستہ
کا استفسار فرمایا۔ اور تیر لعنت وملامت کا نشانہ بنایا۔ اوسنے جواب مین کہا کہ
یہ جسارت سراسر جسارت زرقا کی شرارت ہے۔ مین تو مرتی ہون۔ مگر اوسکا رشتہ
حیات بھی ضرور توڑنا۔ اور اوسکو زندہ نچھوڑنا۔ یہ کہکر وہ عورت مرگئی۔ اور اوسوقت
دنیا سے سفر کر گئی۔ حضرت ابوطالب اور تمام بنی ہاشم نے تلوارین لیکر طرف قتل زرقا کے
توجہ فرمائی۔ لیکن وہ بھاگ گئی ہاتھ نہ آئی۔ القصہ جب حضرت کی مدت حمل سے ایک
مہینہ گذر گیا۔ تو زمین و آسمان و درختونے آپسمین ایک نے دوسری کو مژدہ دیا۔
اور واقدی روایت کرتا ہے کہ جب مدت حمل سے ماہ تمام آسمان عز واحترام کے دو ماہ تمام
ہوئے۔ تمام ملایکہ واسطے استقبال خیر الانام و آل کرام علیہ وعلیہم السلام کے مامور کر
صاحب اعزاز و احتشام ہوئے۔ اور جب تین مہینون نے شرف انقضا پایا۔ جناب خالق البرایا
نے تمام جبال وبحار واحجار واشجار بلکہ مجموع کائنات ومخلوقات کو حکم فرمایا کہ واسطے
تعظیم رسول کریم کے سر جھکائین اور سجدہ تعظیمی بجالائین۔ چنانچہ سب نے امر ذو الجلال کا
امتثال کیا۔ یہانتک کہ اوس اونٹ نے جسپر ابو قحافہ سوار تھا سر زمین پر رکھدیا۔ ابو قحافہ نے چند مار کر
کہا اونٹ سر اوٹھاوے اور سجدہ سے باز آئے۔ مگر وہ باز نہ آیا اسی اثنا مین ایک ہاتف نے کہا
کہ اس خواب سے زبان بستی نکرے۔ کہ حکم سے خداوند کریم کی واسطے ایک امر عظیم کے ساری مخلوقات

کی ساتہہ اسنی بہی سجدہ کیا ہے۔ تعجب فرمایا نی پوچہا وہ امر عظیم کیا ہے۔ آواز آئی کہ تین مہینی ہوی
کہ اس عالم نی وجود با جود سی نبی آخر الزمان کے زیب و زینت پائی۔ اور جب چار مہینہ منقضی ہوی۔ تو
حبیب زاہد جو اوس زمانہ مین عابد یگانہ اور زاہد فرزانہ تہا۔ اور اوسوقت طائف سی مکہ کو روانہ تہا
اسطرح بیان کرتا ہی۔ کہ مینی ایک ہرن دیکہا کہ سبز زمین پر چکار رہا ہی۔ اور سجدہ بجالا رہا ہے
جب مینی اوسکو اوٹہانیکا قصد کیا۔ تو ایک ہاتف نی کہا اس آہو سی متعرض نہو۔ اسواسطے
کہ تمام خلائق اسکے شکریہ مین سجدہ سی شرف اندوز ہین۔ کہ نبی آخر کی رضی مرضی چار مہینہ سے
دنیا مین رونق افروز ہین۔ جب پانچ مہینی گذری اور وہ لوٹنے واپس ہو کر حبیب زاہد اپنی صومعہ مین آیا
تو اوسکو مثل سنگ آرزان ہاتہ پایا اور دیکہنی سی معلوم ہوا کہ اوسکی محراب مین بلکہ یہود و نصاری کی تمام محرابون مین
مضمون مرقوم ہوا کہ پیغمبر آخر الزمان محمد آئے اوسکی رحمن واحد احد پر ایمان لاو۔ تو آتش جہنم سی امان پاو۔ حق
تعالی نی فرمایا کہ اب جنت کا خلعت قریب ہو گیا کہ وہ رحمۃ للعالمین ظہور فرمائی۔ خوشحال اوس شخص کا جو اوسپر ایمان لائی
اور اوسکی نبوت کا اقرار کریے۔ اور افسوس ہی اوسپر جو اوسکی اطاعت و فرمانبرداری سی غفلت
کرے۔ اور جب چہٹا مہینہ رو طرف گذرنی کو لایا۔ اور مدینہ اور یمن والونکی اوس عید کا
دن آیا۔ جسمین وہ اچہا کہانا کہاتی تہی اور عمدہ لباس سے اپنی آرایش کرتی تہے۔ اور
ہر سال اپنی عید گاہ مین حاضر ہو کر ایک درخت کی جسکا نام ذات انواط تہا پرستش کرتی تہے
اور حسب دستور وہ جماعت عید کی رسمین بجا لائی۔ تو درخت سی یہ آواز آئی۔ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ تمام لوگ اس آواز سی پریشان
و ہراسان ہوے۔ اور اپنے اپنے گہرونکو روان ہوے۔ ساتوین مہینہ سواد بن قارب عبد المطلب
کے پاس آیا۔ اور یہ مژدہ روح افزا سنایا۔ کہ رات مینی خواب و بیداری کی حالت مین
آسمانکے دروازونکو کہلا ہوا دیکہا۔ اور فرشتون نی زمین پر آکر کہا کہ اب زمین کی زینت
کرنی بجا ہے۔ اسلئے کہ عبد المطلب کے پوتے کے ظہور مسعود کا زمان میمنت نشان قریب
آن پہونچا ہے۔ جو رب قدیر کا رسول بشیر و نذیر ہے۔ اور صاحب شمشیر ہے۔ مینی پوچہا
کہ وہ باعث زینت کون کون ہی۔ جواب دیا کہ وہ فخر اسلاف و اخلاف۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے۔ حضرت عبد المطلب نی فرمایا کہ تو اس خواب کو پوشیدہ

رکہہ۔ اور کسی سے اظہار نکر۔ اور اس امر کو اسکار نکر۔ جب آٹھ مہینے ہوئے تو طہور سا مچھلی
سمندر مین دُم کے بل استادہ ہوی۔ اور ایک فرشتہ نے اوس سے دریافت کیا کہ تو کس لیے دریا مین
تلاطم پیدا کرنے پر آمادہ ہوئی۔ اوسنے جواب دیا۔ کہ جب مجکو جناب باری نے جوشِ وجود پہنایا
تو اسطرح حکم فرمایا۔ کہ جسوقت محمد ظہور کرے۔ اور اپنے وجودِ ذیجود سے جہان کو پر نور کرے
تو اوسکی امت کیواسطے دعا کیجیو۔ اور بہتری کی استدعا کیجیو۔ اب مینے سنا کہ وہ حضرت ظہور فرماتے
ہین۔ اور فرشتے اونکی خوشخبری سناتے ہین۔ اسلئے مینے امرِ ذوالجلال کا امتثال کیا ہے
اور دعا کیواسطے حرکت مین اشتغال کیا ہے۔ فرشتہ نے کہا آرام کر اور اس نیک کام کا انجام کر
نوین مہینے دس ہزار فرشتے آسمان سے اوترے۔ ہاتھہ مین ہر ایک کے ایک قندیل نور جسپر لا اِلٰہ
اِلّا اللہ محمد رسول اللہ مسطور تہا۔ ان سب فرشتون نے گرد مکۂ معظمہ
کے اژدحام کیا۔ اور اس حال سے کہ یہ محمد کا نورِ فیض ظہور ہے اعلام کیا۔ حضرت عبد المطلب
ان سب امور سے خبردار تہے۔ مگر پوشیدہ رکہنے مین مجبور ہونا چاہتے۔ غرض بعد ہر مہینے کے
طرح طرح کے عجائب ظہور مین آتے تہے۔ اور بہت سے غرائب شہود کا جلوہ دکہاتے تہے
یہانتک کہ مدتِ حمل نے بخیر و سلامت آرائش اختتام پائی۔ اور مع الکرامۃ والسعادت
شبِ ولادت آئی۔ جو وفاتِ حضرت آدم سے نو ہزار نو سو برس چار مہینے سات روز گذر گئے
کے بعد بحسبِ اجماعِ خاصہ و بعض روایاتِ عامہ ربیع الاول کی سترہوین تاریخ جمعہ کی شب تہی
ماشاء اللہ وہ شب عجیب بلند کوکب تہی۔ جو برکات سے مالامال اور کثرت سے لبالب بہری تہی
عاقل اوس لیلائے لیل کی مجنون تہی۔ اور زاہد شب بیدار اوسکی عاشق و مفتون۔
نور و ضیا مین اوسکا یہ حال تہا کہ ماہتاب اوسکے رخسار تابان کا ایک خال تہا۔ قدر و عزت
مین تمام راتون پر اوسکو برتری تہی۔ زہرۂ زہرا جان سے اوسکی مشتری تہی۔ سواد اوسکا
واسطے اربابِ بصائر کے کحل الجواہر تہا۔ اور انفعال بیضۂ بیضا کا اوسکی بیاض سے خود ظاہر و
باہر تہا۔ اوسکی روشنی کا مزہ اہلِ نظر لوٹتے تہے۔ مہتاب کی موہنہ پر مہتاب چھوٹتے تہے
ستارے اوس شب کی فضای جانفزا سے بیقرار تہے۔ سیارات کا کیا ذکر ہے ثوابت بہی
سیار تہے۔ شبی چہ شب دیباچۂ صبحِ سعادت۔ زود لغبای روز افزون زیادت۔ زہے قدر او شبانے
لیلۃ القدر ز نور او براتی لیلۃ المہر۔ سواد طرۂ امش خجلت دہ حورِ بیاض غرۂ امش

نور علی نور- اوس شب مین شیاطین صعودِ آسمان سے ممنوع ہوئے- اور تیر شہاب اونپر
پڑنے شروع ہوئے- ایسے شہاب اوس شب مین نمایان ہوے- کہ لوگ قیامت کا قائم
ہونا تصور کرکے ترسان و ہراسان ہوئے- اس شب مین حضرت آمنہ اپنی والدہ سے کہا
مین نہایت دل ملول ہون- جی چاہتا ہی کہ کہین تنہا بیٹھکر اپنے شوہر کے لیے گریہ و زاری مین مشغول
ہون- غرض ایک مکان مین تشریف فرما ہوئین- اور دروازہ بند کرکے مصروف نوحہ
بکا ہوئین- ناگاہ دردِ زہ کی حالات آشکار ہوئے- اور وضع حمل کے آثار نمودار ہوے- چاہا مشایدہ کسی کو
دروازہ کہولنی کا ارادہ ہوا- اور ہرچند چاہا مگر وہ کسی طرح نکشادہ ہوا- ایسے اوقت مین کوئی ہمدم نہ تہا نہ غمگسار تہا
اونکو اپنی تنہائی سے نہایت اضطراب اور اضطرار تہا- کہ یکایک مکان کی چہت نے شگافِ قبول کیا- اور چار عورتین ...
جنسے تمام مکان پُرنور ہوا- جلوہ گاہِ طور ہوا- حورون نے حضرت آمنہ سے کہا اے صاحبزادی
تم نہ گھبراؤ- اور تنہائی کا غم نہ کہاؤ- ہم آپکی خدمتگذار ہین- ہر طرح کی خدمت کو حاضر
ہین- یہہ کہکر ہر ایک اونکی ہمنشین- اور اونکے پہلو مین جاگزین ہوئے- اور اوس جناب کو
تسکین دی- جب حضرت آمنہ مطمئن ہوگئین- تو خواب کی نصیب جاگی کہ وہ سو گئین-
اس اثنا مین صبح کا سپیدہ پیدا ہوا- اور صبح کی صبا اور رات کی ... ایک عجیب لطف پیدا ...
سجادہ فجر کا آغاز ستارون کو رنگ کی پرواز- مرغ سحر کے دلکش آواز- نسیم سحری کا اہتزاز
ابواب رحمت الہی باز- غنی کارساز کے ساتھہ خداپرستون کا راز و نیاز- عابدون کا
کمال حضورِ قلب سے شغل نماز- اور نہایت خضوع و خشوع سے رکوع طویل و سجود دراز- ایک طرف
گل طناز سرگرم ناز- پہلو مین اوسکی بلبل بیدل محو نیاز- کہین نرگس کرشمہ ساز- لالہ
ہمراز- ایک سمت سرو سرفراز اور اوسپر فاختہ کو کو سے دمساز- ایکجانب ...
خوش انداز- اوس قمری کا نالۂ پرسوز و گداز- وہ ستارون کی حسرت سحری ...
پُراثر آئین- دعاؤن کی کہلی ہوئی سیدہی راہین- قاضی الحاجات ...
اللہ الصمد ... صبح کی نوبت کا گرجنا- چاند کا چہپنا- ڈالیون کا لچکنا- کلیون ...
پہولونکا مہکنا- غنچونکا چٹکنا- سبزہ کا لہکنا- شبنم کا ٹپکنا- اور صحن چمن کا ...
پتون کا کہڑکنا- اور طائرون کی دلکا دہڑکنا- پہول کی پنکہڑی مین کانٹے کا اٹکنا

اور بلبل ہیدل کے دلمین کبھی کھٹکنا - گلنار کا دہکنا - لالہ کا چمکنا - اور نرگس کا کبھی تکنا
کبھی آنکھ جھپکنا - میوونکا لٹکنا - اور شاخون کا سرزمین پر ٹکنا - بھونرونکا چہلکنا -
اور پانی کا جھلکنا - اسیطرح ہر طرف قدرت قادر مطلق کی عجب عجب جلوے آشکار تھے اور حکمت
حکیم برحق کے طرح طرح کے کرشمے نمودار تھے - سب اوسوقت صنائع بدائع مین حضرت صانع ذوالجلال
کے حیران تھے - اور یہ اشعار وردِ زبان تھے ؎ دمید اندر جہان صبح دل افروز ٭ گل افشان
شد بعالم بادِ نوروز ٭ صباحی رشکِ روی مہ جبینان ٭ صباحی چون بناگوش حسینان
ندید این نور کس اندر زمانہ ٭ جہان شد در نظر آئینہ خانہ ٭ صباحی چون دل روشن دلان است ٭
صباحی عید را از وی نشان است ٭ صباحی با صفا چون جلوہ طور ٭ صباحی چون جبین حور پر نور ٭
نسیم صبحدم در گلفروشی ٭ ہمین وقت است وقت بادہ نوشی ٭ ہوای سرد و حسن گرمی گل ٭
صلای قمری و شوخیِ بلبل ٭ نسیمی گل شمیمے دلربائی ٭ لطیفی نازکے راحت فزائے ٭
بہ بلبل غنچہ سرگرم تکلم ٭ بر اشک چشم شبنم در تبسم ٭ گلستان راست عہد نوجوانے ٭
ہزار و فاختہ در زیرہ خوانی ٭ صبا ہر سمت اندر اہتزاز است ٭ در جنت بروی خلق باز است ٭
کشاد از چشم نرگس چشم مخمور ٭ نگاہ بد ز روی او بود دور ٭ درخشان قطرۂ شبنم بریحان ٭
چو گوہر جلوہ گر در گوش خوبان ٭ بصد برگست لطف زعفران ہا ٭ کسی اندکہ دارد چشم انصاف ٭
چو دلہای شگفتہ یاسمن زار ٭ چو بخت سبزۂ خوابیدہ بیدار ٭ بہ پیش ارغوان این گلستان کو ٭
چہ باشد رتبہ لعل بدخشان ٭ صفای صبح دارد روی نسرین ٭ دل از زلف میر باید بوی نسرین ٭
کہ سوسن ہست لطفی بوستان را ٭ گر آب آتش کرتر دارد زبان را ٭ گل و ریحان در آغاز جوانی ٭
صبا را کار با عنبر فشانی ٭ عیان از مجمر گل بوی عود است ٭ لب بلبل تر از آب درود است
گلاب چشم بلبل غنچہ تنگ کرد ٭ گل تسبیح بوی ورد آورد ٭ گذشت و رفت فصل برگریزی ٭
صبا مصروف شد در عطر بیزی ٭ تعالی اللہ چہ فصل دلپسند است ٭ صدای قلقل از مینا بلند است ٭
دل از فصل بہار در جوش است ٭ بیا ساقی کہ وقت نای و نوش است ٭ بیا ساقی جلال آتش گل ٭ بود جاتو در خمخانہ دل
بہار آمد کنون با ساز و سامان ٭ بیا ساقی بکن می در گریبان - بیا ای ساقیِ فرخندہ حسن ٭
بآب خشک کن آتش تر ٭ نگویم بادہ توبہ شکن دہ ٭ شراب جنت الماوی بمن دہ ٭٭

جوان گردد بمین بیض تو پیر ؛ بود خاک در تو رشک اکسیر ؛ تو آن داری شراب روح افزا
که آن را محبت دارد تمنا ؛ وصف صبح روشن نفس قول حضرت تعالیٰ و تقدس والصبح اذا
تنفس بس آگے باقی ہوس ہے - دفعۃً صبح کا ستارہ بلند ہوا اور مہر سپہر رسالت کی طلوع
باسعادت کا سامان دلپسند ہوا - سبحان اللہ وہ حضرت آمنہ کی واسطے بہت سے حجاب نور رشک تجلی طور
اور اونکی پینے کو لیے کا سہ ہائے بلور بالامال شراب طہور - اور ملائک مقربین - اور ارواح اصفیائی
مرسلین کا حضور برکت معمور - اور تمام بہشتو نکی آراستگی اور وہان یاقوت سرخ و مروارید کی بنائے
جدید تعمیر قصور بے قصور - اور عجائبات تجلیات اور معجزات دکھایات کا ظہور و وفور ، اور رضوان
خازن بہشت کا مع حور و نکی آنا - اور طلا و نقرہ کی ابریقین اور طشت اور پانی اور عطر اور
حریر سفید بہشت عنبر سرشت سے لانا اور سے جلوہ کنان ہوا علم سندس جنان - یاقوت سرخ
رنگ کی چوب اوسکی بیگمان - بالائی سقف کعبہ گڑا وہ فلک نشان ؛ پہونچا علم زمین سے
بس تا باسمان ؛ پہر جا نوبت نظر آئی زمین پر ؛ پرکھول کہول کر اوتر آئی زمین پر ؛ یہ سامان
آسمان مانگیر - اور یہی جان جانگیر - سے ہان صاحبو قریب ہے پیدایش جناب ؛ باہم چڑہتو ورود
نکلتا ہی آفتاب ؛ وہ پہول پہولتا ہی بہشتون کا انتخاب ؛ جسکی مہک سے باغ دو عالم بنے
فیض یاب ؛ آیا زمانہ دین رسالت پناہ کا ؛ سکہ پڑیگا اشہد ان لا الٰہ کا ؛
ان سامانو نکی بعد وہ کوکب سعد اوس ساعت مین جو ازروئی تقویم و قول اہل تنجیم سے اسعد ساعات
اور احسن اوقات ہتی برج شرف سے طالع ہوا - اور اوسکی نور سے تمام جہان سمک سے لیکے سما
تک اور خاک سے فلک الافلاک تک تری سے ثریا تک اور فرش سے عرش علا تک ساطع و لامع ہوا
ناگاہ عرش پاک سے اوترا خدا کا نور ؛ شمس الضحیٰ نے برج شرف سے کیا ظہور ؛
آواز دی یہ بڑہ کی ملائک نے سوئے حور ؛ تعظیم کو اوٹھو کہ برآمد ہوئے حضور ؛
ہر مرتبہ شناس کے رتبے بڑے ہوئے
تم بہی اوٹھو کہ حور و ملک اوٹھہ کھڑے ہوئے
اور اوس آفتاب جہانتاب نے اس سہولت و آسانی سے طلوع فرمایا - کہ حضرت آمنہ کی استراحت
و خواب راحت مین مطلق خلل نہ آیا - جسوقت اس خواب سے جسکی خوبی بیان سے باہر ہے

بلکہ دیکھنا ایسی خواب کا امکان سی باہر ہی۔ مثل اپنی نصیب کے بیدار ہوئین۔ تب ولادت باسعادت سی اوس قرۃ باصرۂ اقبال۔ غرۂ ناصیۂ اجلال کے جسکی ادنی وصف مین بان قیل و قال لال ہی۔ اور جسکا خیال خواب مین بہی محال ہی۔ خبردار ہوئین۔ دیکھا وہ فخر اولین و آخرین سید المرسلین و النبیین علت تکوین عرش برین باعث تزئین فرش زمین ہی۔ اور جبین مبین زمین پر جہکائی۔ اور دو نوا انگشت شہادت کو اوٹہائی مصروف کلمۂ توحید رب العالمین ہی۔ یعنی وہ جناب محو سجدۂ خالق دو جہان ہی۔ اور درج دہان کلمۂ لا الہ الا اللہ سی دُر ریز و گوہر فشان ہے۔ اوسوقت۔ زمین کا ایسا بول بالا ہوا۔ کہ اوسکا رتبۂ والا عالم بالا سی دو بالا ہوا۔ جہتین غیر متبدلتین مین انقلاب تحت ہوا۔ تحت فوق اور فوق تحت ہوا۔ نہ پوچہو اوسوقت زمین کا دماغ کہان تہا۔ جہان وہم کی بہی رسائی نہو۔ وہان تہا۔ حضیض کا یہ اوج ہوا کہ رفعت مین فرد نہ دوج۔ اور دریا اوسکی رتبہ کا موج در موج ہوا۔ اوس جوہر علوی نی جو عالم سفلی کو ممتاز و سرافراز کیا۔ فرش نے عرش پر طرح طرح کا ناز کیا۔ اور خاک نی فلک الافلاک تک دامن فخر دراز کیا۔ اور زمین نے باوصف و تنی آسمان پر چشمک زنی کا آغاز کیا۔ ذرے اسقدر تابان و درخشان ہوئی کہ چمک چمک کر ستارونسی دست و گریبان ہوئی۔ جہان اس اطلاع کثیر الاسعاد سی فرحت آباد ہوا۔ اور تمام عالم ایجاد حد سی زیادہ خرم و شاد ہوا۔ گردش آسمان سے کیفیت رقص ہویدا ہوئی۔ اور شفق سی اوسکی سرخی لباس ہویدا ہوئی۔ صبح سی حال اوسکی انبساط طبع کا آشکار ہوا۔ اور ستارونسی اوسکا خندۂ دندان نما نمودار ہوا۔ اس مژدۂ فرحت آثار رشک بہار سے ہر باغ باغ باغ اور ہر درخت نہال ہوا۔ اور لالہ کو داغ سی فراغ اور سراپا لال ہوا۔ خوشی سے پہول پہولی نسماتی تہی۔ غنچی نہایت شگفتگی سی کہلکہلاتی تہی سنبل و نرگس کی طبیعت ایسی طرف شادمانی کی مائل ہوئی کہ اوسکی پریشانی اور اوسکی حیرانی بالکل زائل ہوئی۔ گلبانگ مسرت کا یہ غلغلہ آشکار ہوا کہ سبزۂ خوابیدہ بیدار ہوا۔ زمزمۂ نشاط کا گلزار مین ایسا روز بازار ہوا۔ کہ ہزار نالہ زار سی بیزار ہوا۔ ہزار جان نغمہ سنج و ترانہ گذار ہوا۔ ہر طبیعت سست چست ہوی۔ یہانتک کہ نرگس بیمار تندرست ہوگئے۔ قمری نی دور قمری فراموش کیا۔ اور فاختہ نی مطلوب دیکر صدائی کو کو سی لب خاموش کیا

بلبل گویا دو لب تھی کہ ترانہ فرحت سے لبالب تھی - دامن صحرا سرور سے معمور ہوا - دریا نے
جوش سرور کا شور ہوا - مچھلی اوچھلی - نہنگ کو امنگ آگئی - اور ٹھر کو موج ہوئی - حباب
مین ہوائے طرب سمائی - بھلا جو مولود مسعود آبائے علوی و امہات سفلی بلکہ ساری خدائی کے
علت غائی ہو - اوسکی ولادت سے اسعد سعاد کی مسرت و انبساط و فرحت و نشاط کی کب تقریر
و تحریر مین سمائی ہو - اور کسی شخص سے اوسکی بیان کیا سخن آرائی و طبع آزمائی ہو - بس ایک
کیفیت سرور ساری خدائی مین ساری تھی - اور یہ نوید مسرت جاوید لبوں پر جاری تھی - کہ
خاتم پیغمبران پیدا ہوئے ۞ افتخار انس و جان پیدا ہوئے ۞ وہ ہوئے پیدا کہ جنکی واسطے
سب زمین و آسمان پیدا ہوئے ۞ جنکی آنیکی خوشخبری دی ۞ وہ نبی با عز و شان پیدا ہوئے ۞ بقول
عیسیٰ تھی جنکی بات کی ۞ وہ لب گوہر فشان پیدا ہوئے ۞ اولین و آخرین کی پیشوا ۞ مقتدائے
مرسلان پیدا ہوئے ۞ کیون نہو افلاک پر نازان زمین ۞ مرجع قدوسیان پیدا ہوئے ۞
ہے محمد اور احمد جنکا نام ۞ وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے ۞ امت آخر زمان کی واسطے ۞ موجب امن و امان پیدا
اہل ایمان ہین بہم گرم نوید ۞ قاسم خلد و جنان پیدا ہوئے ۞ پس حضرت کے سولہ
کو انبیائے بہشت سے غسل دیا - اور پانی کی آبرو بڑہائی - اور عطرہائے فردوس سے
معطر کیا - اور عطر کی خوشبو بڑہائی - اور مہر نبوت پشت مبارک پر لگا کر خاتم کا اقتدار
مراد کرسی نشین کیا - اور ملک افتخار اوسکی زیر نگین کیا - اور جسم شریف حریر سفید
بہشت مین لپیٹ کر لباس کو خلعت فاخرہ سے سراسر تزئین اور زر و زیور بخشش و آفرین کیا
اور دیدار پر برکت آثار سے تمام روحانیوں کی روح کو تازہ کیا - اور جملہ ملائکہ سموات نے خدمت مین
سعادت مین حاضر ہو کر صدائے سلام سے جہانکو پر آوازہ کیا - بعض کتابوں سے ثابت ہے
کہ جب حضرت رسول خدا متولد ہوئے - تو ملائکہ حضرت کو عرش معلی پر لیگئے - اور بعد تین روز
حضرت آمنہ کو دیگئے - فرماتی ہین والدہ سید ہدیٰ ۞ مجکو بس ایک ہاتف غیبی نے دی صدا ۞
پیدا ہوا ہے منشی عالم کا مقتدا ۞ سر خدا حبیب خدا حجت خدا ۞

یہ حجت خدا ہے پناہ خدا مین دو ۞

فرزند کو حمایت رب علا مین دو ۞

نکلا میرے کی بدن سے بس ایک نور ۞ پھیلی وہ روشنی صفت روز نشر طور

دیکھی بس اہل شام نی بصری کی سب قصور | جمکی قصورِ سرخ مین کے بلاقصور

کس کس جگہہ تجلیِ قدرت عیان ہوئی
فارس کی بھی سفید عمارت عیان ہوئی

منقول ہے کہ شبِ ولادت باسعادت مین ایک نور جانبِ حجاز سے ساطع ہو کر تمام عالم مین منتشر ہوا
اور سارا جہان اوسکی پرتو سے منور ہوا - اور مطابق بعض روایات کے وہ مقامات جنمین موقوف
علمِ عالم السر والخفیات رایاتِ نصرتِ آیاتِ دینِ سرورِ کائنات شعلہ کشا ہونیوالے تھے
پرتو سے اوس نور کے تابان و درخشان ہوے - اور جو علم جناب باری تعالی مین اس دولت عظمی سے
محروم تھی - اوس نور سے بھی قرینِ حرمان ہوئے - خصوصاً مکہ معظمہ مین ایسی روشنی ہوئی
کہ لوگ ایسے انکار نیز کفر سے ہو کر تجلیاتِ قدرت الٰہی کے نگران تھے اور منبعِ روشنی کی دریافت نہونسے حیران تھے
بہت رایاتِ کفر اس شب مین نگوں ہوے - اور آیاتِ شرک منطمس ہوے - خاتم الانبیا کا
نام نامی اور اسم سامی ہر دیر و صومعے محراب پر مرقوم ہوا - اور صبح تک باقی رہا - کہ تمام راہبون اور دیرنشینون
کو معلوم ہوا - جانا کہ پیغمبر موعود زینت بخشِ عالمِ وجود ہوے - اور کون و مکان اس سعادت سے
مسعود ہوئی - اور تمام جہان کی بت منکوب ہوے - اور سب بادشاہونکی تخت مقلوب ہوئے - اور اوس
شب مین یہ امور بھی ظہور مین آئے ۵ نہرِ رودِ سماوہ خشکیِ دریاچہ ساوہ ٭ خمودِ نارِ آتش خانہ کسرے
غرفہ کسرے ٭ یعنی رودِ سماوہ کہ برسون سے خشک تھی جاری ہوی - اور دریاچہ ساوہ کہ
پرستش گاہِ یہود تھا اوسپر خشکی طاری ہوی - آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے اور موافق
ایک قول کی پانچہزار برس سے گرم تھا ایسا سرد ہوا - کہ دل آتش پرستونکا برد ہوا -
اور محلِ کسرے کا جسکی تعمیر مین نہایت استحکام کا کام فرمایا تھا لرزان ہوا - اور چودہ کنگرے اوسکے
گر گئے اور درمیان سے زمین تک دو نیم ہوا کہ اثر شکستگی کا نمایان ہوا - اور وہ قصر جو
کنارِ دجلہ پر تعمیر کیا تھا ایسا خراب ہوا کہ مجرائے آب ہوا - اس شب مین مسجد الحرام کو بت
اصنام سے رفتہ و شستہ ہوئے - اور زنجیر جو بڑے بت کے گلے مین پڑی تھی شکستہ ہوئی اور
قندیل جو بتون کے پاس روشن تھی خاموش ہوی - اور جماعتِ اہل مکہ صبح کو یہ حال دیکھکر
بیہوش و مدہوش ہوئی - ناگاہ شیطان ایک اسپ کی صورت مین آیا - اور اونکو مشوش

پاکر اسطرح بہکایا۔ کہ ای اہلِ مکہ یہ امر محلِ تشویش نہیں ہی۔ جنات نے ان بتون کو گرادیا ہی جلد انکو اندر رکھدو کہ جن قابو نپائین۔ اور پھر ایسی صورت عمل مین نہ لائین مشرکون نے اوسکے کہنے پر عمل کیا۔ اور بتون کو اندر رکھدیا۔ اوسی شب مین علمِ کہانت کو بالکل زوال ہوا۔ اور علمِ سحر کو اضمحلال ہوا۔ ایک ہاتف کی صدائے ادب پسند بلند ہوئی۔ اور قوتِ سامعہ سننی سے اس آیہ کی بہرہ مند ہوئی۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ اور پردۂ غیب سے ایک پردہ دیبائے سفید کا کعبۂ شریفہ کی دیوار پر برکت آثار پر آویزان ہوا جو بغایت خوب اور خوش اسلوب تھا۔ اور اوسپر خطِ سیاہ مین مکتوب تھا۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ جس شخص نے یہ پردہ دیکھا متعجب و حیران ہوا اور چالیس روز تک یہ پردہ خانۂ خدا پر آویزان رہا۔ ایک شخص اوس پردہ پر بغیر دستِ حرب و کثیف لگانیکا مرتکب ہوا۔ اس سبب سے وہ پردہ غائب ہوا۔ اگر وہ پردہ اوس شخص کی بے ادبی سے سالم رہتا۔ قیامت تک قایم رہتا۔ اور ساعتِ ولادتِ باسعادت مین چار رکن مین سے منفصل ہوئے۔ اور حجرۂ مقدسہ کی طرف سجدہ مین مشتغل ہوگئے۔ اور ہر کوہ با شکوہ خورسند اور خوشی سے بہرہ مند ہوا۔ اور ہر ایک سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا آوازہ بلند ہوا اور

پہونچا سوئے بہشت یہ فرمانِ کردگار
جھک کر سجودِ شکر کرین شاخِ میوہ دار
ایک رات کی دولہن کیطرح آئیو سنوار
پھولی ہر ایک چمن مین نئی رنگ کی بہار
دامان اپنے زیب زمین سے کے دامن دراز کر
پیدا ہوا حبیب خدا فخر و ناز کر

جسدم سنی ولادتِ پیغمبرِ زمان
اکبار کھلکھلا کے ہنسا گلشنِ جنان
مستانہ جھومنے لگین پھولونکی ڈالیان
طُوبیٰ لَكَ کی دھوم ہوئی ہرطرف عیان
سب بلبلین چہک گئین گل مسکرادئے
غنچون نے شادیانہ شادی بجادئے

حورون ہمیشہ سج کے سب تیار قصر
یاقوتِ سرخ رنگ کے ستر ہزار قصر
پیدا ہوے کچہ اور جواہر نگار قصر
ستر ہزار موتیونکی آبدار قصر

جاری ہیں فیض شاہ ولایت پناہ سے
اسکے ہیں نام قصر ولادت بہشت میں

طمہوسہ ایک ماہی ذی قدر نامور
تا ہفت الف گنتی ہوں ہیں اسکی قدر

سب مچھلیوں میں جسکی ہے خلقت عظیم تر
ستر ہزار گائے چلیں راہ پشت پر

دنیا سی قد وسیع ہر ایک گاو نیک کے
ہیں سینگ سات سات ہزار ایک ایک کے

پائی ولادت شہ مرسل کی جب خبر
شادی سے جنبش و حرکت کی ادھر ادھر

وہ ماہی کلان ہوئی بشاش اسقدر
صبر و قرار و سکون دیتا خدا اگر

ثابت نہ ایک ورق کوئی پاتا زمین کا
دفتر الٹ پلٹ نظر آتا زمین کا

ارض و سما میں پھیل گئی شاد و نہال
آدم کی روح کو جو سنایا خوشی کا حال

ستر عمود نور ہوئی نصیب بے مثال
ستر ہزار ضعف زیادہ ہوا جمال

بدلا مزا زبان کی لذت بدل گئی
تلخی موت اونکے دہن سے نکل گئی

چالیس دن تمام شیاطین خود پسند
بھوکے طرح طرح کی عزازیل پر گزند

زنجیر و میں اسیر رہے اور قلعہ بند
جو سب کا بادشاہ ہے اور سب میں سربلند

چالیس روز پست سر اوج کین رہا
پانی میں غرق تخت شقی لعین رہا

ابر سفید جس سے اوترا قضائے کار
فرماتی ہیں یہ آمنہ آسمان وقار

اوس ابر نے پسر کو کیا زینت کنار
سنتی تھی میں زبانی ہاتف بار بار

دکھلا اسے خلق خدا بادشاہ کو
چاروں طرف پھرا اور رسالت پناہ کو

سطحِ زمین و مغرب و مشرق مع بحار | جنگل پہاڑ و نبت شجر شاخ برگ بار
استادہ و نشستہ ہر قریہ و دیار | ان سب مین انکی صفوت و صوت آشکار

چرچا رہے ظہورِ رسولِ انام کا
سکہ پڑے جنابِ محمدؐ کے نام کا

وہ ابر ہٹ گیا تو یہ آیا مجھے نظر | بس ایک سفید کپڑی مین لپٹا ہے وہ پسر
لیٹا ہوا ہے فرشِ حریرِ بہشت پر | ہر تو فگن ہے جلوۂ قدرت ادھر ادھر

مٹھی ہے بند شافعِ روزِ شمار کی
ہین تین کنجیان گہرِ آبدار کی

دیکھی عجائبات تو مجکو ہوا عجب | فوراً سنا کسی کی زبانی یہ مینے جب
سرتاجِ انبیا ہی محمدؐ حبیبِ رب | قبضہ مین آئی نصرت و فتح و نبوت اب

پیدائش اسکی ذات سے ارض و سما کی ہے
کنجی ہر ایک خزانۂ سرِّ خدا کی ہے

پھر ایک اور ابر ہوا گھر مین جلوہ گر | اوسمین بہی مثلِ مہر سمایا میر آبہ
آواز دی منادی و ہاتف نے یکدگر | یہ ہی محمدِ عربی سید البشر

پیدا خدا کی شان ہے بندہ کی شان مین
ایسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا جہان مین

ہاں جلد سیرِ مشرق و مغرب سے او کہا | انسان و جان و عالمِ ارواح مین پھراو
سوئے طیور جاؤ درندونکی سمت جاؤ | دنیا کی پادشاہ کا ہر جا عمل بٹھاؤ

جو کچھ کہ دیکھا ہے اسی ذوالجلال دو
آدمؑ سے تا مسیحؑ سبھونکی کمال دو

جسدم ہوا شگفتہ وہ ابرِ شوخ و شنگ | دیکھا پسر کا حال ہوی میرے عقل دنگ
پیچیدہ ہاتھ مین ہے حریرِ سفید رنگ | مینی سنا کسی کی صدا دی یہ بیدرنگ
بیٹھا عمل تمام زمین آسمان مین | قبضہ کیا حضور نے ساری جہان مین

معارج النبوۃ جو ایک کتاب مشہور ہی - اوسمین یہ نقل مسطور ہی - کہ صفیہ بنت عبد المطلب
نہایت عاقلہ و قابلہ تھی فرماتی ہی کہ حضرت کی شب ولادت مین مین بجائی قابلہ تھی - وقت
ولادت ایک نور واضح و لائح ہوا - جو نور چراغ پر راجح ہوا - اور اوس شب مین چھہ علامتین اسرار
کرامتین مینی مشاہدہ کین - ایک تھی یہ کہ جسوقت حضرت زمین پر آئے فی الفور سجدہ بجالائی -
دوسری یہ ہے کہ حضرت نے سر اوٹھایا اور زبان فصیح و عبارت صریح سی فرمایا اشھد ان لا الہ
الا اللہ و انی رسول اللہ - تیسری یہ ہے کہ اوس نور کی نور نے سارا گھر منور ہوا چوتھی یہ کہ جسوقت مینی چاہا کہ
حضرت کو نہلاؤن اور لوازم غسل بجالاؤن - ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای صفیہ اس مولود کو غسل کی حاجت کیا ہے
اسلئے کہ ہمنی اوسکو شستہ و پاکیزہ پیدا کیا ہی - پانچوین یہ کہ وہ حقتعالی کی رسول برگزیدہ
جہان کے مردمک دیدہ - ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے - چھٹی یہ کہ جسوقت مینے
حضرت کو پارچہ مین لپیٹنا چاہا تو پشت مبارک پر میان دو دوش شریف کی مہر نبوت کو دیکھا -
اوسمین لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارباب
اشارات نی جنکو رسائی سی فکر صائب اور ذہن ثاقب کے نکات و کنایات کی کوچے تک آئے
ہین - چھہ لطیفے ان چھہ علامتونمین بیان فرمائی ہین - پہلا لطیفہ یہ ہی کہ جسوقت
حضرت نے سر مبارک سجدہ مین جھکایا - تو ایک کلام مخفی سی تکلم فرمایا - صفیہ کہتی ہین
مینی حضرت کے دہان جواہر کے کان پر کان رکھا - کہ دریافت کرون کہ حضرت نی کیا کہا
سنا میں کہ حضرت اپنی امت کا غم کہاتے ہین - اور امتی امتی فرماتی ہین اسمین یہ نکتہ
ہی کہ جب ایسی عالی ہمت نے امت والا حضرت کو رضیع ہونیکی وقت فراموش نکیا - تو امید
قوی ہے کہ شفیع ہونیکی وقت بہی فراموش نفرماینگی - بلکہ حشر کا ہر ایک مرحلہ مشکلہ
اپنے شفاعت کاملہ سی طے کرائینگے ؎ نہ بہولو تم ہمین وقت رضاعت ؎ بہلا بہولوگے
ہنگام شفاعت - دوسرا لطیفہ حضرت نی زبان فصیح سی فرمایا اشہد ان لا الہ الا
اللہ و انی رسول اللہ - بزرگون نی لکھا ہے کہ شہادت حضرت کی حضرت عیسی کی
شہادت سی جو مہد مین واسطی اپنی مادر بزرگوار کی پاکدامنی کی دی تھی اعلی و افضل ہی - اسلئے
کہ حقتعالی کی ذات شرک سی پاک ہونیکی گواہی عفت مادر کی گواہی سے اکمل ہے ؎

گواہی مہد مین عیسی نے دی مادر کی عفت کی ٭ تولد ہوتے ہی احمدؐ نے دی خالق کی وحدت کی

تیسرا لطیفہ - اوس شب مین حضرتؐ کا نور کرامت ظہور چراغ کی نور پر غالب آیا اور اوسکو کالمعدوم کر دیا
نار جہنم بجھا دی اور نسبت غار کی آتش دوزخ کا دود دم برابر افروختہ رہا کیا عجب ہے شمع شعلہ نور پاک غالب آتی ٭ نور ایمان نار
پر غالب کیا عجب ٭ چوتھا لطیفہ حضرت آب جنت سے غسل دئے ہوے دنیا مین تشریف لائے - اگر امت بہی
آب رحمت سے غسل پا کر دنیا سے جاوے کرم خداوندی سے کیا عجب ہے ٭ آب جنت سے ہوے
مغسول حضرت آتی وقت ٭ آب رحمت سے نہ ہو کیون غسل امت جاتی وقت ٭ پانچوان لطیفہ
حضرت دنیا مین مختون و مسرور تشریف لائے - اگر حضرت کی امت دنیا سے مغفور و مسرور جاوے
کیا عجب ہے ٭ ہے نبی پیدا ہوا جب مختون و مسرور ٭ پھر امت کیون نہو مغفور و مسرور ٭ چھٹا لطیفہ
حضرت کے پشت مبارک مہر نبوت سے مختوم تھی - اوسپر توحید الٰہی مرقوم تھی - ہر چند کفار
قریش کی مشرکون اور یہودون نے جد و جہد کی - اور مکر و فریب سے اوسکا محو کرنا چاہا - مگر ہرگز محو
نکر سکے - اور کسی طور پر اس خاتم راز مین قدم نہ دہر سکے - اسیطرح حضرت کی امت کے دلون کو حق تعالی
نے اپنی مہر محبت کی خاتم سے مختوم فرمایا ہے - اور اونکی شان مین آیہ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان
آیا ہے - اگر شیطان لعین سے محو اوسکی نہ قادر ہو - اور ہمیشہ اونکی مقابلہ مین خائب و خاسر ہو
کرم الٰہی سے کیا عجب ہے ٭ خاتم الانبیا کی پشت شریف ٭ مہر پیغمبری سے ہو مختوم ٭ خط سے اللہ کی بہلا ایمان
دل امت کیون نہو مرقوم ٭ الغرض جو کرامات ظاہرہ اور معجزات باہرہ شب ولادت ظہور مین آئے
کسیکی کیا مجال ہے کہ تفصیل و تشریح اونکی معرض تحریر و تقریر مین لائے - المختصر اوس شب نے اسطرح سے
رسم تہنیت مین جواہر زواہر انجم نثار کئے - اور رخصت ہوئی - بعد اوسکی آمد روز مسرت اندوز کی
نوبت ہوئی - اوس روز طلوع کرتے وقت آفتاب عالمتاب پر رسالتمآب کی چہرہ انور کے مقابل ایک عجب
حالت خوف و خجالت طاری تھی - اور اوسکو سرخ و زرد دیکھکر مثل سائر و ساری الحمرۃ
للخجل والصفرۃ للوجل - زبانون پر جاری تہی - روز روشن کی عقب مین حضرت کی پیشانی
نورانی کے پرتو سے اسقدر نور کا وفور ہوا - کہ ایک عالم نور تجلی سے پر نور ہوا - سبحان اللہ ایسا دلکش
و دلکشا و دلفریب و دلاویز و دلفروز روز تہا - کہ روز نوروز سے ہزار درجہ غمزدا فرح فزا
ملال انداز نشاط اندوز تھا - نوروز کو برج حمل مین آفتاب کی تحویل ہوتی ہے - اور اس سبب سے

ایک روز و شب کی تعدیل ہوتی ہے - اور چند روز کے لیے موسم دنیا کی طرف تازگی و شادابی
کے تبدیل ہوتی ہے - اسی روز اوس نیرِ عالم آرائی برجِ حمل سے طلوع فرمایا جس سے تا روزِ شمار
عدالت کا روز بازار ہوا - اور زمین کا گلزارِ بنجار گلشنِ ہمیشہ بہار ہوا - اوس روزِ دل افروز کی
عجب شان تہی - جیسے ایک عید صدقی دوسرے قربان تہی سے تعالی اللہ زہی روزِ دل افروز ؛
نشاط افزا افزون از روزِ نوروز ؛ چہ روزے دلفروزی دلکشائی ؛ چہ روزی دلفریبی دلربائی ؛
چہ روزی دلکشی فرحت فزائی ؛ چہ روزے خوشنمائی غم زدائے ؛ ز روئے خنی میہای فراوان ؛ بران قربان برانان
عید قربان ؛ نشاطی کاندرین روز سعید است ؛ نہ روز عید کس را این نوید است ؛ اوس روزِ دلفروز نے بھی اس خوشی میں جہانکو نور انشراح سے
معطر کیا - اور پیکِ عالم سیرِ آفتاب کے اس مژدۂ بہجت ثمرہ کے جہان میں پہنچانیکی لیے مشرق
سے خبر کا راستہ لیا - تمام جہان اس نوید سے سراسر امید سے برآوردہ ہوا - اور ہر ایک اس بشارت سے سراپا
مسرت سے قرینِ نشاطِ تازہ و انبساطِ بے اندازہ ہوا - عرش و فرش - جن و ملک - زمین و فلک
سماک و سمک - لیل و نہار - جبال و بحار - اشجار و احجار - زمان و مکان - انسان و حیوان - حضیض و
اوج - گرداب و موج - سفید و سیاہ - ماہی و ماہ - سیار و ثابت - ناطق و صامت - شمس و قمر - خشک
و تر - سرد و گرم - سخت و نرم - نفوس و عقول - فروع و اصول - ظلمت و نور - غلمان و حور - سلسبیل و کوثر - معقول و عرش
عرض و جوہر - صدف و گوہر - نار و ہوا - ثریا و ثریٰ - تمام موجودات از سر تا بہ سر سرور سے مترنم تہے - اور اس کلام فرحت انضمام
سے متکلم تہے ؛ آج ہوا ہے کہ جناب احمد مختار کا ؛ خار زارِ دہر میں حالم ہوا گلزار کا ؛ کسقدر ظاہر ہوئے معجزات بیحساب ؛
منکروں کو حوصلہ باقی نہیں انکار کا ؛ خم نکردی کیوں فرقِ رفش گا دیانی کو علم ؛ نقش صد در صد جو ہوا اوسکے عادار کا ؛
منہدم ہوا طاقِ کسری کی نگیونکر کنگری ؛ جلوہ ہو جب منزل کو نئی معمار کا ؛ نہی میخواری کرے حبدم وہ محبوب خدا ؛
سیل میں کیوں ہو نہ نادم خانہ خمار کا ؛ ابر کو نسبت بھلا کیا اوسکی دستِ جود سے ؛ اونگلیوں میں جب ہو عالم
ابر دریا بار کا ؛ مالکِ باغِ جنان وہ گل ہے اسپر بہی بلبل ؛ حکمِ محکم کی برابر دونا اشجار کا ؛ کیا اگر
منکر ہوا کوئی سفیہِ سنگدل ؛ دال ہے اوسکی نبوت پر کلامِ احجار کا ؛ ہمیشہ ماشیہ دار رہتے جبرئیل ہمراہ
رکاب ؛ جب ہوا راکبِ براقِ آسمان رفتار کا ؛ اوس روز تمام پادشاہوں کی زبان بتقال الال
ہی - کسی کو گفتگو کی تاب نہ قیل و قال کی مجال تہی - پہر جب وہ سرورِ نامی ہوے - تو تمہوں میں
بہی اور روشنی سامی و گرامی ہوی - یعنی وہ جناب اسطرح نشو و نما کے سن میں بڑہتی تہی

کہ جس قدر اور بچہ یک مہینہ مین بڑہتی حضرت اوس قدر ایک دن مین بڑہتی تہی ۔ حسن روز افزون

نگرکان خسرو زرین کلاہ ۔ چو دی ہلالی بود دلیشب بدر امروز آفتاب فرمطالع

ایک روایت کی جب حضرت کی عمر شریف دو مہینے گذری - تو حضرت کی والد بزرگوار نی انتقال فرمایا

یعنی چہرہ انور پر چھپایا - اور موافق ایک قول کی جب چار مہینہ منقضی ہوئی تو حضرت کی والدہ ماجدہ نے

بہی وفات پائی - مصیبت بی مادری سر پر آئی - مگر چونکہ وہ جناب بحر رسالتماب کا ایک در شاہوار

دریائی جلالت کا ایک ابدار گوہر تہا - اسلئی یتیم ہونا حضرت کا عیب بلکہ عمدہ جوہر تہا ۔

چون در اگر یتیم شد بیش بود بہای او ۔ زانکہ خرد فزون نہد در یتیم را بہا ۔ وفات اون

مصیبت سراسر صعوبت مین حضرت نی تین دن تک کوئی چیز نکہائی - اور گریہ و زاری سی ایک کون

نپائی - اسوجہ سی جناب عبد المطلب حضرت کی جد بزرگوار کمال بیتاب و بیقرار ہوئے - اور بنا در

اضطراب و اضطرار ہوئی - اور عاتکہ و صفیہ اپنی بیٹیون کو بلایا - اور فرمایا کہ اس میری فرزند کو جیسا

ہو دایہ تلاش کر کر بلوا دیتے - عاتکہ نی حضرت کو شہد کہلایا - اور بنی ہاشم کی تمام شیردار عورتون کو

بلایا - کہ شاید کسیکی پستان کی طرف رغبت فرمائین - اور بیقراری و بیتابی سی تسکین پائین

کہ حضرت عبد المطلب کے گہر بزرگان قریش کی چار سو ساٹھ عورتین آئین - اور اس کام مین

اہتمام بجالائین - مگر حضرت نی کسی کا دودہ قبول نفرمایا - اور اضطراب و اضطرار سے آرام نہ

یہ حال دیکہکر حضرت عبد المطلب غمگین دولت سرا سی باہر آئی - اور طرف خانہ خدا کی التجا لائے

ناگاہ ایک مرد پیر کہ عقیل بن ابی وقاص اوسکا نام تہا المد و نکی خدمت مین حاضر ہوا - اور چہرہ

پر آثار حزن و ملال مشاہدہ کر کے سبب کا مستفسر ہوا - حضرت عبد المطلب نے تمام سرگذشت

اور تشویش و تردد کی وجہہ بیان فرمائی - عقیل نے حلیمہ دختر عبد اللہ بن حارث کی

تعریف کر کے کہا کہ وہ قریش مین میری نزدیک عقل و فصاحت و شرافت اور صباحت مین نظیر

اور انکو صاحب شیر ہے - حضرت عبد المطلب نے اوسیوقت اپنی غلام شمردل نام کو عبد اللہ بن حارث

عدوی کی بلانی کیواسطی طرف بنی سعد بن بکر کی جو چند فرسنگ مکہ سی رہتی تہے ایک ناقہ سرخ موی پر

شمردل اوسکو ہمراہ لیکر تہوڑی عرصہ مین واپس آیا - جسوقت یہان پہونچی حضرت عبد المطلب کے

کہ پاس اکابر قریش حاضر تہی - حضرت عبد المطلب نے دیکہتے ہی عبد اللہ کا استقبال کیا

اور بغل گیر ہوکر اوس کو . . . . . اپنی برابر بٹہا لیا۔ اور کہا ای
عبداللہ تجکو مینی اسلیئے بلایا ہی۔ کہ محمد جو میرا فرزند زادہ اور میری نزدیک فرزند سے
زیادہ ہی۔ اوسکی ماں نے انتقال کیا ہی۔ اور وہ فراق مادر مین گریہ و اضطراب کرتا ہی اور تمام
عورتوں کے دودہ سی احتراز و اجتناب کرتا ہی۔ اور مینے سنا ہی کہ تیری بیٹی بہی شیر دار ہی
اگر مصلحت ہو تو جا۔ اور اوسکو لی آ۔ اگر محمد نے اوسکی دودہ کی طرف رغبت کی تو استقدر مال
دونگا کہ تجکو اور تیرے قبیلہ کو تونگر کردونگا۔ سننی سی اس مبارک خوشخبری کے
عبداللہ شادمان ہوا۔ اور طرف اپنی قبیلہ کی روان ہوا۔ اور حلیمہ کو یہ بشارت سنائی
تب حلیمہ نہا کر اور لباس فاخرہ پہنکر۔ اور طرح اور طرح کی خوشبوونسی اپنے آپکو معطر کر کر ساتہ
اپنے باپ عبداللہ اور بکر بن سعد اپنی شوہر کے حضرت عبدالمطلب کی پاس آئی۔ حضرت عبدالمطلب نے
حلیمہ کو عاتکہ کی گہر لاکر حضرت کو اوسکی گود مین دیا۔ اور پستان راست کی خشک ہونیکی وجہ
سی حضرتکو پستان چپ سی دودہ دینی کا قصد کیا۔ حضرت نے اوس سی کراہت کی۔ اور پستان
راست کیطرف رغبت کی۔ غرض حلیمہ خشک ہونیکی سبب سے پیش کرنے مین پستان راست کے مضائقہ
اور دینی مین پستان چپ کی مبالغہ کرتی تہی۔ اور اس خیال سی ڈرتی تہی۔ کہ اگر حضرت پستان
راست مین دودہ نپاینگے تو پستان چپ کیطرف بہی میل نفرماینگی۔ اور حضرت پستان
راست کیطرف راغب تہی۔ اور لینی مین اوسکے بیقرار ہو کر مضطرب ہیے۔ ناچار آخرکار حضرت کا باءین
پستان سی انکار۔ اور دہنی پر اصرار دیکہکر حلیمہ نے کہا ای فرزند تو یہی پستان لو۔ تو حقیقت
حال کہ اسمین مطلق دودہ نہین تمکو معلوم ہو۔ جب ہی حضرت نے دہنی پستان کو مونہہ مین لیا
اور اوس سی دودہ پینا شروع کیا۔ برکت سی دہان میمنت نشان کے اوس پستان سی اسقدر
دودہ جاری ہوا۔ کہ دو نوباچہونسی بہنی لگا۔ حلیمہ متعجب ہوئی اور کہا کہ ای فرزند تیرا حال بہت
عجیب ہے۔ اور تیری شان سی بہت عجیب ہے۔ قسم ہے خداوند آسمانکی کہ بارہ بچون کو مینی پستان
چپ سے دودہ دیا ہی۔ اور اوسمین سی کبہی دودہ کا ایک قطرہ بہی پستان راست سی نہین نکلا
اب تیری برکت تمہاری ہی۔ کہ اوس سی بہی شیر جاری ہے۔ پس حضرت عبدالمطلب نہایت خرم و شاد
ہوئے۔ اور قید تردد سی آزاد ہوئے۔ اور حلیمہ سی فرمایا کہ اگر تو یہان رہی۔ تو تیری واسطے

ایک فقیر حالی خالی کر دن - اور انعام واکرام سی خوشنود - اور مال ومنال سی مالامال
کرون - اور جب معلوم ہوا کہ حلیمہ کو اہل وعیال کی جدائی گوارا نہین - اور یہان رہنی کا یارا نہین
اور حضرت کو بدون انکی چارہ نہین - فرمایا کہ ای حلیمہ دو شرط پر اس نور نظر لخت جگر کو تیری
سپرد کرتا ہون - پہلی شرط یہ ہی کہ اس دریتیم کی تعظیم وتکریم مین کوئی دقیقہ تجہسی باقی نرہجائے
اور اوسکی حراست وحفاظت مین تو لوازم احتیاط عمل مین لائے - حلیمہ نے جواب دیا کہ جسوقت
سے اس مہر سپہر جلال کی جمال باکمال سی میری آنکہہ نور آگین ہے - انکی زلال محبت سی ساغر
دل ایسا لبریز ہی کہ آپ کے سفارش کی مطلق حاجت نہین ہے - پہر حضرت عبد المطلب نے
فرمایا کہ دوسری شرط یہ ہے - کہ تو اس فرزند دلبند کو ہر جمعہ کی دن یہان لا کر میرے گہر کو اسکی
پیشانی نورانی سے روشن کرے - اور نیز رخسار رشک بہار سی رشک گلشن کرے - اسلئے کہ اوسکا
دل مشتاق پر نہایت شاق ہی - اور ایک ہفتہ سی زیادہ اوسکی مفارقت میری حقمین تکلیف مالا یطاق ہے
اس شرط کو حلیمہ نے بدل وجان مان لیا - اور حضرت کی دایہ ہونیکا عز وشرف حاصل کیا - اور
حضرت کو لیکر گھر آئی - اور اپنی گھر کی زیب وزینت - اور اپنی قوم وقبیلہ کی آبرو اور عزت بڑہائی
پس حضرت سی امور عجیبہ وغریبہ حلیمہ پر ہمیشہ آشکار ہوتے تھی - اور حضرت کی معجزات آئے روز بروز
نمودار ہوتی رہتی - ایکروز حلیمہ کو معلوم ہوا کہ وہ معبد ان مفاخرہ منبع فتن سیر صحرا کیطرف مائل وراغب
ہین - حضرت کو عمدہ لباس پہنایا - اور حضرت کی حفاظت وخدمت کیلئے اپنی بیٹون کو بہت تاکید کے
اور خوب سمجہایا - جسوقت سید انبیاء رونق بخش صحرا ہوئے - تو حضرت کی نور جمال سی کوہ ودشت ایسے
روشن ہوی کہ غیرت طور اور رشک وادی ایمن ہوئی - اور جس سنگ وکلوخ پر حضرت گذر
فرماتے تہے - سب حضرتکو تسلیمات بجا لاتی تہی - اور حقتعالی کی توحید کا اقرار کرتی تہے - اور حضرت
کی رسالت کا مژدہ سناتی تہی - یعنی ان سب سی یہ آواز دلنواز آتی تہی - اور دلونکی کان تک پہنچاتی تہی السلام
علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام
علیک یا صاحب القول العدل لا اله الا الله محمد رسول الله
جو شخص آپ پر ایمان لای اور آپ کی رسالت کا اقرار کرے - اور
پیروی اختیار کرے رستگار ہے - اور مستحق دار القرار جنات عدن تجری من تحتها
الانهار ہے - اور جو کوئی انکو رسول برحق نجانی - اور جو کچہہ آپ پروردگار کی پاس سے

سو لائین گئے اوسمین سے ایک حرف کو بھی تمامنے سزاوار نار دار البوار کی حضرت نے اونکے جواب ارشاد فرماتی تہی - اور
چلی جاتی تھے - اور یہ روایت مطول ہے - اور بہت معجزات پر مشتمل ہے - الغرض وہ ہمای ہمایون فال
اوج اجلال پانچ سال + + بنی سعد مین بسایہ گستر سعادت و اقبال ہوا - اور قدوم میمنت لزوم
کی برکت سے تمام قبیلہ خصوصاً حلیمہ کا گھر دولت و نعمت سے مالامال ہوا - اور بہت سے کرامات و
معجزات جو حضرت سے اس مدت مین جلوہ آرای ظہور ہوی اس رسالہ مین اختصار کرکے لحاظ سے نہ مذکور
ہوی - پھر حلیمہ نے حضرت کو ساتھہ لیکر روی توجہ مکہ معظمہ کی طرف کیا - اور اوس شمس الضحی بدر الدجی
کو تحویل برج شرف کیا - تین سال وہ نونہال گلشن اقبال عبد المطلب کی آبیاری نفضال سے
خرم و خوشحال رہا - اور بکمال فراغ بال و جمعیت احوال سر سبز و نہال رہا - پھر حضرت کے
جد نامدار نی اس دار ناپایدار سے رحلت کی - تب جناب ابو طالب نی اور اونکی زوجہ فاطمہ بنت اسد
نی حضرت کی کفالت کی - اور یہ دونو بزرگوار کمال دلسوزی سے حضرت کی تربیت مین سرگرم
و مستعد - اور اس سعادت سے مستسعد رہی - یہان تک کہ سن شباب کا نصاب ہوا -
یعنی حضرت کی طرف سے ہوکر کامگار و کامیاب ہوا - اور جب وہ مخزن النبالہ والنجابہ - معدن النبوۃ
والرسالہ بیست سالہ ہوی - جناب ابو طالب اس امر کی طالب - اور اس طرف راغب ہوی - کہ
اگر سبب الاسباب اسباب بہم پہنچاوے - تو کسی عفیفہ شریفہ مکرمہ محترمہ کے ساتھہ حضرت کا
عقد کیا جائے مگر چونکہ خود اوسوقت حضرت کی شایان اس کار خیر کا سامان مہیا کرنیکی وسعت
اور چندان استطاعت نرکھتی تہی - نتیجہ عروس تمنا خانہ حصول سے رنگین - اور نقش آرزو
کرسی نشین نہوا - ناچار آخر کار یہ بات ٹھہری کہ حضرت سرور عالم سید اولاد آدم حضرت خدیجہ
سے جو اوسوقت درمیان عرب کے شرافت و نجابت مین ممتاز اقران و امثال - اور عفت و
عصمت مین نادر و بیمثال - اور حسن و جمال مین سراسر کمال - اور حضرت کے مشتاق وصال
اور مال و منال سے مالا مال تہین - کچھ قرض لیکر تجارت کرین - اور راس المال خدیجہ کو واپس
کرکے منافع سے مصارف کتخدای کی صورت کرین - پس صلاح سراسر فلاح سے عم نامدار کی
نی حقیقت حال خدیجہ سے اظہار کی - جب جناب خدیجہ نے حضرت کی قصد سے اطلاع پای - اونکی دلمین
مضمون الفتہ حضرت کی محبت بشدت جوش مین آی - اور ورقہ بن نوفل جو حضرت خدیجہ کا عم نامدار

اور راہب عالم دیندار۔ تمام کتابون سی خبردار تہا۔ اور اسوجہ سی خاتم الانبیا کی بعثت کا
حال اوسپر ظاہر و آشکار تہا۔ اوسکی زبانی حضرت کی اس حالِ خیر مآل برکت اشتمال کا انکشاف
اور تشہیر ہوا۔ اور حضرت خدیجہ کیواسطی باعثِ ازدیادِ حسن اعتقاد ہوا۔ پس جو ہمین حضرت کی سمعا
وطاعة سی خدیجہ دہان در فشان کیا۔ اور حضرت کیواسطی جیسا کہ چاہئی تہا تجارت کا سامان کیا۔
حضرت کیلئی اسّی اونٹ مال تجارت کے مرتب و مہیا کرادئی۔ اور خیمہ و خرگاہ واسطی استراحت کے اور
کئی غلام خدمت کیلئی حضرت کی ہمراہ کئی۔ پس وہ درِ یگانہ یکتای زمانہ۔ شام کیطرف روانہ ہوئی۔ اس سال
مین بہت سی قریش تمام قبائل سے اور حمزہ اور عباس جو حضرت کی عمِ شفیق تھی۔ سوداگری کے
قصد سی حضرت کے رفیقِ طریق تہی۔ اس سفرِ برکت اثر کے ہر منزل مین بہت سی خوارقِ عادات حضرت
سی ظہور مین آتی تہی۔ اور لوگون کو حضرت کی جلالتِ قدر اور رفعتِ شان کا جلوہ دکہاتی تہی۔ اور راہ
پر لاتی تہی۔ مشہور راہبونسی ایک شخص جسکا نام فلیق بن یونان تہا۔ اور قریب شام کی ایک دیر
اوسکا مکان تہا۔ کتبِ سابقہ سی حضرت کا حال معلوم کرکے ہمیشہ جویای اخبار
اور منتظر قدومِ میمنت لزوم رہتا تہا۔ حضرت کی انتظار مین اوسکی طبیعت گریہ و زاری کی
ایسی مایل ہوئی۔ کہ بصارتِ چشم زایل ہوی۔ ایکروز اوسکی معتقد لوگ کیا دیکھتی ہین۔ کہ ایک کاروان
ہے۔ اور اوسکی آگی آگے ایک شخص روان ہی جسکے سر پر ابر کا سائبان سایہ فگنان ہی۔ اور وہ بادل
اوسکی نور سی ایسا چمکتا ہے۔ کہ کوئی اوسکی طرف نگاہ بہر کر نہین دیکہہ سکتا ہی۔ یہ دیکہکر شور کیا
اور فلیق کو مژدہ دیا۔ کہ مکہ کے لوگ آئی ہین۔ اور حضرت خاتم الانبیا خود بنفسِ نفیس تشریف
لائی ہین۔ فلیق نے کہا حجاز کے قافلہ کا بارہا اس طرف سے گذر ہوتا ہی۔ مگر میرا دل تمہارا کب باور کرے
اون لوگون نی کہا کہ اس قافلہ کی شان و شوکت تیرے مطلوب کا نشان ہی کیونکہ اس کاروان
سی ایک نور آسمان تک درخشان ہے۔ یہ سنکر اوسکی دلِ شیدا مین ایک جوش پیدا ہوا۔
اور حضرت کے دیدارِ ضیا بار کی شوق مین اپنی بینائی کیلئی دست بدعا ہوا۔ اللہ ری شان کبریائی۔ اور
اوسکی شوق کی رسائی۔ کہ ہنوز دعا پوری ہونے نپائی۔ اور اوسکی بینائی حالتِ اصلی پر آئی۔ بیت
اوسنی اپنی معتقدونکو اس حال سی آگاہ کیا۔ اور کہا کہ اب ہمکو معلوم ہوا حضرت کیسی مقبول
درگاہ رب۔ اور بارگاہ الٰہی مین مقرب ہین۔ سنو اگر اس قافلہ مین حضرت خاتم الانبیا ہونگی۔ تو مردہ

اس درخت کے نیچے جو کبھی پیغمبرونکی فرودگاہ ہے رونق فزا ہونگے - اور یہہ درخت جو حضرت عیسیٰ کے عہد سے برابر خشک ہے حضرت کی برکت سے سرسبز و شاداب ہوگا - اور یہہ کنوان جو مدت دراز سے سوکہا ہوا ہے پرآب ہوگا - غرض جب قافلہ وہان آیا حضرت نے اوسی درخت کے نیچے نزول اجلال فرمایا - فی الفور وہ درخت برگ و بار سے نہال ہوا - اور پھر وہ کنوان بہی آب خوشگوار سے مالا مال ہوا - یہہ دیکھکر راہب نے دعوت کا سامان کیا - اور تمام قافلہ کو اپنا مہمان کیا - سب اہل قافلہ دعوت مین آئے - اور حضرت کو محافظ اموال ٹہرا کر اپنے ہمراہ نہ لائے - راہب نے مہمانون کی بہت تعظیم و تکریم بجا لایا - اور پھر اونکے روبرو کہانا چنوایا - جسوقت حاضرین نے بسم اللہ کی - سب کی طرف راہب نے غور سے نگاہ کی - کسی کو اپنے مطلوب کے مطابق نپایا اور جسکے لئے سارا سامان تہا وہ مہمان نظر آیا - کہا اے بزرگان قریش تم مین سے کوئی شخص باقی رہ گیا ہے جسنے یہان قدم رنجہ نہین کیا ہے - ابوجہل نا اہل نے کہا ہان ایک نوجوان پسر ہے - جو ایک عورت کا نوکر ہے - حضرت امیر حمزہ کو غصہ آیا - اور اوسکے مونہہ پر ایک طمانچہ لگایا - اور کہا کہ تو شرارت سے باز نہین رہتا - اور اونکو بشیر و نذیر و سراج منیر نہین کہتا وہ ہم سب سے نیک مین سلامت و دیانت مین ایک ہین - اونکی تدین مین جو کچہ ہین تہوڑا ہے - اور اونکو امین و متدین سمجہکر وہان چہوڑا ہے - پہر راہب سے کہا یہہ کتاب جو تیری ہات مین ہے مجہکو دکہلا - اور اوسمین جو کچہ لکہا ہے بتلا - تو یہہ مجمل مفصل ہو - اور تیرا عقدہ حل ہو - راہب نے عرض کیا کہ اس سفر مین بالضرور خاتم الانبیا کا شمول ہے - اور یہہ دل ملول آنحضرت کے تلاش مین مشغول ہے - حضرت عباس نے فرمایا تو اگر اونکو دیکہیگا تو پہچان لیگا - کہا بیشک اگر حضرت کے زیارت سے بہرہ ور ہونگا - فوراً شناخت کرلونگا - القصہ حضرت عباس کے ساتہہ راہب خدمت سراسر سعادت مین آیا - اور تسلیمات بجا لایا - حضرت نے اس طریق پر جواب سلام ارشاد فرمایا - عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا فَلِیْقُ بِنُ یُوْنَا بِنْ عَبْدِ الصَّلِیْبُ - راہب نے عرض کیا کہ میرے اور میرے باپ دادے کے نام تو کسی نے آپکو کسنے خبردار کیا - فرمایا جسنے میری بعثت کا حال تجہپر آشکار کیا - یہہ سنکر راہب نے حضرت کے قدم پر کثرت سے سر جہکایا - اور بکمال آرزو سے حضرت کو اپنے دیر کیطرف لایا - اوس دیر کے دروازہ پہ ایک بت بنا تہا اس غرض سے کہ جو شخص دیر مین آئے - تو پہلے سر جہکائے - اور اون تصویرون کی جو مقابل دروازہ کے بنے

گے دیر مین کہین بتہین خواہ نخواہ تعظیم بجالائے - راہب امتحانکی راہ سے اوسی دروازہ کی راہ
سے حضرتکو لایا - اور پہلے خود خمیدہ ہوکر دیر کے اندر آیا - لیکن جب وہ دروازہ پیغمبر عالی ہمم کے
قدم میمنت توام سے بہرہ مند ہوا - تو ایک قدِ آدم بلند ہوا - اور رسول امجد و مقصد داخل ہوئے
اور اہلِ محفل مین شامل ہوئے - حاضرین نے کہڑے ہوکر حضرت کی تعظیم و تکریم کی تقدیم کی - اور صدر مین آپ
کو جگہ دی - خلیق اور باقی راہب چہوٹی بڑے آدب کے ساتہہ خدمتمین آپکی کہڑی ہوئی - اور حضرت
کی لیئے طرح طرح کے میوی حاضر کئے - پہر راہب مُہر نبوت کی زیارت کا راغب ہوا - اور
حقتعالے سے اس مطلوب کا طالب ہوا - فی الفور اوسکی دعانی شرف قبول پایا - اور حضرت جبرئیل
نے لباس مقدس دوش اقدس سے اوٹہایا - اور مہر نبوت کا جلوہ دکہایا - ایسا ایک نور اوس سے
پرتو فگن ہوا - جس سے تمام مکان روشن ہوا - راہب دہشت سے سجدہ مین گیا - پہر سر اوٹہاکر
عرض کیا کہ بیشک آپ ہی مطلوب خدا کی محبوب ہین - بعد فراغ طعام گروہِ قریش بالتمام
راہب سے رخصت ہوکر فرودگاہ مین آیا - اور حضرت نی مع ایک خدیجہ کے غلام میسرہ نام کے
وہین توقف فرمایا - اوسوقت راہب نے موقع پایا - اور حضرت کی کچہہ فضائل معرض عرض مین لایا
کہ آپ تمام عرب کی مخدوم ہونگے - بہت سی ممالک آپکے محکوم ہونگے - آپکو ختمِ رسالت کا
رتبہ حاصل ہوگا - قرآن آپ پر نازل ہوگا - آپ باطل مذہبونکو نیست و نابود فرمائینگی -
آتشکدونکو بجہائینگے - آپ سید انام ہین - کاسر اصنام ہین - دین آپکا اسلام ہوگا -
تا روز قیام آپکے نام کو قیام ہوگا - میری یہ خواہش ہے کہ جب آپکے عہد دولت مہد مین
جہاد مین جد و جہد کرین - راہبون سے جزیہ لیکر امان دینے کا عہد کرین - پہر میسرہ کی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ میری طرف سے اپنی خاتون یعنی خدیجہ کی خدمتمین بعد سلام یہ پیغام عرض کرنا
کہ تجکو زوجیت خاتم الانبیا کی فضیلت عطا ہوگی - اور تیری بطن سے اوس حضرت کی نسل
پاک کو بقا ہوگی - تیرا نام علی الدوام قایم و دایم رہیگا - بہت لوگ شرارت مین جد و کد
کرینگے اور تجہپر حسد کرینگے - مگر تو خوب یاد رکہہ کہ جو شخص محمد پر ایمان نہ لائیگا بہشت مین
جگہہ نہ پائیگا - محمد تمام پیغمبروں سی افضل ہین - سب رسولون سے اکمل ہین - اخیر مین میسرہ
کو انتباہ کیا - اور اس امر سے آگاہ کیا - کہ شام مین جماعت یہود عنود موجود ہے - حضرت کو

نظر آیا

کی دشمنی وایذا رسانی جسکا دلی مقصود ہے۔ اوس سے ہشیار اور حضرت سے خبردار رہنا۔ یہ کہکر راہب مراسم وداع بجا لایا۔ اور حضرت نے تشریف شریف سے قافلہ کو مزین فرمایا۔ یہان سے کوچ کرکے قافلہ وارد شام ہوا۔ اوسکا شہرہ شہر مین ہر طرف عام ہوا۔ اور خریدارون کا ازدحام ہوا۔ اہل قافلہ کو بہاری قیمت سے مال تجارت بیچنے کا خوبی سامان و سر انجام ہوا۔ چنانچہ ہر شخص حسب دلخواہ اپنا مال فروخت کرکے فائز المرام ہوا۔ اور اوس کام کا بدون اہتمام سہولیت سے انتظام ہو انصرام ہوا۔ اور حضرت کی برکت سے سب اہل قافلہ کمال درجہ منتفع ہوئی۔ اور ایسی منفعت سے جسکا کبہی پہلے اتفاق نہوا تہا متمتع ہوئے۔ مگر حضرت کوئی چیز اوس روز معرض بیع مین نہ لائے۔ دوسرے روز اطراف وجوانب کے لوگ قافلہ کی خبر سنکر یہان آئے۔ اور حضرت سے تمام اسباب خریدلیا۔ اور اونکی نسبت نہایت اعلی درجہ کی قیمت سے حضرت نے فروخت کیا۔ لیکن حضرت کی پاس کچھہ چمڑا اور اسطی کپڑہ جنس کا باقی رہا تہا۔ کہ سعید بن قمطور جو نامور یہودی تہا آیا۔ اور حضرت کو دیکھکر کتب کی پیشین گوئیونکی مطابق پایا۔ اور سمجہا کہ حضرت اونکی دین وآئین کو برباد کرینگے اور اونکی عورتونکو نکی شوہر کرینگی۔ پس وہ مکار ایک حیلہ سوچکر چمڑیکا خریدار ہوا۔ اور اس شرط پر کہ حضرت اوسکی گھر جائین۔ اور کہانا کہائین۔ قیمت مطلوبہ دینے پر طیار ہوا۔ حضرت نے موافق معمول کی اوس ظلوم جہول کی دعوت قبول کی۔ غرض یہودی نے چمڑا اوٹہا کر حضرت کو ہمراہ لیا۔ اور پہلے سے گھر مین پہونچکر اپنی بی بی کو حضرت کی حال سے آگاہ کیا۔ اور کہا کہ تو ایک چکی کا پتہر لیکر کوٹہے کی دروازہ پر انتظار کر جسوقت یہ شخص کہانا کہاکر اور روپیہ لیکر نکلے پتہر سے سنگسار کر۔ لیکن جب سعید شقی سے رخصت ہوکر حضرت نے دروازہ سے گذر فرمایا۔ تو حافظ حقیقی نے حضرتکو آفت سے بچایا۔ حضرت کا چہرہ انور دیکہکر عورت پر ایک رعب چہایا۔ وہ بیجا حرکت عمل مین نہ لاسکی۔ اور پتہر فوراً نہ گرا سکی۔ اور جب حضرت نے قدم وہانسے آگے بڑہایا۔ تب پتہر گرایا۔ اور یہودی نے اپنے مکر و فریب کا نتیجہ پایا۔ اور جیسا کیا تہا ویسا اوسکی آگے آیا۔ یعنی اوسکی دو لڑکے اوس پتہر سے ہلاک ہوے۔ اور پیوند خاک ہوئے یہ دیکہکر وہ ناحق شناس بدحواس اپنے قوم کے پاس گیا۔ اور اس روداد کا بیجا استغاثہ کیا

یعنی حضرتؐ کی نسبت کہا کہ مینی اس شخص کی دعوت کی اور اسنی مجھسی سخت عداوت کی
ابہی میری دو لڑکونکو ہلاک کیا۔ اور میرا جگر چاک چاک کیا۔ اور مجکو بیحد محزون و غمناک کیا۔ اور
یہہ شخص ہماری دین کو باطل۔ اور آئین کو عاطل کریگا۔ وہ اشرار نابکار بدون تحقیق و استفسار
بموجب اظہار سعید شقاوت شعار نحوست شعار اوس نابہنجار کی حمایت کو تیار ہوئی اور تلوارین ننگی
کرکے گہوڑون پر سوار ہوئی اور آمادۂ کارزار ہوئی۔ جسوقت بنی ہاشم اون کفار کی ارادہ سی
خبردار ہوئی۔ بکمال شجاعت و دلاوری سی مشغول جنگ و پیکار ہوئی۔ چنانچہ انصار اخیار و ابرار کی
شمشیر آبدار صاعقہ کردار برق آثار سی اکثر اوس گروہ نابہنجار سی فی النار۔ اور برا
دار البوار ہوے۔ اور بقیۃ السیف عار فرار اختیار کرکے ناچار۔ اور اضطرار مین گرفتار ہوئی آخر کار
سبہونے ہزیمت پائی۔ اور بہت سی غنیمت قریش کی ہاتہ آئی۔ القصہ یہ کاروان بہمہ وجوہ کامیاب
و کامران۔ مکہ معظمہ کو روان ہوا۔ اور بعد قطع منازل و طی مراحل جحفۃ الوداع مین پہونچا۔
یہان سی ہر ایک شخص نے سلامتی کا مژدہ دینی کو اپنی گھر ایک ایک آدمی بہیجا۔ میسرہ نے
حضرتؐ سی عرض کیا۔ کہ خود بدولت بنفس نفیس خدیجہ کی پاس تشریف لیجائین۔ اور اس سفر
برکت اثر کی کیفیت سنائین۔ حضرتؐ ایک ناقہ پر سوار ہوئی۔ اور مکہ کی طرف گرم رفتار ہوکے
اعجاز طی الارض جلوہ گر ہوا۔ اور ایکدم مین کوہستان مکہ پر حضرتؐ کا گذر ہوا۔ یہان اوس
جناب مستطاب پر غلبہ خواب ہوا۔ اوسیوقت جانب جناب رب الارباب سے جبرئیل کو ایک خطاب
ہوا۔ اوسکی بموجب ایک یاقوت سرخ کا قبہ جسکے عمود سونیکی اور سفید موتیون کی جہالر تہی۔ اور
اوسکی صفائی اور شفافی اسقدر تہی۔ کہ باہر کی چیز اندر سی اور اندر کی چیز باہر سی بی تکلف
نظر مین جلوہ گر تہی۔ اور اوسکی بنا پیدائش آدم سی دو ہزار برس پیشتر تہی بہشت
سی لاکر جبرئیل امین نے رسول رب العالمین کی سر مبارک پر استادہ کیا۔ اور ایک علم زیبا
پرچسیم کو حضرتؐ کی سامنی کشادہ کیا۔ فرشتی قبہ کی ستونون کو پکڑکر تسبیح و تقدیس الہی
بجا لائی۔ مکہ کی پہاڑ سرسبزی و شادابی پر آئی۔ ہر ایک جور کمال سرور سی سر غرفون سی نکالکر
حضرتؐ نبی کی بعثت کی قریب ہونی سی شکرگذار اور خرسند ہوئی۔ اور فرشتون اور جانورون
اور درختون سے صدای لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوئی۔

سب کہتے تھے ای بندۂ خدا خوش ہو تو کیا نامی ہے - اور اپنی پروردگار کے نزدیک بسعد گرامی
ہے - اوسوقت خدیجہ معہ چند عورات ہمنشین ایک غرفہ مین بیٹھین تھین - یکایک مکے کی کوہستان
اور حضرت کی اس سامان شوکت وشان - اور قبہ ونشان پر اونکی نظر پڑی یہ حال دیکھکر کمال متحیر و متعجب
ہوئین - اور عورتین سبب تغیر کی مستفسر ہوئین - خدیجہ نے پہلی اونسے دریافت کیا مین خفتہ ہون
یا بیدار - اور غافل ہون یا ہشیار - جب اون عورات نے بیداری کا یقین دلایا - تو اونکو اشارہ
سے بتلایا - اور اونسے دریافت فرمایا - کہ کیا ہے - جو نظر آرہا ہے - جواب دیا کہ ایک نور نمود
ہوتا ہے - جسکا آسمان کی طرف صعود ہوتا ہے - پھر پوچھا کہ تمنے قبہ اور اور چیزین بھی دیکھین کہا نہین
فرمایا کہ ایک قبہ ایک ناقہ پر استادہ ہے - اور اوسمین ایک سوار ہے جو نور و ضیا مین آفتاب سے
زیادہ ہے - میرے گمان مین وہ ناقہ میرا ہے صہبائی جسکا نام ہے - اور اوسکا سوار محمد علیہ السلام
خدیجہ نے یہ بات کہی - اور پھر اوسیطرف دیکھتی رہے - یہانتک کہ قبہ آسمانکو چلا گیا - اور حضرت
نے خدیجہ کے گھر کا قصد کیا - جب دروازہ پر پہونچی کنیزون نے حضرت کی قدوم میمنت لزوم کی خبر پہونچائی
وہ پابرہنہ غرفہ سے صحن مین آئی - حضرت نے بعد سلام کیا مین قافلہ سے آتا ہون - اور تجکو سلامتی
مال کی خوشخبری سناتا ہون - خدیجہ نے کہا آپکے سلامت آنیکی بشارت مجھکو کافی ہے - مال کیا
چیز ہے کہ آپکا وجود مجھکو دنیا کی سب چیزونسے زیادہ عزیز ہے - پھر یہ شعر پڑھے ؎ جَاءَ الْحَبِیْبُ

الَّذِیْ اَهْوٰی مِنَ السَّفَرِ ٭ وَالشَّمْسُ اَثَّرَتْ فِیْ وَجْهِهٖ اَثَرًا عَجِبْتُ
لِلشَّمْسِ مِنْ تَقْبِیْلِ وَجْنَتِهٖ ٭ وَالشَّمْسُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ٭

پھر قافلہ کا مقام دریافت کیا - حضرت نے اوسکا جواب دیا - پوچھا کہ آپکو قافلہ سے جدا ہوئی کتنا عرصہ
ہوا - حضرت نے فرمایا ایک ساعت سے زیادہ نہین گذری کہ مین وہان سے روانہ ہوا - خدیجہ یہ بات سنکر
نہایت متعجب و مسرور ہوئین - اور حضرت کے محبت کے نشہ سے چور ہوئین - اور پھر یہ امر دریافت کرنیکی
واسطے کہ وہ قبہ و نشان دلنشین - پھر بھی آتا ہے یا نہین - حضرت سے درخواست کی کہ آپ واپس جائین
اور قافلہ کے ہمراہ تشریف لائین - اور کچھ کھانا اور آب زمزم حاضر کیا - کہ بطور زاد راہ کے
ہمراہ لیجائین - غرض حضرت یہان سے روان ہوئے - اور خدیجہ دیکھتی رہین کہ حضرت کے واسطے

مسارِ پہلی سامان عیان ہوئے - بعد تہوڑی دیر کے حضرت واردِ کاروان ہوئی میسرہ نے عرض
کیا ای حضرت آپ مکہ کو تجا یئنگے - اور خدیجہ کو پہلی سے سفر کی حالات نہ سنا یئن گی حضرت نے
فرمایا مین وہان تلک بہی گیا - اور آ بہی گیا - میسرہ نی حضرت کی کلامِ صدق التیام کو پہلے مزاح پر محمول
کیا - اور جب آپ نے مزم وغیرہ دیکہا تو پہر سچی دل سی قبول کیا - اہلِ قافلہ بہی اِس حال سی خبردار ہوئے
اور حیرت و تعجب مین گرفتار ہوئی - دوسری روز حضرت قافلہ کی ہمراہ مکہ مین تشریف لائی - اور خدیجہ کے
اقربا اور غلام مطابق اوسکی کہنی کی حضرت کی استقبال کو آئی - حضرت نے جب سیر و تبلہ الظفر سے
فراغت پائی - خدیجہ کی گہر رونق افروز ہوکر منفعت کی کیفیت و کمیت بیان فرمائی - وہ اس تجارت
سے کمال التعجب و حیرت مین آئی - پہر میسرہ سے دریافت کیا کہ تو نی محمد علیہ السلام سی کیا کیا دیکہا
اوسنی عرض کیا کہ حضرت کی کرامتین اوس سی زیادہ ہین کہ بیان مین آئین - اور تقریر مین سمائین -
اور سفر کے کچہہ قصے بیان کرکی فلیق راہب کا سلام و پیغام ادا کیا - خدیجہ نی کہا نہ ہوش ہو تو نے
محمد کی نسبت میرے شوق اور بہی بڑہا دیا - یہ کہکر میسرہ کو مع اہل و عیال کی آزاد کیا - اور خلعت و تشریف
و زر دیکر خرم و شاد کیا - پہر حکم دیا کہ ہاتہی دانت اور آبنوس کی کرسی بچہائین - اور حضرت اوسپر جلوس
فرمائین جب حضرت نے بیٹہکر وہ کرسی کو عزتِ عرش و کرسی کے - خدیجہ نی مکرر حال پرسی کی - سفر کی وقایع
تجارت کے منافع حضرت نے بیان فرماکر خدیجہ کو بالکل مفتون کیا - اور خدیجہ نے یہ کہا کہ فضل
خدای تعالی تبارک ہوا - کہ اپکا دیدار برکت آثار مجکو مبارک ہوا - ان دو شعر شوق مشحون اشتیاق
مضمون کو اوسوقت موزون کیا ؎ فَلَو اَنَّنِی اَمسَیتُ فِی کُلِّ نِعمَةٍ ؛ وَدَامَت لِیَ
الدُّنیَا وَمُلکُ الاَکَاسِرِ ؛ فَمَا سُوِّیَت عِندِی جَنَاحَ بَعُوضَةٍ ؛ اِذَا لَم
تَکُن عَینِی بِعَینِکَ نَاظِرَہ ؛ الحاصل حضرت کی محبت خدیجہ کو اگر پہلی ایک بتی تو اب ہزار ہوئے
اور اگر سابق مین پوشیدہ تہی تو اسوقت آشکار ہوگی - یہانتک کہ صبر و قرار سے برکنار ہوئی
اور حضرت سی اپنی خواستگاری کی خود خواستگار ہوئی - اور بمقتضای مہر اپنی مہر کی بہی ذمہ دار ہوئی

حضرت نے ابوطالب اور باقی چچون سے بھی اس باب مین کچھ کلام کی تھی - یہ باتین سنکر جب یونس بن عمرو کی بیٹی
خدیجہ کے متمول اور حضرت کی افلاس کا لحاظ و پاس ہوا - اور استدعای خدیجہ کا بعینہ اظہار ہونا
نزدیک تر بہ قیاس ہوا - اور اس سبب سے کہ خدیجہ کا ہر ایک خواستگار خواہ بادشاہ یا اور سردار کیسا ہی
ستمت و اساس عظمت ملیا بین ہوا - لیکن اوسکی مراسلت سے نا امید و قرین یاس ہوا - اونکو
اپنی سبکی کا بھی خوف و ہراس ہوا - غرض بعد مباحثہ و مشاورہ صفیہ حضرت کی عمہ رضیہ نے اس
امر کی تحقیق کی - خدیجہ نے حضرت کے ارشاد صدق بنیاد کی دل و جان سے تصدیق کی - پس محمد خیر الانام کے
اعمام کرام نے خویلد پدر خدیجہ سے اس باب مین گفتگو کی - اور اس مطلب کی حاصل ہونیکی آرزو کی - خویلد
یہ سنکر گھبرایا - اور معذرت کی تقریر زبان پر لایا - کہ بیشک آپ لوگ عالی خاندان عرب کے ارکان
ہین - لیکن خدیجہ جو دعاقل ہے ہشیار ہی - اور اپنے کام کی مختار ہی - بادشاہ اوسکی خواستگار ہوئے
اور اوسکی انکار سے ناچار ہوے - پھر یہ صورت کب اوسکو پسند ہوگی - اور اسپر کیونکر رضامند ہوگی
حضرت امیر حمزہ کو یہ سنکر تاب نرہی - اور اوٹھکر یہ بات کہی لَا تُشَاکِلِ الْبَقّ بِالْاَسَد
وَلَا تُشَاکِلِ الْقَمَرَ بِالشَّمْسِ - البتہ تو ایک گمراہ و دیوانہ ہے - دین و عقل سے بیگانہ
جسوقت خدیجہ کو یہ خبر معلوم ہوئی - نہایت محزون و مغموم ہوئی - اور اپنے ابن عم ورقہ بن نوفل
کو بلایا - جب وہ آیا تو اوسنے خدیجہ بہت ملول و غمگین پایا - حال دریافت کیا - خدیجہ نے جواب دیا اس سے
زیادہ اور کیا غم ہوگا - کہ میرا کوئی مونس ہے نہ رفیق ہے - نہ کوئی غمخوار ہے نہ شفیق ہے - ورقہ نے
کہا کہ میری گمان مین تو اب صورت ہی کہ تجکو نکاح کی ضرورت ہی - کہا اے ابن عم نعم - ورقہ
نے کہا کہ جبکہ سلاطین اور عرب کے اراکین تیری آرزومند ہوے وہ سب تیری نزدیک
ناپسند ہوئے - خدیجہ نے کہا مین مکہ سے باہر جانا نہین چاہتی یہان رہنا منظور ہے - ورقہ نے ابوجہل
وغیرہ روسای مکہ کے نام لیکر کہا کہ ہر ایک اونمین سے صاحب مقدرت ہے - اور امارت و ریاست
مین مشہور ہے - اور تیری شوق سے حد سے مجبور ہے - خدیجہ نے کہا یہ گروہ راہ دین و دیانت سے
بہر اصل دور ہے - اس سبب سے طبیعت میری انسے نفور ہے - پس انکے سوا کسی اور شخص کی تجویز ضرور ہے

نعم ای ابن عم

ورقہ نے کہا محمد بن عبداللہ صفیِ زمانہ آگاہ ہے - مینے سنا ہے کہ اونکو بھی تیری چاہ ہے - خدیجہ نے
کہا اگر تو اونکی کسی عیب سے واقف ہو - تو بی تکلف اوسکی حقیقت کا کاشف ہو - ورقہ کچھ دیر
سر جھکائے ہوئے خاموش رہا - پھر سر اوٹھا کر اسطرح کہا اَصْلُہٗ اَصِیْلٌ وَفَرْعُہٗ طَوِیْلٌ -
وَطَرْفُہٗ کَحِیْلٌ وَخُلْقُہٗ جَمِیْلٌ وَفَضْلُہٗ عَمِیْمٌ وَجُوْدُہٗ عَظِیْمٌ - خدیجہ نے کہا
تو نے اونکی خوبیان بیان کین - انمین سے تو کوئی بھی عیب نہین - مین چاہتی ہون کہ اونمین جو نقصان
ہو اسیطرح وہ بھی بیان ہو - اوسنے کہا - وَجْہُہٗ اَقْمَرُ - وَجَبِیْنُہٗ اَزْہَرُ - وَطَرْفُہٗ
اَحْوَرُ - وَرِیْحُہٗ اَزْکٰی مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ - وَلَفْظُہٗ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ -
وَاِذَا مَشٰی کَاَنَّہُ الْبَدْرُ اِذَا ابْدَرَ - وَالْوَیْلُ اِذَا امْطَرَ - خدیجہ نے کہا تو نے مثل
قند مکرر مکرر آپ کی فضائل سے کام جان شیرین کیا - اور عیب کا ذکر مطلق نہین کیا - غرض
خدیجہ نے کئی بار اظہار قبائح پر اصرار کیا - اور ورقہ نے بدستور مدائح کا تکرار کیا - آخر کار یہ کہکر
کہ کہان مین خاکسار بیمقدار - کہان حضرت کے فضائل بیشمار کا شمار - اپنی عجز کا اقرار کیا اور
پھر طوطی زبان کو ان دو شعر شکر بار سے شیرین گفتار کیا - لَقَدْ عَلِمَتْ کُلُّ الْقَبَائِلِ فِی الْوَرٰی
بِاَنَّ حَبِیْبَ اللّٰہِ اَطْہَرُہُمْ قَلْبًا ؛ وَاَصْدَقُ مَنْ فِی الْاَرْضِ قَوْلًا وَمَوْعِدًا
وَاَفْضَلُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّہِمْ قُرْبًا - خدیجہ نے کہا مین خوب جانتی ہون اوس جناب کا عز و جلال
حد سے زیادہ ہے - اور اونہین کے ساتھہ عقد کرنیکا میرا مصمم ارادہ ہے - ورقہ نے کہا اگر تو اس امر پر
آمادہ ہے - تو رحمتِ الٰہی کا دروازہ تیری لیے کشادہ ہے - محمد صلعم بہت جلد مرتبہ رسالت پر عروج
فرمانینگے - اور مشرق و مغرب عالم کو قبض و تصرف مین لاوینگے - الحاصل جب خدیجہ کا قصد دلی ورقہ
آشکار ہوا - خود اس کام کی انجام دینے کا ذمہ دار ہوا - اور اوسکی صلہ مین روز شمار حضرت کی شفاعت
کا طلبگار ہوا - اور دل و جان سے کوشش کرنی پر طیار ہوا - جس نتیجے اوسے سے تسکین ہوئی
اور خویلد کو بھی رضا و رغبت سے یہ قرارنہ منظور ہوئی - تب فریقین سے ساز و سامان جیسا کہ چاہیئے
تھا بخوبی تمام اہتمام ہوا - اور ایک مجلس مین جہان اکابر قریش و بنی ہاشم [illegible]

ویراستہ ہوئی تہی۔ اس نیک انجام نکاح کا سرانجام ہوا۔ اور اوس وقت یہ آوازِ دلنواز اِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَ
الطَّاهِرَةَ بِالطَّاهِرِ وَالصَّادِقَةَ بِالصَّادِقِ آسمان سے مسموع ہوئی۔ اور ہر حجاب مرتفع ہوا
اور حورون نے مجلس پر اپنے ہاتہ سے عطر پاشی کی اور یہ صدای روح افزا هٰذَا طِيبُ مُحَمَّدٍ اونکی
طرف سے آنی شروع ہوئی۔ نکاح کی وقت مین سنِ شریف رسولِ اطہر و اقدس کا پچیس ۲۵ برس کا تہا۔ اور حضرت
خدیجہ کا چالیس یا اڑتیس برس کا یا اس سے بہی کچہہ کم تہا۔ مگر ماشاء اللہ پہلی ہی سے خوبی کا عجب عالم تہا
اور اب زوجیتِ رسولِ خدا سے مشرف ہو کر حسن مین بہی نہایت بلند قدر ہوئین۔ اگر پہلی ہلال تہین تو اب بدر
ہوئین۔ اور اگر اختر تہین تو اب قمر ہوئین۔ اگر قمر تہین تو اب نیرِ اکبر ہوئین۔ غرض برکتِ قربِ رسولِ یزدان
باوجود اس سن و سال کے حسن و جمال مین حضرت خدیجہ کا یہ حال ہوا کہ عالمِ مثال مین بہی اونکی مثال کا خیال محال ہوا۔ بعد
اسکی حضرت کو عبادتِ الٰہی کا کمال شوق ہوا۔ اور خلوت کا نہایت ذوق ہوا۔ فنائے دنیا اور بقائے
عقبیٰ مین نہایت تامل و تعمق کیا۔ اور جو کچہہ پاس تہا راہِ خدا مین تصدق کیا۔ کمالِ فراغِ بال سے
طاعت مین مصروف ہوئی۔ اور عزلت مین مشغول و مشغوف ہوئی۔ ہر روز کوہ حری پر جسکا
نام اب جبلِ نور سے مشہور نزدیک و دور ہے۔ اور نور افشانی مین غیرتِ افزائی طور ہے
تشریف لیجاتی تہی۔ اور بکمال خضوع و خشوع سے ایک غار مین معبودِ حقیقی کی عبادت بجا لاتی تہے
اور ہمیشہ عجائبِ قدرتِ قادرِ مطلق اور غرائبِ حکمتِ حکیمِ برحق کا مشاہدہ کر کے متفکر ہوتی تہے
اور اطرافِ ارض و سما اور صحرا و دریا کو نظرِ عبرت سے ملاحظہ فرما کر آیاتِ الٰہی کے متذکر ہوتی تہے
یہانتک کہ عبادتِ الٰہی مین کامل ہوئے۔ اور خضوع و خشوع کے اعلیٰ درجے حضرت کی دلِ صفا منزل
کو حاصل ہوئے۔ اور ہر چند حضرت کا نور برکت معمور مطابقِ مضمونِ حدیثِ مشہور بین الفریقین كُنْتُ
نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ آغازِ فطرت و ابتدائی خلقت سے عارجِ معارجِ نبوت اور
فائزِ مدارجِ رسالت تہا۔ ع آن مالکِ ملکِ شرع و دین بود ٭ کشافِ دقایقِ یقین بود ٭
بر اوجِ پیمبری و آدم ٭ اندر تخمیرِ ماء و طین بود ٭ لیکن موافق مصلحتِ ربانی و حکمتِ یزدانی
جس وقت عمر شریف کی سنہ چالیس سے متجاوز ہوئی۔ تو اکتالیسوین سال رجب کی ستائیسوین

تاریخ رتبۂ بعثت ظاہری و درجۂ تبلیغ رسالت پر فائز ہوئی حقتعالی نی چشم حق بین مین ایک اور
نور زیادہ کیا - اور آسمانکی دروازون کو کشادہ کیا - فوج فوج ملائکہ زمین پر اوترتی تھے -
اور حضرت اون کا مشاہدہ کرتی تھی - اور حق تعالی نی اپنی رحمت کاملہ نازل کی - اور ساق عرش
سی سر انور تک متصل کی - جبرئیل امین آئی - اور یہ آیہ شریفہ لائی - اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اور احکام ملک علام حضرت کو پہونچائی جب حضرت
تبلیغ رسالت پر مامور و محکوم ہوئی - عظمت و جلال کبریائی سی مانند محموم ہولی - پہاڑ سی نیچی تشریف
لاسکی - اور اس خیال سی اضطراب مین آئی کہ قریش کی قوم یا تو آپکو جہوٹلائنگی - یا ساحر و مجنون
ٹہرائنگی پس حقتعالی نی اسطرح حضرت کو مستعد و سرگرم کیا - کہ پتھرون کو حضرت کیلئی نرم کیا حضرت
جسطرف تشریف لیجاتی تہی پتہر یہ کہتے - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللهِ کہکر حضرت کو طرح طرح کی بشارتین پہونچاتی تہی - اور منقول ہی کہ دوسری بار
جبرئیل امین نی سکۂ پیمبری کو مروج کیا - اور مع ستر ہزار ملائکہ کی آکر سلطان سریر رسالت کو تاج
نبوت سی متوج کیا - اور عزت و کرامت کی کرسی کو حضرت کی واسطے نصب کیا - اور لوائی حمد
دست مبارک مین دیا - اور کہا کہ اس کرسی پر جلوس فرمائی - اور حمد الہی بجالائی پہلی جو شخص حضرت
پر ایمان لایا - اور سابق الاسلام کہلایا - عورتون سی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری اور مردون
سے امیر المومنین حضرت علی مرتضی تہی - اور جو کچہ حدیث مشہور مذکور کُنْتُ نَبِیًّا الحدیث کی
ہوا سے مسطور ہوا - اوس سی اس امر کا بہی کماحقہ ظہور ہوا - کہ حضرت قبل بعثت بہی اپنی
تعبیت غرا اور ملت بیضا پر جسکو وحی الہام جانتی تہی عمل کرتی تہی - اور اوسیکی موافق طاعت
و عبادت خدائی عز و جل کرتی تہی - اوسی کے مطابق محاسن آداب سی مودب تہی - اور مکارم
اخلاق سی مہذب تہی - ہان قبل بعثت اوسکی تبلیغ کی مامور نہ تہی - مگر خود بنفس نفیس اوسپر عمل
کرنیمین معذور نہ تھی - اگر یہ امر صورت پذیر نہو گا - تو شقوق مفصلۂ ذیل سی گزیر نہو گا - یا تو حضرت
مدت بعثت تک مکلف نتہی جو جی چاہتا تہا کرتی تہی - یا مکلف تہی - اور اس صورت مین یا تو انبیاے
کرام علیہم السلام کی اقتدا کرتے تھی - یا استحسان و اجتہاد و رائی و تخمین و قیاس سی استنباط

ساتی ہو

احکام کرتی تھی - اگرچہ بعض اہل اسلام ان صورتون کے قائل ہین مگر عند التحقیق یہ باطل ہین شق اول خلاف واقع

اور ضرورت عقل و نقل اوسکی واقع سب ہے - کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمام ذوی العقول سے زیادہ تکلیف

سے مشرف ہون - اور جو تمام مخلوقات سے اشرف ہون - وہ ایک مدت دراز محض غیر مکلف ہون -

اور متواترات سے ہی کہ حضرت قبل بعثت بہی صفات حسنہ سے موصوف تہے - اور زہد و تقوی مین مشہور و

معروف تہے - اور طاعت و عبادت الہی مین جیسا کہ چاہیے مشغول و مصروف تہے - اور شق دوم پر اس سبب سے

کہ مقتدی معتدی سے اور ہادی مہتدی سے افضل ہوتا ہے اون پیغمبرون کا جنکی شریعت پر حضرت عمل کرتے

تہے - حضرت سے افضل ہونا لازم ہوگا - تو پہر حضرت کا افضل النبیین اور اشرف المرسلین ہونا جو

ضروریات دین سے ہے کیونکر ثابت و قائم ہوگا - اور تیسرے شق کی کچہہ بنیاد نہین - اور بسبب احتمال

خطا کے قابل اعتماد و اعتداد نہین - عصمت کی منافی ہے - اور اثبات عصمت انبیا کا جو کتب کلامیہ

مین کما ینبغی عمل مین آیا ہے - اوسکی نفی مین کافی و وافی ہے - اور بعد بعثت یہ امر اظہر من الشمس و ابین

من الامس ہے - اسلیئے کہ اونکا دین مبین تمام شرائع سابقہ کا ناسخ ہے - چنانچہ یہ امر بخوبی ذہن نشین

اہل اسلام کی راسخ ہے - اور بعد بعثت کے حضرت کی طرف اجتہاد و قیاس کا بطلان وکئی آیتون سے بہی

مستفاد ہے - چنانچہ آیہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کا بہی

یہی مفاد ہے - اور یہ آیت بہی اسی قبیل سے ہے وَمَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا

اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

مُّبِيْنٌ ۝ اور یہ آیت بہی قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ

الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ ۝ بیان شمائل

سراپا و فضائل - سبحان اللہ کیسا وہ بدن معطر اور جسم منظم تہا - جو سراپا روح مجسم تہا - ع از فرق

تا قدم ہمہ جان ست آن نہال ٭ گویا ز آب چشمۂ حیوان برآمدہ ٭ اور ما شاء اللہ عجب شان و شوکت

اور خوشنما سطوت و صولت تہی کہ نظرون مین حضرت کی عظمت اور سینون مین اونکی مہابت تہی - قامت

با استقامت معتدل - اور موافق بعض روایت کے کچہہ طرف بلندی کی مائل جس سے سرو آزاد

پا بگل ع سرو چون دید آن بہی بالا ٭ گفت سبحان ربی الاعلی ٭ اور اوسکی مقابل ہمیشہ

نخل - طوبی منفعل - ؎ نخل قدش کہ از چمن جان برآمدہ ٭ شاخ گلے بصورت انسان برآمدہ ٭ جو
شخص اوس نہال بے سایہ کی ظل ظلیل عاطفت سے نہال ہوا - زبان حال سے یہی اوسکا مقال ہوا قامتی
است این یا الف یا سرو یا نخل مراد ٭ یا مگر گلدستہ باغ جنان آراستہ این ٭ سرانور اوس سرور کا بزرگ
معدن کمالات سترگ ؎ یہ سری سرسبز خداوندی کی سرکار ٭ جو سرسری دیکھے وہ محبت سے ہو سرشار
جس سر کو سراسر ہوا اس سے سر کار ٭ سردار نہین ہے وہ سزاوار سردار ٭ تو بھی عنبرین سپید جبین
شکن زجبین - غیرت شکن چین - اور مطابق روایت کی بھیدگی اوہ راستی ہین بحد اعتدال ہم شبل وہم بال
جیسے سنبل پریشان حال - شب یلدا کو انفعال - ؎ افتادہ بروی چو ہشت زلف سیہ آسا ٭
سبحان قدیر جعل اللیل لباسا ٭ جو اوس زلف مسلسل کی سلسلہ میں اسیر ہو کر بند تعلق سے آزاد
ہوا - سنبل اور ادیہ مضمون اوسکو یاد ہوا - زلف تو بجز پاتلاب یا مشک ختن ٭ سنبل تر یا سمن یا عنبر
سارا است این ٭ بال اگر کبھی زمرہ گوش حق نیوش سے گذر جاتے تھے - تو حضرت اونکو درمیان سے
دو حصہ کر کر دونو طرف لٹکاتی تھے - رنگ اوس ابر رنگ عالم کا سرخ و سفید - نور و ضیا مین رشک
ماہ و غیرت خورشید - اور بنا بر بعض روایات کے گندم گون - حسن آدم سید اور آدم زاد مفتون - ؎
ہین گرچہ زمانہ کے نئے رنگ نئے ڈہنگ - ہر روز دکہاتا ہے نئے رنگ کی نیرنگ ٭ اس رنگ کی ہمرنگے نگی
اونسے بہت رنگ - اور ہوا ایسے رنگ سے کی دانش و فرہنگ ٭ اس رنگ جما اوسپہ نہ سوچا کوئی ہر رنگ
خود رنگ اور اہوش اوڑی عقل ہوئی دنگ ٭ چہرہ انور انجمن حسن کا صدر - جسکی آب و تاب کے
سامنے آفتاب بیتاب - اور بدر بقدر سہ تابش کی تاب لائے نہ تاب آفتاب کی ٭ گر ہو مقابل اوس رخ
تابان کی تاب کے ٭ ؎ مہ شد تمام تا چو رخ او شود نشد ٭ کاہید باز تا خم ابرو شود نشد ٭ اور
خوبی مین فرد جسکے مقابل صفا مین آئینہ گرد - اور نزاکت مین گرمی گل کا بازار سرد - ؎ نظارہ سے بھر
گل دئے تو ورچمن ٭ گل ہر طرف شاخ درختان برآمدہ ٭ پیشانی نورانی کشادہ - آفتاب مین مہتاب
سے زیادہ - جبین مبین پر عرق کی قطرے مانند گوہر تر - اور خوشبو مین مشک اذفر سے بہتر - ایسی خوشنما جیسے
گل تر پر شبنم یا جرم قمر مین اختر - ؎ قطرے عرق کے اونکی جبین مبین پہ ہین ٭ تارے جڑے ہین جرم مین

یا ماہتاب :: دمن جبین سی ترعرق انفعال ہین :: شبنم کی قطری یہ نہین گل پر گلاب کے :: ابروی تقدس
باریک و کشیدہ و مقوس - بنا بر اختلاف روایات کی دونون مین باہم اتصال یا انفصال - مگر بہر حال
ہر ایک غیرت محراب کعبہ و رشک ہلال - جو اس محراب مین خم ہوا ہی اوسکا ذکر و شغل ہمیشہ ہوا ۔
یا رب این طاق ہست یا محراب یا قوس قزح :: یا ہلال عید یا ابروی ماہ ست این :: انکھین اوس انسان
العین او عین الانسان کی سیاہ - حور عین و آہوی چین سی باج خواہ - جس انسان کو اوس عین مروت کا
معاینہ مد نظر اور نصب العین ہوا - اس مضمون پسندیدہ کا ادا کرنا اوسپر فرض عین ہوا ۔ چشم تو جادو ست
یا آہو ست یا صیاد خلق :: یا دو بادام سیہ یا نرگس شہلا ست این :: رخسار مہ سیما پر بہار نرم و ہموار
چمن بر گل صد برگ ہمہ تن نثار - آفتاب مین فروغ جنکے سامنی چاند ماند سورج زرد - جو شخص اس عارض کی محبت کا
مفروض ہوا - عارض ہونا اس معروض کا اوسپر لازم و مفروض ہوا ۔ عارض است این یا قمر یا لالہ احمر این
یا شعاع شمس یا آئینہ و الماس است این :: اوس مخزن حق بینی کی بینی پاک تابناک باریک و کشیدہ - درمیانہ
کچھ بلند نہایت پسندیدہ - اوسکی ضو شمع کی لو ۔ شمع کو از بس لگی ہی بینی روشن کی لو :: این سبب سے
زینت محفل ہے اوسکی لو کی ضو :: دہن مبارک - نہایت کوچک چشمۂ انجبات جسکی بات بات
اوس ہان ہان گہر فشان کو دُر و غرر سی جسکا کان جواہر زواہر کی کان ہوا - اس بیت ابدار سی رطب اللسان ہوا
۔ حقہ لعل ست یا سر چشمہ آب حیات :: یا دہن یا میم یا طوطی شکر خا ست این :: لآلی متلالی دندان
بہا مین گوہر بی بہا سے دو چندان - کشادہ و براق سفیدی مین طاق - نزاکت مین شہرۂ آفاق ۔ ہو آب
آب گہر آبدار کی :: گر ہو مقابل اوس دُر دندان کی آب کی :: ریش مطہر گھنی اور ہموار اور برابر - چہرۂ
انور پر ایسی زیبا جیسی ہالہ گرد قمر - یا حاشیۂ مصحف مجید پر تفسیر اطہر ۔ وہ ریش ہے ہالہ جو ہی
رخ ماہ منور :: تفسیری وہ رو ہی اگر مصحف اطہر :: اوس مالک الرقاب کی گردن معلی - مانند گردن
تصاویر نقرہ ساز مصقل و مجلی - اور بنا بر دوسری روایت کی مثل ابریق سیمین کی سینے سی بہی
روشن کہ گویا مطلا ۔ مدح مین جو لوگ ہین گردن فراز :: وصف مین گردن سے گردن جم ہوئی
سینہ معرفت گنجینہ اور شکم لطافت توام باہم مانند لوح سیم سادہ - ایک دوسری

زیادہ

بالون سی صاف - صورتِ آئینہ شرف - مگر مانندِ جوہرِ آئینہ کی نازک بالون کا ایک سیاہ باریک خط سینہ کے
درمیان سے تا ناف - ع آن سینہ صاف غیرتِ آئینہ ؛ الہام خزینہ معرفت گنجینہ ؛ آدمی یگانہ زمانہ کا
شانہ صفا کا شانہ - دونو کا درمیان کشادہ شجاعت وقوت کا نشانہ ع وہ کونسی ہی شان جو شانہ مین نہین
اس شان کا شانہ تو زمانہ مین نہین ہے ؛ بند دستِ حق پرست دراز - بیکسون کا دستگیر بیچارونکا کارساز - کفِ
اشرف پر گوشت وکشاد - گہر ریزی مین ابرِ نیسان جسکا خانہ زاد - ع از کفِ او کین دو جہانِ جود در اوست
حاتم وکی کے نشود شمار ؛ عظامِ عظام مفاصل گنج دعوی قوت وشجاعت کے دلائل - کفِ قدم میمنت
توام گوشت سی مالامال - جسکو ثبات مین نہایت کمال - خوبی مین بیمثیل وبیمثال ع موسیٰ مین کہان الیس
وہ اپنا یدِ بیضا ؛ دیکھین تو مقابل ہو وہ انکی کفِ پا سے ؛ بالجملہ تمام اعضائے زیبا - معتدل اور قوی اور خوشنما
اور نہایت دلکش و دلربا تہی - اور مظہرِ صنائع بدائع حضرت جلّ وعلا - اور خوبی مین یکتا - اور جمال مین بے ہمتا
ع ہر وجہ سی یکتا ہو کسطرح وہ سرور ؛ لاریب بلا واسطہ معلول احد ہے ؛ مثل اوسکا تو واجب ہی کا
ممکن بہی ہو نے ؛ ہان وحدتِ علت میری دعوی کی سند ہے ؛ بیشک وہ حسن خدا داد دیدنی تہا نہ شنیدنی
بس ایک جلوۂ نورِ خدا سراپائے نبی ہمتا سی پیدا تہا ع وہ حسن وہ جمال - عجیب وغریب تہے ؛ بس خاتم
کہ خدا کی حبیب تہے ؛ جو شخص وہ حسن وجمال دیکہتا تہا حیران ہوتا تہا - اور کبہی زبانِ حال سی ہر عضو کی
دلربائی پر اس فرد سی جو خوبی مین فرد ہے تر زبان ہوتا - ع زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ؛
دامن دل میکشد کہ جا اینجاست - اور کسی وقت بسببِ نا متناہی ہونی دقائقِ محاسن کے گلشنِ جمال کی سیر سے
سیر نہوکر ان بیتون سی جو مضمونِ بلند کا گہر ہین رطب اللسان ہوتا تہا ع دامانِ نگہ تنگ وگلِ حسن تو
بسیار ؛ گلچین بہارِ تو ز دامان گلہ دارد ؛ در بزمِ وصالِ تو بہنگامِ تماشا ؛ نظارہ ز جنبیدنِ مژگان گلہ
اور کسی ہم حالِ وجد وحالمین تضمین رنگین سی عذب البیان ہوتا تہا ع نہ در دلِ سینہ گنجی نہ بدیدہ می
ہمہ جلوۂ خدائی ہمہ شانِ کبریائی ؛ نہ شریکِ ماسوائی نہ زما سوا جدائی ؛ ہمہ تن تمام جانی ہمہ نور در نہانی
تو بطور از رخ خود چو نقاب برکشائی ؛ ز کلیم دل ربائی بجمالِ دلربائی ؛ تو بعرش گر خرامی با دای دلنشین
ارنی بگوید انکس کہ بگفت لن ترانی ؛ چونہیں نہ مجری جسم شریف سی متعلق ہے تہر اسی پر قیاس کرنا

حالتِ وجد وحالت

کہ حضرت نفس نفیس کسقدر خوارق عادات سے متخلق تھے **پہلا معجزہ** یہ ہے کہ پیشانی نورانی سے ہمیشہ نور تابان
ہوتا تھا۔ اور مانند ماہتاب جبین مبین کی شعاع سے ہر دیوار و در درخشان ہوتا تھا۔ اور جو شخص شب
تاریک میں حضرت کی زیارت سے بہرہ ور ہوتا تھا حضرت کے رخ انور سے ایک نور مثل ماہ تابان کی نظر میں اوسکی
جلوہ گر ہوتا تھا۔ منقول ہے کہ عائشہ کی ایک سوئی گم ہوئی۔ جس وقت حضرت نے دولتخانہ میں تشریف شریف
ارزانی فرمائی تو حضرت کے چہرہ کی روشنی سے وہ سوئی ہاتھ آئی۔ شعر۔ کیا ذکر اونکے رخ کی سہلا آفتاب کا ✽
ایک ذرہ آفتاب ہے جنکی جناب کا ✽ اور جس وقت دست حق پرست۔ جسکے مقابل ید بیضا پست ہے بلند ہوتے
تو حضرت کی تابدار اونگلیوں سے مثل شمع روشن کی جلوے نظر آتی تھے۔ شعر۔ ید بیضا ضیا میں اونگلیوں
کا ہوا تا ملک ہو گیا ✽ کلیم آئی اونکو جیب بہر ایجو پنج شاخہ کا ✽ **دوسرا معجزہ** یہ ہے کہ خوشبو
حضرت کی جسم شریف سے ایسی آتی تھی۔ جس سے رستے بستے تھے۔ گلی گلی مہک جاتی تھی چنانچہ حضرت جس وقت
کسی راہ سے گذر فرماتے تھے۔ تو لوگ اوسی خوشبو سے اوسکا پتہ لگاتے تھے۔ اور عرق حضرت کا خوشبو میں
ایسا کامل ہوتا تھا۔ کہ اور عطروں میں شامل ہوتا تھا۔ یعنی اس درجہ اطیب تھا کہ اور عطروں کی عطریت بڑہانے
کا سبب تھا۔ شعر۔ خوشبوئی جسم پاک سے کوچے مہکتے تھے ✽ جائے عرق گلاب کے قطرے ٹپکتے تھے ✽ منقول
ہے کہ ایک ڈول پانی حضرت کے روبرو پیش کیا۔ اور اوسمیں سے حضرت نے ایک چلو پانی سے مضمضہ فرماکر اوسی ڈول
میں ڈالدیا۔ اوس کلی سے بجائے پانی کے خوشبوئیں مشک اذفر سے بہتر ہوگیا **تیسرا معجزہ** یہ ہے کہ حضرت کا جسم شریف
ایسا لطافت قرین صفا آئین۔ نور آگین تھا۔ کہ جب دہوپ میں کہڑے ہوتے۔ یا راہ چلتے تو سایہ نہیں تھا۔
شعر۔ تنش را بود جان پاک مایہ ✽ ندید از جان کسے بر خاک سایہ ✽ شعر۔ یہ بہی رمز ہے جو اوسکے سایہ نہ تہا ✽
کہ رنگ دوئی وہان سمایا نہ تہا ✽ **چوتھا** یہ ہے کہ جو شخص حضرت کے ساتھ چلتا تھا۔ اور ہمراہی کا شرف
پاتا تھا۔ ہر چند کشیدہ قامت ہوتا تھا۔ مگر حضرت کا قامت باستقامت بقدر ایک سر و گردن کے اوس
سے بلند نظر آتا تھا۔ شعر۔ عجب امت کا والی تہا کہ ہر والی سے والا تہا ✽ عجب تہا قامت بالا کہ ہر بالا سے بالا تہا
پانچواں معجزہ یہ ہے کہ ابر سر انور پر سایہ کرتا تھا۔ اور حضرت کی ساتھ ساتھ پھرتا تھا۔ شعر۔ شہنشاہ دین
تہا وہ عالیجناب ✽ ہمیشہ رہا سر پہ چتر سحاب ✽ چھٹا یہ ہے کہ کوئی پرندہ سر انور پر ہو کر پرواز نکرتا تھا

اور کوئی جانور جیسے مکھی اور مچھر جسم اطہر پر قدم نہ دہرتا تہا ✽ بالائے سر پرند نہ ماری تہا پر کوئی پرندہ نشستہ
گمس نہ بیٹہتا تہا جسم پر کوئی ✤ **ساتوان** یہہ کہ رویت حضرت کی پس و پیش یکسان آتی تہی - اور پس پشت
کی ہر چیز مثل اشیا مقابلہ کی حضرت پر عیان ہوتی تہی ✽ ہو سراپا نور مثل شمع جو روشن نفس
پیش و پس سے دیکھنے مین کیا ہی اوسکی پیش و پس ✤ **آٹہوان** یہہ کہ حضرت کی خواب و بیداری ایک
کیفیت پر جاری تہی - اور باوجود اسکی کہ حضرت سوتی تہے مگر قوتین اور حواس ادراک و احساس
سے معطل نہوتی تہی - اور آواز ملایکہ کی سماعت اور اونکا مشاہدہ فرماتی تہے - اور لوگونکی
ما فی الضمیر پر اطلاع پاتی تہی ✽ مثل آئینہ تہا وہ قلب منیر ✤ منعکس تہا اوسمین ہر ما فی الضمیر
نوان یہ ہے کہ بدبو مشام والا مقام تک نجاتی تہی - اور اوس دماغ عالی تک راہ نپاتی تہی
✽ بدی سی بعد تہا اوس پکذات کو یہا تک ✤ کہ بوی بد کی رسائی نہتی دماغ تلک ✤ **دسوان**
یہہ کہ جس کنوئین مین حضرت آب دہان برکت نشان ڈالتی تہے پر آب ہوتا تہا - اور جس مریض پر
ملتی تہے صحت و شفا سی کامیاب ہوتا تہا - چنانچہ خیبر مین امیر خیبر گیر ✽ کی چشم دکہتی تہی
فوراً شفا پائی - اور وہان کی سخت و دشوار لڑائی مین فتح و نصرت اوس کرار غیر فرار کی ہاتہ آئی
✽ کیونکر بیان ہو جیسا دہن کا لعاب تہا ✤ آب حیات جس سی خجل ہو وہ آب تہا ✤ اور دست
مبارک جس طعام تک پہونچجاتے تہی - برکت اوسمین ظاہر ہوتی تہی اور تہوڑی کہانے سے بہت
لوگون کو سیر فرماتی تہے - چنانچہ خندق مین جب جابر انصاری کے طعام قلیل سے دست اقدس
مس ہوا - ایک بزغالہ اور جو کا ایک صاع سات سو آدمیون کو بس ہوا ✽ وہ مبارک ہاتہ جس کہانے
ہوتا تہا مماس ✤ ہوتی تہی افزائش اوسمین نہایت بیقیاس ✤ **گیارہوان** یہہ کہ وہ افصح
العرب و العجم سب لغتون کو سمجہہ لیتی تہی - اور سب زبانون مین باتین کہہ دیتی تہی ✽ ہو کیون نہ بان
اونکی بہلا غیرت نبات ✤ کیا بات اونکی بات کی ہو وحی جنکی بات ✤ **بارہوان** یہہ کہ ریش
شریف مین سترہ بال سفید تہی - جو چمک مین مثل خورشید تہی ✽ ریش شریف سیاہ مین چند سفید
بال تہی ✤ ایک سر مو نہین ہی فرق صاف فلک پہ ہلال تہی ✤ **تیرہوان** یہہ کہ پشت اوس

پُشت پناہ عالم کی مُہرِ نبوت سی مزیّن تہی جو آفتاب سی زیادہ پُرروشن تہی ؎ مہر سی پُر نور ہی ماہ پہرہ ش
پرضیا مُہرِ نبوت سی ہی پُشت ✽ اور مہرِ نبوت کا یہ اسلوب تہا کہ دو سطرین تہین قلمِ قدرت سی پہلے
مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور دوسری مین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مکتوب تہا۔ **چودہوان** یہ ہی کہ
اصابع منبع فیض منابع سی اسقدر آبِ روان ہوا کہ ایک گروہِ کثیر سیراب ہوکر اوس دریای فیوض کی مدح
کا سے تر زبان ہوا ؎ ابر کو نسبت بہلا کیا اوسکی دستِ جود سی ✽ اونگلیون مین جب ہو عالم
بردِ دریا بار کا ✽ **پندرہوان** یہ ہی کہ جس وقت انگشتِ مبارک سی چاند کی طرف اشارہ کیا۔
فوراً اعجاز سی دو پارہ کیا ؎ دو نون شد در پیم از حلقۂ ماہ ✽ چہل را ساخت شصت او دو پنجاہ
اسی طرح جس وقت آفتاب کی رجعت کا قصد فرمایا۔ تو بعد قریب غروب ہونیکی واپس آیا۔ اور اتنا
ٹہیرا ہوا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب نی وقتِ فضیلت مین نمازِ عصر کو ادا کیا۔ اور پہر آفتاب
دفعۃً غروب ہوگیا ؎ پنجہ اوس کا کیون نہ پہیری پنجۂ خورشید کو ✽ دو کری جب ایک اونگلی کا اشارہ چاند کو
سولہوان یہ ہی کہ سنگریزی دستِ حق پرست مین تسبیح ادا کرتی تہے۔ اور لوگ سنا کرتی تہی
؎ کیا ہوا منکر اگر کو سے سفیہِ سنگدل ✽ دال ہی اوسکی نبوت پر کلام احجار کا
سترہوان یہ ہی کہ حضرت ختنہ کیے ہوئی اور ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سی پاک اور پانون
کی جانب سی متولد ہوئی۔ اور پہر منہ طرف کعبہ کی کرکے ساجد ہوئے ؎ ہوا پیدا کیا سجدہ جو
ساجد ہو تو ایسا ہو ✽ ولادت سی عبادت کی جو عابد ہو تو ایسا ہو ✽ اور سجدہ سی فارغ ہوکر دستِ
حق پرست طرف آسمان کی اوٹہایا۔ اور حق تعالی کی وحدانیت اور اپنی رسالت کا اقرار فرمایا۔ اور بعد
ولادت ایک بوی خوش جو بوے مشک اذفر سی بہتر تہی حضرت سی لائح و فائح ہوئی۔ اور جہان کو
معطر کیا۔ اور ایک نور حضرت سی ساطع و لامع ہوا اور مشرق و مغربِ عالم کو منور کیا ؎ نور سی اوسکی
جہان روشن ہوا ✽ بو سی اوسکی خاکدان گلشن ہوا ✽ **اٹہارہوان** یہ ہی کہ حضرت ہمیشہ
احتلام سی محفوظ و مامون رہی۔ اور شیطانی احلام سی سالم و مصون رہے۔ ؎ جو شخص بہلا
موردِ الہامِ خدا ہو ✽ ابلیس جو تلبیس کری اوسکی تو کیا ہو ✽ **اونیسوان** یہ ہی کہ فضلہ حضرت سی

بوی مشک آتی تہی - اور کوئی اوسکو دیکہتا نہین تہا بلکہ حکم خدا سے زمین اوسکو اپنے اندر چہپا لیتی نکلجاتی تہی
سے معطر کیسی خوشبو تہی وہ جسم مطہر تہا ۔ کہ فضلہ جو جدا ہوتا تہا مثل مشک اذفر تہا ۔
بیسوان یہ ہے کہ وہ شہسوار براق آسمان رفتار جن چوپاؤن پر سوار ہوتی تہی - قوی اور
جوان اور خوش رفتار اور راہوار ہو [جا]تی تہے سے جس اسپ و شتر پر ہوئی وہ سوار ۔ ہو تیز
رفتار اور راہوار ۔ **اکیسوان** یہ ہے کہ حضرت ایسی قوی تہی کہ قوت مین کوئی شخص اونکی برابری
اور زور مین ہمسری نکر سکتا تہا سے ہر زبردست پیش زورش زیر ۔ بود در جنب او چو زود
شیر ۔ **بائیسوان** یہ ہے کہ تمام مخلوقات حضرت کی احترام کی رعایت بجالاتی تہی - اور حضرت جس
شجر و حجر پر گذر فرماتی تہے سب حضرت کو سلام کرتی تہے اور واسطی تعظیم کی خم ہوجاتی تہے
اور طفولیت مین یہ سامان تہا کہ ملائکہ ماہان حضرت کا گہوارہ جنبان تہا ۔ سے جو عقل سی ہے بہرہ مین
مثل شجر و سنگ ۔ ان سب پہ جب اس شاہ کی تعظیم ہو لازم ۔ انس و ملک و جن جو ہین ذی عقل و مکلف ۔ پہر انپہ انکیو
اونکی تسلیم ہو لازم ۔ **تیئسوان** یہ ہے کہ زمین نرم پر حضرت روانہ ہوتی تہی - اور مطلق نقش پا نہوتے تہے - سے
مور زیر پا ان بحر سلیمان رود ۔ بر زمین نرم چون مطلق نہ نقش پا نشود ۔ اور کبہی حضرت سخت پتہر پر روانہ ہوتی تہے او
قدم مبارک سیمت شبنم کی نشان نمایان ہوتی تہے سے تہی طبیعت مین یہ نرمی جب شاہ سرفراز ۔ سخت پتہر پر قدم رکہتا تہا ہوتا تہا
گداز ۔ **چوبیسوان** یہ ہے کہ حقتعالی نے حضرت کی ہیبت دلون مین ایسی ڈالی تہی کہ
باوجود تواضع اور انکسار و شفقت و مرحمت کی ہر شخص حضرت کی مواجہہ مین آنکہہ جہپکتا تہا
اور چہرہ انور کو نگاہ بہر کر دیکہہ نسکتا تہا اور جو کافر و منافق کہ حضرت کو دیکہتا تہا کانپتا تہا
اور ڈرتا تہا - اور دو مہینے کی راہ سی حضرت کا رعب کافرون دلوںمین اثر کرتا تہا سے اللہ
نے بخشا تہا عجب رعب نظر مین ۔ تہا آنکہہ ملائکانہ مقدور بشر مین ۔ اور سوا ان معجزات
کی اور معجزات سرور کائنات کے بیشمار و لاانتہا - اور لاتعد اور لاتحصی ہین - تفصیل اونکی بطریق
اجمال نہ تعسر و اشکال ہی - بلکہ متعذر و محال ہے - اس درجہ معجزات متواتر و متوالی ہوتی
تہی کہ حضرت کی افعال و اقوال کم تر معجزات سی خالی ہوتی تہے - تمام معجزات سی اعلی و افضل

اور حمدہ و اکمل قرآنِ مجید اور فرقان حمید ہی جسکا اعجاز دائم ہی اور قیامِ قیامت تک قایم
ہے۔ وجوہ اوسکے اعجاز کی کثیر ہین۔ علمِ کلام کی کتابونمین تحریر ہین۔ اونکے علاوہ دشمنین ف
دعوی ہی کہ اِن کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی اگر
تمکو قرآن کی خدا کیطرف سی نازل ہونمین شک ہو تو آؤ۔ ایک سورہ مثل اوسکی بنالاؤ۔ وقت
بعثتِ رسولِ آخر الزمان سی الی الآن بیشمار کفار نے حضرت کی نبوت سی انکار کیا۔ اور کفر پر اصرار
کیا۔ اور طرح طرح کے مزخرفات مین کتابین تصنیف کر کے اپنی خبثِ باطن کا اظہار کیا
مگر مثل قرآن کے ایک سورۂ قصیرہ کی ایک سورہ بہی کبہی نہ طیار کیا۔ حالانکہ بعض سورے
قرآن مجید کے اتنے اخصر ہین کہ اونمین سوائے بسم اللہ کے تین آیتین مختصر ہین۔ خصوصاً عرب جو
کہ ماخذ فن ادب و اہلِ زبان تہے۔ اور زمانِ برکت نشانِ رسول صلعم و جہان مین علم فصاحت و
بلاغت و معانی و بیان مین ہمہ دان اور یکتای زمان تہے۔ ان لوگون نے با وصف شدت
حمیت کے قرآن مجید کی معارضہ سی فرار کیا۔ اور عاجز ہو کر جدال و قتال اختیار کیا۔ جسکے سبب
سے نہایت ذلیل و خوار ہوئے کہ اونمین سی اکثر توفی النار ہوئی۔ راہی دار البوار ہوئی۔ اور اونکے
اہل و عیال قید بندگی و کنیزی مین گرفتار ہوئے۔ اور بعضی وطن آوارہ اور غریب الدیار ہو
بہر کیف۔ قولِ مشہور آخرُ الحِیَلِ السَّیْف اونکی عجز سی کاشف ہی۔ چنانچہ ہر عاقل
اس سی واقف ہی اگر وہ لوگ مثلِ قرآن کے ایک سورہ بنانی پر قادر ہوتے۔ بالضرور اس
امر پر مبادر ہوتے۔ اور افعالِ فتنہ انگیز اونسے نہ صادر ہوتے۔ اور ایک سورہ بناکر
دلکی حسرت نکالتے اور ان بلاؤن کو اپنی سر سی ٹالتے۔ اور آپ کو طرح طرح کی مصیبتون مین
نہ ڈالتے۔ اسلئی کہ جو طریق اسہل و اقرب ہی۔ بنسبت مشکل و اصعب کی اختیار کرنا اوسکا
عقلاً و عرفاً اولی و انسب اور حری و اصوب ہے۔ اور یہ احتمال کہ مثل قرآن کی کسینی بنایا ہوگا۔ مگر وہ مشہور
اور منقول نہین۔ صرف وسوسہ اور محض سفسطہ ہی کہ ہرگز ہرگز قابلِ قبول نہین۔ مسیلمہ
کذاب نے اگرچہ کچہ بکا۔ مگر مثلِ قرآن کی ایک آیت بہی نہ بنا سکا۔ کہان اوسکی خرافات

کہاں آیاتِ کتاب ہدایت آیات اَینَ الثُریّا مِنَ الثریٰ واَینَ الدُرُّ مِنَ الحصیٰ
ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ اس تقریر سے اعجاز قرآن کی تحقیق ہوئی۔ اور اس آیہ
کریمہ کی تصدیق ہوئی۔ قُل لَئِنِ اجتَمَعَتِ الجِنُّ وَالاِنسُ عَلٰی اَن یَّاتُوا بِمِثلِ
هٰذَا القُرآنِ لَا یَاتُونَ بِمِثلِهٖ وَلَو کَانَ بَعضُهُم لِبَعضٍ ظَهِیرًا ۔ قرآن بھی
معجزہ ہے جناب رسول کا ۔ ہے اوسمین آب و رنگِ رسالت کے پھول کا ۔ لبریز ہے تمام خبرہای غیب سے ۔
خالی ہے مثل ذاتِ خدا عیب و ریب سے ۔ ہے وہ فصاحت اوسمین کہ جو لاجواب ہے ۔ لاریب
یہ کتاب خدا کی کتاب ہے ۔ اور معجزات سے حضرت کے ایک اخبار بالغیب ہے ۔ جسمین کچھ شک ہے نہ ریب
ہے ۔ اوسکی بھی اتنی مقدار ہے ۔ جسکا حصر و مرِ شمار دشوار ہے ۔ اگر روایتین اوسکی مجملاً لکھی جاتین
تو ایک کتاب ضخیم مین سماتین ۔ اور اسمین کئی قسمین ہین ۔ ایک وہ کہ جسکو پیشین گوئی سے تعبیر کرتے ہین
ہم بعض کو اوسمین سے اشارۃً تحریر کرتے ہین ۔ چنانچہ اہلبیت عصمت و طہارت کی مظلومیت ۔ جناب امیر و
حسنین علیہم السلام کی شہادت ۔ اور مفصلاً شہادت کی کیفیت ۔ بنی امیہ کی ہزار ماہہ حکومت ۔ بنی عباس
کی سلطنت ۔ کفار کی دوام دولت کا ۔ حضرت امیر کا ناکثین و قاسطین و مارقین سے جدال و قتال ۔ سلاطین
عجم کی سلطنت کا انقراض و زوال ۔ حضرت عمار یاسر کا گروہ باغی کے ہاتھ سے شہید ہونا ۔ اور حضرت ابوذر
کا مظلوم و مدینہ منورہ سے شہر بدر و طرید ہونا ۔ حضرت امام رضا علیہ آلاف التحیۃ والثنا کا غریب مامون
نہ مامون ہونا ۔ اور آخر کار مظلوم و مسموم شہید ہو کر خراسان مین مدفون ہونا ۔ اہلبیت و صحابہ کے
اکثر واقعات ۔ طرح طرح کے اور کوائف و حالات ۔ یہ سب امور قبل ظہور حضرت نے بیان فرمائے ۔ اور آپ ہی کے
و ازمان مین مطابق بیان کے ظہور مین آئے ۔ اور اسی قبیل سے یہ ارشاد صداقت بنیاد ہے جو خیبر مین فرمایا
کہ کل اوس شخص کو علم عطا کرونگا ۔ جو کرار غیر فرار ہے ۔ اور اوس پر فتح کا اس حصار کے انحصار ہے ۔
اور حضرت پروردگار و رسول پروردگار اوسکو دوست رکھتے ہین ۔ اور وہ بھی خدا اور رسول کا دوستدار ہے
پہر دوسرے روز حضرت امیر صغیر و کبیر دستگیر مسکین و یتیم و اسیر ۔ کرار غیر فرار ۔ صاحب ذوالفقار شاہ
دلدل سوار ۔ کشائندہ قلعہ خیبر کشندہ مرحب و عنتر ۔ فاتح بدر و حنین مقتدائے خائفین مجاہد

مخاطب اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ - مقصد اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رَاکِعُوْنَ - امام المشارق والمغارب - مظہر العجائب والغرائب
مفرق العساکر والکتائب - مخزن ۔۔ المفاخر والمناقب - غالب کل غالب - مطلوب
کل طالب - امیر المومنین - یعسوب الدین - قائد الغر المحجلین علی ابن ابیطالب - علیہ وآلہ
الاطائب - سلام اللہ الملک الواہب - کو وہ علم ظفر پرچم - اور رایت فتح آیت - اونشان
نصرت نشان کرامت فرمایا - اور موافق ارشاد کے وقوع مین آیا - دوسری صورت یہ ہی کہ امور
گذشتہ کو حضرت بتادیتی تہے - چنانچہ جو باتین منافق اپنے گھر وںمین کہتی تھی - اور جن اشغال مین
مین صحابہ اپنی مکانو نمین مشغول رہتی تہے - حضرت اونکو بتادیتے تہے تیسرے صورت یہ ہی کہ بعض
وقایع دور دور شہرون مین واقع ہوئی - اور حضرت فی الفور اوس پر مطلع ہوئے اور اوسیوقت اور ونکو بھی مطلع کیا
اور اونکی کیفیت سے خبردار کیا - چنانچہ حضرت جعفر طیار اور زید اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت
بادشاہ عجم کی ہلاکت - نجاشی بادشاہ حبشہ کی دنیا سے رحلت - اسیطرح اور حوادث کی
کیفیت - باوصف بُعد مسافت یہ واقعات اپنے اپنے اوقات مین ہی سرور کائنات پر منکشف
ہوئی اور حضرت نے اخبار کیے اور لوگ بہی اوس سے واقف ہوئی - پہر جب تحقیق ہوئی - تو حضرت کی اخبار
صدق آثار کی تصدیق ہوئی - چوتھی صورت یہ ہی کہ حضرت مافی الضمیر سے آگاہ ہوجاتے ہی
چنانچہ اکثر شخص جو واسطے حوائج کے خدمت سراسر برکت مین آتی تہے - بیان حاجت سے پہلے اونکا
جواب باجواب حضرت ارشاد فرماتے تھے - اور اونکی حاجت برلائی تہے - اور ایک معجزات سے
ماجرا معراج کا ہے - جو نہایت عمدہ معجزہ بزم رسالت کے سراج وہاج کا ہے جس سے حضرت
ایسے مدارج پر فائز اور ایسے معارج پر عارج ہوئے - جو تحریرا اور تقریرا دائرہ امکان سے باہر
خارج ہوئی - عقلاً و نقلاً جیسا کہ چاہئے معراج جسمانی کا ثبوت ہی - اور منکر و نکار پر شبہ
اَوْہَنُ مِنْ بَیْتِ الْعَنْکَبُوْتِ ہے - اصل معراج جسمانی - اور حالت بیداری مین عروج
آسمانی - آیات متکاثرہ قرآنی - اور اخبار متواترہ رسول ربانی سے آشکار ہی - اسیواسطے

اوسکا اعتقاد ضروریات دین مین شمار ہے - اور اوسکا انکار شعار اسلام سی برکنار ہے
اور منکر معراج داخل زمرہ کفار ہے - اور جس شخص کو معراج مین صرف صعود روح کا اعتقاد
ہے - اوسکی عقیدہ مین فتور عقل مین فساد ہے - اور فلاسفہ کے اقوال واہیہ پر اوسکو اعتماد ہے
اور اونمین کے بعض مزخرفات پر اوسکی بنیاد ہے - اور اسطرح جس کا یہ خیال خام ہے - کہ معراج خیر الانام
محض واقعہ خواب اور رویا فی المنام ہے - اور منشاء اوہام یا تو اجرام فلکی کا امتناع خرق و
التیام ہے - جسکا التزام خرق اجماع اہل اسلام اور التیام فلاسفہ لیام ہے - معہذا دلیل
امتناع خود ناقص و ناتمام ہے - اور اوسمین اہل کلام کو کلام ہے - چنانچہ اوسکا نقض
و ابرام مصنفات علمائے اعلام مین بتفصیل تمام زیب ارقام ہے - اور یا حرکت معراج کی
سرعت مین حیرت و مدہوشی ہے - جسمین دیدہ و دانستہ شعاع بصر سے چشم پوشی ہے - ہر بصیر
خبیر ہے کہ یہ شعاع ایک لحظہ مین کہان سے کہان - اور ایک لمحہ مین زمین سے تا آسمان جاتی ہے
اور اس سے یہ بات کہ ایسی حرکت سریعہ ممکن الوقوع بلکہ اکثر الوقوع ہے خوب سمجہہ مین آتی ہے
پس ظاہر ہوا کہ معراج کے جملہ امور ممکن و مقدور ہین - اور سب ممکنات حضرت قادر مطلق سے
جائز الصدور ہین - وہ ہر ممکن پر قادر ہے - اور ہر ایک اوسی سے صادر ہے - اور وقوع ایسی امور
عجیبہ کا اوسکی قدرت کاملہ سے کچہہ بعید ہے نہ نادر ہے - بہرحال حالات معراج مین کسطرح
امتناع ہے نہ استحالہ ہے - اور قرآن و حدیث مین اوسکا حوالہ ہے - پس مسلمانونکو تصدیق اوسکی
ضروری و لا محالہ ہے - بلکہ معراج سید ابرار - بتعدد و تکرار - اور در بار در بار حضرت
رب مین چند بار بار - اخبار و آثار سے آشکار ہے - اور سیر کائنات کا عروج سموات و مشاہدہ
عجائبات و ملاحظہ آیات بینات بکرات و مرات روایات سے ظہور مین کالشمس فی وسط النہار
ہے - مگر یہ حدیثین متفرق ہین - اسلئے حسب ارشاد اخوند مجلسی رح کے اونمین تین احتمال نظر آتے
ہین - ایک یہ کہ حضرت مکہ معظمہ مین دو مرتبہ معراج کے رتبہ قصویٰ سے ممتاز ہوے ہون - اور
وہ بس مرتبہ مدینہ منورہ مین اس درجہ علیا سے سرفراز ہوے ہون - دوسرا یہ ہے کہ معراج مین

دو مرتبہ عرشِ پاک تک وصول ہوا ہو۔ اور باقی صرف افلاک تک معراج کا حصول ہوا ہو
تیسرا یہ ہی کہ معراج دو مرتبہ جسمانی ہوئی ہو۔ اور باقی روحانی۔ اب کچھ معراج کی کیفیت
جسطرح کہ اخبارِ معتبرہ سے معلوم و مفہوم ہوتی ہے۔ بسبیلِ اختصار مرقوم ہوتی ہے۔ کہ ایک
شب جو شبوں میں منتخب تھی۔ اور تمام لیالی سے عالی اور بحیدِ خیر و برکت کا سبب تھی۔ وہ شب
اسدرجہ برکات سے بہرہ ور ہوئی۔ کہ شہرت اوسکی شہرۂ شہر ہوئی۔ اور اوسی کی بدولت لیلۃ القدر
خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَہْرٍ ہوئی۔ اوسکی سواد کو روشنی اسقدر بہرہ کہ اوسکی ہمرنگی سے سیاہیٔ دوات
کا نام روشنائی ٹھہرا۔ کور سواد اوسکی سواد سے روشن سواد ہوئی۔ مرضِ کور سوادی دور ہوا۔
اور سوادِ عالم اوسکی بیاض کی بدولت نور و ضیا سے معمور ہوا۔ وصف اوسکی بیاض کا بیاضِ
ذاتی۔ بلکہ دفتروں میں بھی نسمائی سے شد از سبوحیان گردون صلادہ۔ کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ❊ شبِ وصل ستلی شدنا ئیہ بحر ❊ سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ
جبرئیل امین بحکم رب العالمین خدمتِ سید المرسلین میں آئے۔ اور ایک براق ساتھ لائے۔
سبحان اللہ کیسا براق برق آسا براق۔ مشی میں مشتاق۔ طاقت میں طاق۔ عرش پر فرازی
کا مشتاق۔ سرعت میں شہرۂ آفاق۔ سراسر اعجاز۔ عرش پرواز۔ شوخ طناز۔ خوش انداز
خوشگام خوش لگام۔ خوشخرام۔ خوش انجام۔ نمونۂ قدرتِ قادرِ بیہمال۔ چارپایہ اور صاحبِ بال
عالی ہمت بلند اقبال۔ دور دو۔ تیز رو۔ جیسے برق۔ عرقِ خجالت میں غرق۔
اور بُعدِ غرب و شرق۔ اوسکی دو قدم کا فرق۔ توصیف میں اوسکی میدانِ خیال تنگ۔ اور
توسنِ دانش ز فرہنگ لنگ۔ اوسکی ہر چال و ڈھال نیا رنگ و ڈھنگ۔ اور بموجب
حدیث تمام چوپایوں سے خوشرنگ۔ اور اوسکی سرعت میں ہوش مدہوش۔ عقل
دنگ۔ اما سریع السیر۔ کہ اوسکی سیر کے مقابل طیرانِ طیر خیر۔ بلکہ اوسکی
ہمراہی سے مرغانِ اولی اجنحہ کی حالت غیر۔ ملال اوسکا نعل ہے۔ جو آسمان کی پاس بطور
نقطہ ہے۔ اور فلکِ اعظم اوسکے کادہ کی اقصر دایرہ کی مرکز کا نقطہ ہے۔ خود صاحبِ معراج

انبیا کی مزاج تمام انبیا سے جسکا نور مقدم - اور ظہور مؤخر ہوا - فرماتے ہین کہ حکم الٰہی سے براق
میرا مسخر ہوا - جو بہشت کی چوپایون سے ایک معتدل القامت چوپایہ ہے - اور اسکی تیز رفتاری
مین یہ بلند پایہ پایا ہے - کہ اگر خداوند عالم اوس کو جولان پر مامور کرے - تو تمام دنیا اور
مقامات آخرت پر بالجملہ ایک مرتبہ مین مرور کرے - منقول ہے کہ جسوقت وہ شہسوار براق
کسی پہاڑ پر چڑہتے تہے - تو براق کے ہات گہٹتے تہے اور پانون بڑہتے تہے اور جب نیچے کو ملتے تہے
تو اوسکے ہات بڑہتے تہے - اور پانون گہٹتے تہے - اور بنابر دوسری روایت کے جبرئیل و میکائیل و
اسرافیل بامر ملک جلیل براق لیکر بارگاہ رسالت پناہ مین نازل ہوئے - اور اوسوقت کی خدمت
سے گنہگارون کو کیا کیا شرف حاصل ہوئے - کوئی لجام خوش خرام تہاما مگر نیک انجام خجستہ فرجام ہوا -
اور ایک رکاب سعادت انتساب تہامنے سے کامیاب و فائز المرام ہوا - اور کسی نے کو شبہ زین زینت گزین
و لباس تقدس اساس اوٹہایا - اور شرف بیقیاس پایا ہے

کیونکر بیان ہووہ تجمل وہ احتشام | حاضر ہوئی سواری حضرت وہ خوشخرام
وہ نوجوان جسکے دوگامہ کا ایک گام | چارونطرف تمام ملائک کا اہتمام

پکڑے کوئی رکاب تہا بنے کوئی لجام
کوئی لباس و زین کو اوٹہائے باحترام

اس شانکی بیان مین خرد کند دست | وہ مست اسجگہ ہے جو مضمون جست
مصرع جو یہ پڑہین تو مناسب ہے اور درست | خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست

پس دیکہکر یہ شان رسالت پناہ کی
تہی ہر طرف بلند صدا واہ واہ کی

براق اضطراب مین آیا - جبرئیل نے اوسکی مونہ پر ایک طمانچہ لگایا - اور کہا اے براق ساکن اور مطمئن ہو
اسلئے کہ کوئی پیغمبر تیری پشت پر نہ سوار ہوا ہے نہ سوار ہوگا - پس یہ رکوب برکت مسلوب
تیرے واسطے مایۂ عزت و افتخار ہوگا - غرض براق سواری رسول باری سے بہرہ مند ہوا - اور

اور وہان سے کچھ بلند ہوا - جبرئیل حضرت کی ہمراہ اتی تہے - اور آیات زمین و آسمان حضرت کو ملاحظہ کراتی تہے + حضرت فرماتی ہین کہ ناگاہ اثنائے راہ مین ایک منادی نے داہنی طرف سے اور پہر دوسرے منادی نے بائین طرف سے مجکو آواز دی - مینے اونکو کچھ جواب نہ دیا - اور اونکی طرف مطلق توجہ نکی - پہر ایک عورت جو مکشوف الذراعین تہی - اور تمام دنیا کی اوس پر زیب و زینت تہی - میرے روبرو آئی - اور زبان پر یہ گفتگو لائی - کہ اگر نظر کیمیا اثر کی توجہ پاؤن - تو کچھ معرض عرض مین لاؤن - مینے اوسکی طرف بالکل التفات نکیا - اور اوسکو کچھ جواب نہ دیا - بعد اوسکے تہوڑی راہ طے کرکے مینے ایک ادائے جگر گداز کا ادراک کیا جسنے مجکو مضطرب و خوفناک کیا - پہر ایک جگہہ جبرئیل نے مجکو ٹہرایا - اور اونکی کہنے سے مین نے وہان نماز بجا لایا - جبرئیل نے پوچہا آپ اس مقام کو پہچانتے ہین - اور اس شہر کا نام جانتے ہین - مینے انکار کیا - تب جبرئیل نے اسطرح اظہار کیا - کہ طیبہ یعنی مدینہ طیبہ اس شہر کا نام ہے - اور یہی آپ کی ہجرت کا مقام ہے - یہان سے پہر مین براق پر چڑہا - اور جسقدر جلد جاتا تہا آگے بڑہا - ایک اور مقام پر جبرئیل نے کہا - یہان قیام کیجے - اور نماز کا اہتمام کیجے - مینے وہان نماز ادا کی - جبرئیل نے اوس مقام کا نام بتانیکی استدعا کی - مینے کہا اے جبرئیل امین مین واقف نہین ہون - جبرئیل نے کہا یہ مقام پر نور کوہ طور ہے - یہان بڑی بڑی کام انجام ہوئے - خداوند علیم اور حضرت کلیم ہمکلام ہوئے - اسکے بعد مین پہر سوار ہوا - اور روانگی پر طیار ہوا حسب مشیت ایزدی کچھ مسافت طے کی - جبرئیل کی کہنے سے ایک اور جگہہ نزول ہوا - اور مین وہان بہی نماز مین مشغول ہوا - جبرئیل نے نام مقام استفسار کیا - مینے لاعلمی کا اظہار کیا - جبرئیل نے کہا اعالی ہمم یہ خانہ لحم ہے - اور مقام دلکش دلکشا - نواح بیت المقدس مین حضرت عیسی کا مولد و منشا ہے - یہان سے روانہ ہوکر مینے بیت المقدس مین قیام کیا - اور براق کو اوسی جگہہ جہان پہلی پیغمبر اپنی سواریان باندہتے تہے حلقہ در سے باندہ دیا - اور جبرئیل ساتہہ پہلو بہ پہلو مسجد مین گیا - وہان ابراہیم اور موسی اور عیسی اور انبیائے کرام کو دیکہا کہ خداوند عالم نے ان حضرات کو میرے احترام کے واسطے جمع کیا تہا - پہر وہان اقامت ہوئی - اور تیاری نماز جماعت ہوئی - میرے امتظار ... مضمون تہا کہ جب حاضرین نماز ...

اور اگر نہینگے - تو جبرئیل کی اقتدا کرینگے - مگر جس وقت صفونکی ترتیب ہوئی - اور شروع نماز کی نوبت قریب
ہوئی - جبرئیل نے میرا بازو پکڑ کر مجھکو امام کیا - اور مینے ان حضرات کی امامت پر اقدام کیا - اور یہ کہنا
ازراہ مباہات اور افتخار ہے - بلکہ سچی بات اور امر واقعی کا اظہار ہے - اسکے بعد ان پیغمبروں کے
استون کا خزینہ دار میرے پاس تین کاس لایا - دیکھا تو کسی مین دودہ کسی مین شراب اور کسی مین پانی
پایا - اوسوقت ایک ہاتف کی آواز آئی کہ اگر پانی کی طرف توجہ فرمائے تو اسمین ایک سیر ہو غرق
ہوگا کہ اسکی امت بہی غرق ہوگی اور خود بہی غرق ہوگا - اور اگر شراب اسکی دلخواہ ہوگی - اور
اوسکی طرف رغبت کی نگاہ ہوگی - تو خود اور امت بہی گمراہ ہوگی - اور اگر شیر کو پسند کریگا - تو آپ
کو اور امت کو ہدایت مند کریگا - غرض مینے کاسہ شیر لیا - اور اوسمین سے کچہ پیا - تب جبرئیل نے یہ
خوشخبری سنائی - کہ اب آپنے ہدایت پائی - اور آپ کی امت بہی راہ راست پر آئی - پہر جبرئیل نے مجہسے
کہا اتنی مسافت جو آپنے طے فرمائی - اسمین کیا کیا چیز آپنے دیکہی اور سننے مین آئی - مینے راستہ مین
دو دو ہنا دینون کا یا محمد کہنا - اور اونکی جواب سے اپنا خاموش رہنا اور عورت کا نمودار ہونا اور مجہے
اجابت گفتار کا طلبگار ہونا اور اپنی چشم پوشی اور اوسکے جواب سے خاموشی اور آواز ہولناک کا آنا - اور اوس سے اپنے ڈرنا بتفصیل
جبرئیل سے اظہار کیا - تب جبرئیل نے اسطرح مجہکو حقیقت حال سے خبردار کیا - کہ جنہون نے آپ کو راہ مین
پکارا تہا - پہلا داعی یہود اور دوسرا داعی نصارا تہا - اگر آپ اونکی طرف التفات فرماتے تو آپکی
امت کو لوگ یہودی و نصرانی ہوجاتے - اور وہ عورت جو آپ کے سامنے جلوہ نما تہی - وہ صورت
دنیا تہی - اگر آپ اوس سے کچہ کلام و گفتار کرتے - آپ کی امتی دنیا کو دین پر اختیار کرتی - اور جس
آواز نے آپ کو ڈرایا تہا - اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ستر برس ہوئے کہ مینے ایک پتہر کو کنار جہنم سے گرایا تہا
اسوقت زمین جہنم پر اوسنے قرار پایا تہا - راوی کہتے ہین کہ اس بات نے حضرت پر ایسا اثر کیا کہ آپ
اوس روز سے کبہی خندان نہوئے - یہانتک کہ دنیا سے سفر کیا - حضرت فرماتے ہین کہ پہر مین اور جبرئیل
صاعد ہوئے - یہانتک کہ آسمان دنیا پر وارد ہوئے - وہان ایک فرشتہ کا مقام ہے - اسمعیل
جسکا نام ہے - وہ خطفہ کا صاحب ہے جسکے باب مین آیہ کریمہ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ

شِهَابٌ ثَاقِبٌ ہے - یعنی جسوقت کوئی شیطان کچہ دریافت کرنیکو وہان کان لگاتا ہی - وہ
اوسکو تیر شہاب سے فورًا بہگاتا ہی - اور فرشتے جو اوسکی محکوم مین ستر ہزار ہین - اور انمین سی ہر ایک کے
تحت ستر ہزار فرمانبردار ہین - صاحب خطفہ کو کہا ای جبریل تمہاری ساتہ کون ہی - جبرئیل نے کہا محمد
جو زینت دو کون ہی - پوچہا کیا رحمۃ للعالمین تبلیغ رسالت پر مامور ہوا - جبریل نے کہا ہان جہان
اونکے ظہور سی معمور - اور نور سی پر نور ہوا - یہ سنکر دروازہ کہول دیا - اور طرفین نے مریہ سلام و دعا
مغفرت ایک نے دوسری کو پیشکش کیا - اور اوسنی مجہسی کہا کہ برادر صالح اور پیغمبر
صالح ہے پوچہا جبریل سی یون چرخ کو دربان نے کہ ؎ قال جبریل معی حد حسین و حسنا
قال واللہ لقد جا بوجہ الحسن ؎ اوسنے کہ پہر کہولدیا قفل در چرخ کہن ؎ گفت شوقیکہ بدل داشتم ای شاہ زمن
دل من داند و من دانم و داند دل من ؎ گاہ انکہون سے لگاتا تہا ردا گہہ دامن ؎ اور کبہی کہتا تہا
قدمونپہ جہکا کر گردن ؎ مرحبا سید مکی مدنی العربی ؎ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
فَتَلَقَّتْنِي الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى دَخَلْتُ سَمَاءَ الدُّنْيَا - اور بشوق تمام فرشتون نے
مجہسے ملاقات کی - اور خندان و شادان میری مدارات کی - مگر مینے ایک فرشتہ دیکہا کہ کوئی زمانہ
اوس سے زیادہ بلند نہ دیکہا تہا - کراہت اوسکی چہرہ سی واضح - اور غضب اوسکی بشرہ سی مترشح
مانند اور فرشتون کی اوس نے بہی رسم دعا کی ادا کی - لیکن وہ خندان نہوا - اور کچہ اثر بشاشت کا
اوسکے نمایان نہوا - مینے جبریل سی پوچہا کہ اسکا نام کیا ہی کہ جسکی دیکہنے سی خوف معلوم ہوتا ہی -
جبریل نے کہا بجا ہی جو آپ اس سی ڈرتے ہین - کہ ہم سب اس سی خوف کرتے ہین یہ مالک
جہنم کا خزینہ دار ہی - خندہ سی بیزار ہی - اور جیسے بحکم خداوند جبار جہنم پر اسکا اقتدار و اختیار
دشمنان پروردگار اور عاصیان بدکردار پر غضب اوسکا روز افزون ہمیشہ ہی - اگر کبہی کسیکی
ساتہ وہان خندہ سی آشنا کرتا - البتہ آپ کی ساتہ بہی یہ طریقہ ادا کرتا - مینے اوسکو سلام کیا - اوسنے
جواب سلام دیکر مجہکو بہشت کا مژدہ دیا - اور چونکہ جبرئیل ملکوت اعلی مین امین و سردار ہین -
اور تمام ملائکہ اونکے مطیع و فرمانبردار ہین - مینے اون سی کہا کہ مالک کو حکم کرو کہ مجہکو جہنم دکہلاوے

تو اوسکا کچھ حال مجھپر منکشف ہو جائی۔ حسب الامر جبرئیل کے مالک نے جہنم کا ایک پردہ دور کیا
اور ایک دروازہ کہولدیا۔ ناگاہ ایک شعلہ جہنم سے بڑہا۔ اور آسمان کی طرف چڑہا۔ اسطرح چڑہکر اوسکی
نہایت شدت سے مین حذر کرتا تہا کہ مجہتک نہ آئی۔ اور ڈرتا تہا کہ کہین مجکو نہ لیجائی۔ مینے
جبرئیل سے کہا کہ مالک سے کہو اب اس شعلہ کو نہ بلند کرے۔ بلکہ واپس کر جہنم کا دروازہ بند کرے۔
مالک نے اوس شعلہ کو واپسی کا امر کیا۔ وہ اوسی وقت اپنی جگہ پر آگیا۔ وہان سے جب مین آگے
بڑہا۔ تو ایکمرد بزرگ گندم گون کو دیکہا۔ جبرئیل سے پوچھا یہ کون عالی مقام ہین۔ جبرئیل نے کہا آپکے
باپ آدم علیہ السلام ہین۔ ناگاہ مینے دیکہا کہ اونکی اولاد اونکو دکھلاتے ہین۔ اور وہ دیکہکر اسطرح
فرماتے ہین۔ ایک روح ہے زیبا و خوشنما۔ اور نیک بدنی ایک نسیم ہے خوشبو اور روح افزا۔ حضرت نے
اس آیت کی تلاوت کی کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ مینے حضرت آدم کو سلام کیا
اور اونکے لیے استغفار کیا۔ اونہون نے جواب دیا۔ اور کہا اے فرزند شائستہ۔ اور پیغمبر بائستہ۔
اور زمان مقبول کے رسول تو خوب آیا۔ مرحبا۔ پہر وہان سے بڑہکر ایک فرشتہ دیکہا کہ ایک مجلس مین
بیٹھا تہا۔ اوسکی ایسی شان تہی کہ تمام دنیا اوسکے دو زانو کے درمیان تہی۔ ہاتہ مین اوسکے ایک
لوح نور تہی۔ اور اوسمین کچھ چیز مسطور تہی۔ دیکہا تو مثل مرد اندوہگین برابر اوس لوح پر اوسکی
نظر ہے۔ اور چپ و راست سے اوسکو بالکل غرض نہین ہے۔ مینے جبرئیل سے اوسکو دریافت کیا۔ جواب دیا
کہ یہ ملک الموت ہے کاربرداز قضا و قدر ہے قبض ارواح مین مشغول ہے۔ یہی اوسکا معمول ہے جبرئیل سے استدعا
کرکے مین اوسکے پاس گیا۔ اور سلام کیا۔ اوسنے جواب دیا۔ جبرئیل نے کہا یہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
ہے صلعم۔ مرحبا دیکر کہنے لگا کہ آپکو خوشخبری سناتا ہون۔ کہ مین تمام نیکیان آپکی امت
مین پاتا ہون۔ مینے کہا حمد ہے خدا کی جسنے اپنی نعمت اپنے بندون کو عطا کی۔ اور یہ ہر طرح کی نعمت
پروردگار کا مجہپر فضل و رحمت ہے۔ پہر جبرئیل نے کہا کام اس فرشتہ کا بہی بیشمار ہے۔ تمام فرشتونکے
کام سے دشوار ہے۔ مینے کہا کیا جو کوئی مرتا ہے۔ یہ آپ ہی سبکی روح قبض کرتا ہے۔ جبرئیل
بولے بلی۔ مینے کہا اے ملک الموت لوگ کہین ہون تم خود اونکے پاس جاتے ہو اور اونکو اپنے ملاحظہ

کھاپان نسبت اوس چیز کے جو خدا نے میری قابو مین کی ہے۔ اور مجکو قدرت دی ہے
میری نزدیک تمام عالم مثل درہم ہی جسکو تم مین سے کوئی اپنے ہاتھ مین دہرے اور جسطرح چاہے
اولٹ پلٹ کرے ایسا کوئی مکان نہین جسکے رہنے والونکو ایک دن مین پانچ مرتبہ اپنے روبرو
نکرتا ہون اور ایک ایک کی جستجو نکرتا ہون اور جسوقت کوئی مرتا ہی اوسکا خاندان گریہ زاری
کرتا ہے تو مین اونسے کہتا ہون تم کیون زار زار روتے ہو اور کسلئے بیقرار و اشکبار ہوتے ہو
اسواسطے کہ مین تمہاری طرف پھر آونگا اور پھر آونگا یہانتک کہ ایک ایک کو مرگ کی چاشنی
چکہا دونگا۔ مینے کہا اندوہ کے واسطے مرگ کافی ہی اور آدمی کے درہم برہم کرنیکو بھی وافی ہے
جبرئیل نے کہا جو کچھ بعد مرگ خوف و خطر ہے مرگ سے بہت بدتر ہے جب وہان سے گذرا تو
ایک گروہ دیکہا کہ پاکیزہ گوشت کے اور گوشت مردار بدبو کے خوان بھرے اونکے پاس دہرے تھے
اور بدبو گوشت کو کھاتے تھے اور پاکیزہ گوشت کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ مینے جبرئیل سے پوچھا
تو کہا یہہ کچھہ لوگ آپکی امت کے ہین جو حرام سے پیٹ بہرتے ہین۔ اور حلال کو ترک
کرتے ہین۔ پھر مینے ایک فرشتہ عظیم الخلقتہ دیکھا جسکا نصف بدن آگ کا اور نصف برف کا
تھا اور نمونہ حق تعالی کی صنعت شگرف کا تھا نہ آگ سے برف کو ضرر نہ برف سے آگ کو کچھہ خطرہ
آواز بلند سے کہتا تھا کہ تسبیح و تنزیہ کرتا ہون اوس خداوند جل شانہ کی جسنے آتش کی حرارت
برف کے پگھلانے سے اور برف کی برودت آگ کے بجھانے سے روکا ہے اے خداوند جسنے
برف و آتش مین باہم الفت پیدا کی اور اپنے مومن بندون کے دلون مین ایک دوسرے کی
محبت عطا کی۔ مینے جبرئیل سے دریافت کیا تو جواب دیا کہ یہ فرشتہ مومنین اہل زمین کا سب
فرشتون سے زیادہ خیر خواہ اور دوستدار ہے اور جس روز سے حق تعالی نے اوسکو پیدا کیا ہے مومنین کے
حق مین اسکو اسی دعا سے سروکار ہے اسکے بعد دو فرشتے دیکھے جو آسمان مین ندا کرتے تھے
يَقُولُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا وَاَعْطِ كُلَّ مُمْسِكٍ خَلَفًا
یعنی ایک کہتا تھا کہ اے خداوند جو شخص تیری راہ مین خرچ کرے اوسکو عوض عطا فرما۔ اور دوسرا

لکھتا تھا کہ جو کوئی اساک کرے اوسکے مال کو معرض تلف مین لاے پھر کچھہ لوگ دیکھے جنکے
اونٹ کی سے ہونٹ تھے فرشتے اونکی پہلو سے گوشت کترتے تھے اور اونکے منہ مین دہرتے تھے
جبرئیل سے اونکو استفسار کیا۔ جبرئیل نے اسطرح اونکی حال سے خبردار کیا۔ کہ یہہ زشت خو
چشمک زن اور ہونٹون سے عیب جو ہین پھر اور لوگ دیکھے۔ جنکے سر پتھرونسے کوٹے جاتے تھے
جبرئیل نے وقت استعجاب اسطرح اخبار کیا کہ یہہ وہ ہین جو بغیر نماز عشا پڑھے سو رہے ؛
وہان سے بڑھا تو ایک گروہ دیکھا۔ کہ اونکے منہ مین آگ ڈالی جاتی تھے اور دُبر کی راہ سے
باہر آتی تھی۔ مینے جبرئیل سے پوچھا کہ اونہون نے کیا کیا ہے۔ جسکی یہہ سزا ہی۔ جبرئیل نے
کہا کہ ان لوگون نے ناحق یتیمونکا مال کہایا ہی۔ اوسیکا یہہ نتیجہ پایا ہے۔ چنانچہ حق تعالے نے
فرمایا ہی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ
نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔ پھر وہان سے روانہ ہوکر کچھہ آدمی دیکھے۔ جو اوٹھنا چاہتے تھے
لیکن بڑائی شکم کے سبب سے اوٹھہ نہ سکتے تھے۔ مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون بدکردار ہین ؛
جواب دیا کہ یہہ ذلیل خوار سود خوار ہین۔ چنانچہ قرآن مجید سے اونکے اطوار آشکار ہین۔ اور مثل
آلِ فرعون کے صبح و شام آتش دوزخ پر پیش کئے جاتے ہین ایسی مصیبت مین گرفتار ہین۔ اور شدتِ عذاب سے
قیامِ قیامت کی آرزومند و طلبگار ہین۔ آگے چلکر پھر کچھہ عورتین دیکھین جو پستانونسے لٹکی ہوئی تہین۔
مینے جبرئیل سے استعلام کیا۔ جواب مین اسطرح اعلام کیا۔ کہ یہہ زنان زانیہ۔ فسق و فجور کی بانیہ
ہین جنہون نے زنا کی۔ گہر مین شوہرونکی بنا کی۔ اولادِ زنا کو شوہرونکی اولاد ٹھہرایا۔ اور
شوہرونکا مال اونکو میراث مین دلوایا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ خدا کا غضب اوس عورت پر سخت ہے
جو ایسی کم بخت ہی۔ کہ اوس فرزند کو جسے زنا سے جنا ہو نسب مین ایک جماعت کی داخل کرے
اور اوسکو اونکے محرمون اور وارثون مین شامل کرے۔ پھر وہانسے آگے جاکر کچھہ فرشتے دیکھے
جو حق تعالے نے جسطرح چاہا پیدا کئے تھے۔ اور اونکی منہ جسطرف چاہا کئے تھے۔ ہر طبقہ اونکے
بدن کا ہر طرف سے حق تعالے کی تسبیح و تحمید مین مختلف منہ او نسے مشغول تھا۔ اور حمد و شکر الٰہی مین

بلند آواز ہونا۔ اور خوف خدا سے رونا۔ اونکا معمول تھا۔ مینے اونکو جبرئیل سے پوچھا۔
جواب دیا۔ کہ جس روش پر آپ ملاحظہ کرتے ہین۔ اسیطرح اونکی خلقت ہے۔ اور یہہ پیدایش سے
اون دو فرشتون مین جو ہم پہلو ہین مطلق نہ حرف ہے۔ نہ حکایت ہے۔ اور خشوع اور تذلل
اور خوف خدا مین اوقات بسر کی ہے۔ نہ اوپر کو سر اوٹھایا نہ نیچے نظر کی ہے۔ مینے
اشارہ سے رسم سلام ادا کی۔ اونہون نے صرف جواب سلام پر اکتفا کی۔ اور نہایت
خشوع کے سبب سے کسی اور بات سے زبان مطلق نہ آشنا کی۔ تب جبرئیل نے اون سے کہا
کہ یہہ محمد رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سید المرسلین ہین۔ خاموش نہ ہو۔ اور اونسے کچھہ بات کہو
یہہ سنکر تسلیم و تعظیم بجالائے۔ اور میرے لیے اور میری امت کے واسطے خیریت کی خبر دی
پھر دوسرے آسمان پر عیسیٰ و یحییٰ دو خالہ زاد بھائی دیکھے۔ جو آپسمین نہایت مشابہ تھے۔
تیسرے آسمان پر یوسف کو دیکھا کہ سب آدمیونکا حسن اونکے حسن کے مقابل ماند تھا۔ گویا
تارونمین چودھوین رات کا چاند تھا۔ چوتھے آسمان پر ادریس کو پایا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے
وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اونکے باب مین ارشاد فرمایا۔ پھر ایک فرشتہ دیکھا جو کرسی پر
بیٹھا تھا۔ ستر ہزار فرشتے اوسکے تابع و محکوم تھے۔ اور یہہ سب ستر ستر ہزار فرشتونکے
متبوع و مخدوم تھے۔ میرے گمان گیا کہ یہہ سردار ہے۔ تمام فرشتونسے زیادہ بزرگوار ہے۔ ناگاہ جبرئیل نے
للکار کر اوسکو اوٹھنے کا حکم کیا۔ وہ اوسیوقت کھڑا ہو گیا۔ اور اسی حال پر وہ دائم رہیگا
اور قیام قیامت تک حالت قیام پر قائم رہیگا۔ جب پانچوین آسمان پر چڑھا۔ تو وہان
ایک پیر مرد کو دیکھا۔ جسکی آنکھہ بڑی تھی۔ اور اوسکی سی عظمت کہین میرے منظر نہ پڑی تھی
اور بہت سی امت کو اوسکے گرد مجتمع پایا۔ جنکی کثرت سے مجکو تعجب آیا۔ جبرئیل سے پوچھا
تو یون بتایا۔ کہ یہہ ہارون ہے۔ امت جسپر شیدا و مفتون ہے۔ حضرت صادق سے
منقول ہے کہ جناب رسالتمآب نے ارشاد فرمایا کہ جب شب معراج مین پانچوین آسمان پر
پہنچا تو علی بن ابیطالب کی تصویر کا مشاہدہ کیا۔ کہا۔ اے میرے حبیب جبرئیل یہہ صورت جلیل و جمیل کسکی ہے

اور کس وجہ سے اسکو پیدا کیا ہے۔ جواب دیا کہ ای محمد ملائکہ نے خواہش کی۔ اور جناب
باری میں گزارش کی کہ ای پروردگار بنی آدم دنیا میں مشاہدہ سے خورشید جمال علی کے جو تیری حبیب کا
جانشین ہے۔ اور اوسکا وصی اور امین ہے۔ صبح وشام کا سیابے کا مگار ہیں۔ تو ہم
اسیطرح اس سعادت سے سعادتمند ہونے کی آرزومند و امیدوار ہیں۔ فرشتوں کی دعا کا تیر ہدف
اجابت پر آیا۔ اور حق تعالے نے اپنے نور قدس سے حضرت علی کے صورت کو خلق فرمایا۔
پس یہہ صورت مقدس آسمانی فرشتوں کے پاس ہی۔ کہ شب و روز اوسکی زیارت سے شرف
پاتے ہیں۔ اور ہر صبح و شام اوسکی مشاہدہ سے تمتع اوٹھاتے ہیں۔ پھر حضرت صادقؑ نے
فرمایا کہ جب ابن ملجم ملعون کے ضرب سے حضرت حیدر کرار کا سر انور فگار ہوا تو اوس صورت
مقدس میں بھی اوس ضرب کا نشان نمودار ہوا۔ جنہوں آسمان پر موسیٰ کو دیکھا۔ قد اون کا
بلند اور رنگ گندمی تھا۔ بال اونکے اتنے لانبے تھے کہ اگر دو پیراہن زیب بدن فرماتے تو اونسے بھی
باہر نکل آتے۔ وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل کو خدا کے نزدیک گل بنی آدم سے میری زیادہ
گرامی ہونیکا اعتقاد ہے۔ حالانکہ یہہ فرد عند اللہ محمد گرامی اکرم العباد ہے۔ ساتوین آسمان پر
ایک فرد کو دیکھا جسکی داڑہی اور سر کے بال سفید تھے اور کرسی پر بیٹھا تہا۔ جبرئیل سے
دریافت کیا یہہ کون ہے۔ جو ساتوین آسمان پر قرب الٰہی سے شرف اندوز ہے۔ اور
دروازہ بیت المعمور کے کرسی پر رونق افروز ہے۔ جواب دیا کہ یہہ ابراہیم علیہ السلام ہے
اور یہہ آپکی پرہیزگاروں کا مقام ہے۔ حضرت نے یہہ آیہ تلاوت فرمایا۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ
بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاللّٰهُ وَلِیُّ
الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی ابراہیم کے پیرو اور یہہ پیغمبر اور جو لوگ اس پیغمبر کے ساتھ ایمان لائے
ہر سب گروہ ابراہیم کے قرب کا زیادہ سزاوار ہیں۔ اور اللہ مومنوں کا مددگار ہے۔ حضرت نے
ان سب پیغمبرونکو سلام اور سا دونکے لئے مغفرت کی دعا کی۔ اون حضرات میں بعضوں نے صرف
جواب پر اکتفا کی۔ اور بعضوں نے جواب کے ساتھ مرحبا کہا اور حضرت کی اور حضرت کی نبوت

ف یہ حضرت کی طرف اشارہ ہوا ہے

برکت انسانکی مدح وثنا کی - اور حضرتؐ نے مثل آسمان اول کے باقی آسمانون پر بھی ملائکہ
خشوع دیکھے - اور بکمال خضوع کے ساتھ تحمید و تقدیس الٰہی مین رجوع دیکھے - حضرتؐ فرماتے ہین
کہ ساتوین آسمان پر مینے نور کے دریا دیکھے - جنکی روشنی چمکتی تھی - اور اونکی چمک سے آنکھہ
جھپکتی تھی - اور وہان عجیب عجیب امر پائے - ظلمت و برف کو دریا دیکھنے مین آئے - جسوقت
دیکھنے سے ان امور عجیبہ کے مجھپر خوف طاری ہوتا تھا - جبرئیلؑ کے زبان پر یہہ کلمہ جاری
ہوتا تھا - کہ اے محمدؐ دل اپنا شاد کیجیے - اور اپنے خداوند کی یاد کیجیے - جسنے آپکو ان کرامتونسے
بزرگی عطا فرمائی - حضرتؐ کہتے ہین کہ مینے حق تعالے کی تائید سے اون عجائب کو دیکھنے کے
اور ان غرائب کو ادراک کی توانائی پائی - پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ اے حضرتؐ جو امور آپ کے
ملاحظہ سے گذرتے ہین - آپ اونکو بڑا شمار کرتے ہین - حالانکہ اگر آپ ربالعزت کی عظمت کو
مشاہدہ فرمائین - تو اوسکو اس درجہ زائد پائین کہ اوسکے مقابل یہہ چیزین ناچیز دکہائین -
اور بڑے نہ گنے جائین - عظمت نامتناہی الٰہی پر کماہی آگاہی ہونے سے آپ ان چیزون کی عظمت کے
قائل ہین - اور بیشک درمیان خالق البریات اور اوسکی مخلوقات کے نوے ہزار حجاب حائل ہین
یہانتک کہ جو محل صدور وحی رب الارباب ہے - اور مخلوقات سے جو اولوالالباب ہین - انمین بھی اسی
قدر حجاب ہین - اور جو مقام صدور وحی رب جلیل ہے - اوس مقام سے سب مین زیادہ
نزدیک مین ہون - اور اسرافیل ہے - اور میرے اور اوسکے درمیان چار چیزونکا ایک
ایک حجاب ہے - پہلا حجاب نور - دوسرا حجاب ظلمت - تیسرا حجاب ابر - چوتھا حجاب آب ہے
حضرتؐ فرماتے ہین کہ عجائب مخلوقات الٰہی سے جنکو مینے دیکھا - ایک خروس تھا - جسکے
پانون زمین کے ساتوین طبقہ سے مماس - اور سر عرش الٰہی کے پاس تھا - اور دونو بازو
اوسکے جسوقت کھل جاتے تھے - مشرق و مغرب سے باہر نکل جاتے تھے - اور اوس فرشتہ کی
تسبیح یہہ تھی - کہ پروردگار میرا منزہ و مبرا ہے ادراک و امکان ادراک سے شان اوسکی اعظم و اعلیٰ ہے
وقت صبح اپنے بازو کہولتا ہے اور ایک کو دوسرے پر مارتا ہے - اور تسبیح کی آواز بلند کرتا ہے - اور اسطرح

پکارتا ہی۔ سُبحَانَ اللّٰہِ المَلِکِ القُدُّوسِ سُبحَانَ اللّٰہِ الکَبِیرِ المُتَعَالِ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ الحَیُّ القَیُّومُ۔ اور جسوقت اوسکی آواز بلند ہوتی ہے زمین کے مرغ بہی اپنی بازو ایک
دوسرے پر مارتے ہین۔ اور حق تعالی کی تسبیح آواز بلند سی بجالاتے ہین۔ اور جب وہ خاموش
ہوتا ہی تو وہ بہی چپ ہو جاتے ہین۔ خروس عرشی کے دونو بازو سفید اور زیر بازو کی پر اخضر ہین
اور اوس سپیدی اور سبزی کی توصیف اور باہم انکی خوشنمائی کی تعریف دونون امکان سے
باہر ہین۔ پھر مین جبرئیل کے ساتھہ گیا یہانتک کہ بیت المعمور کی اندر آیا۔ اور دو رکعت
نماز بجالایا۔ اور اپنی ساتھہ ایک جماعت اپنی اصحاب کی دیکھی۔ جنمین سے بعضون کی
پوشاک سفید اور بعضون کی پوشش کہنہ اور کثیف تھی۔ عمدہ لباس والے بیت المعمور مین
داخل ہونے شروع ہوے۔ اور جنکی پوشش کثیف تھی وہ داخل ہونیسے ممنوع ہوے۔ بیت المعمور سے
باہر قدم رکھا۔ تو دو نہرونکو دیکھا۔ جنمین ایک کا نام کوثر۔ اور دوسریکا نام نہر رحمت تہا۔
نہر کوثر سے مینے پانی پیا۔ اور نہر رحمت مین غسل کیا۔ اور تا دخولِ بہشت برین۔ یہہ دونو نہرین
میرے ساتھہ تہین۔ اور پہر مینے دونون طرف اپنی اور اپنے اہلبیت اور ازواج طاہرہ کی مکانات
دیکھے۔ اور مینے ایک لڑکی دیکھی۔ جو بہشت کی نہرونمین غوطہ کہاتی تھی۔ اوس سے اوسکا نسب
مینے دریافت کیا کہ تو کسکی لڑکی ہے جو ایسی خجستہ اختر ہے۔ جواب دیا کہ یہہ کنیز زید بن حارثہ کی
دختر ہے۔ جب مین پہر آیا۔ تو زید کو یہہ مژدہ سنایا۔ اور خاک بہشت کی مشک اذفر۔
اور عطر گشتہ کی برابر۔ اور انار دلو بزرگ کی ہمسر پایا۔ اور بہشت مین ایک درخت دیکھا۔
جو اسقدر بڑا تہا۔ کہ اگر کوئی پرندہ اوسکے جڑ مین چھوڑا جاے۔ تو ممکن نہین کہ سات سو
برس تک بہی اوسکے دورہ کی دورہ سے فراغت پاوے۔ اور بہشت مین ایسا کوئی کاخ نہین جسمین
اوسکی شاخ نہین۔ مینے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہہ درخت کونسا ہی۔ جواب دیا کہ یہہ طوبے
جسکو باب مین طُوبٰی لَھُم وَحُسنُ مَاٰبٍ ارشاد رب الارباب ہی۔ اور جب بہشت کے
عجائب اور ساتوین آسمان کے غرائب مشاہدہ کرنے سے مینے فراغت پائی۔ وہ دریا جو دیکھے

کونسا

اونکی استفسار کی نوبت آئی - جبرئیل نے کہا کہ وہ حجب کی سرادق ہین - اور وہ ایک
مصلحت کی لیے حاجب و عائق ہین - یعنی اگر ان درمیان کا حجاب مرتفع ہو جائے تو عرش کا نور
نیچے کی چیزونکو جلا کر خاک مین ملائے - پھر وہان سے آگے بڑہکر سدرۃ المنتہی تک آیا - اور اوسکا
سر بنا ایک بڑے گروہ پر سایہ گستر پایا - اور بنا بعض روایات کے جب حضرت نے قدم آگے بڑہایا -
تو جبرئیل نے ساتھ سے ہاتھ اوٹھایا - اور مراسیم اعتذار بجالایا ؎ بگفتا فراتر مجالم نماند
بماندم کہ نیروی بالم بماند - اگر یکسر موی برتر پرم - فروغ تجلی بسوزد پرم - الله الله ؎
معراج اوس مکان مین ہوئی لامکان پر ؛ جبرئیل کا گذر بھی نتھا جس مکان پر - الغرض
جب حضرت سدرۃ المنتہی سے متجاوز ہوئے تو بمضمون کے مرتبہ مین ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے رتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوئے - اور اپنے پروردگار کے سماعات کے
قابل ہوئے - اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی کے مدارج عالیہ آپ کو حاصل ہوئے
؎ نظر نگہ قاب قوسین شد ؛ سخن سنج بارب کونین شد - جناب باری نے ارشاد فرمایا
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ یعنی جو کچھ رسول پر اوسکے پروردگار کی
طرف سے نازل کیا گیا وہ اوس پر ایمان لایا - حضرت فرماتے ہین کہ مین اپنی طرف سے
اور اپنی امت کی جانب سے معرض عرض مین لایا - وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ
وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ یعنے
اور سب مومن خدا پر اور اوسکے فرشتون پر - اور اوسکی کتابون پر - اور اوسکے رسولون پر ایمان
لائے کہتے ہین کہ ہم سب رسولونکے برابر تصدیق کرتے ہین - نہ کسی کی رسالت مین شک
نہ اونکے باہم تفریق کرتے ہین پھر یہی کہا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ یعنے ہمنے کلام خداوند علام کے سماعت کی - اور اوسکی اطاعت کی - اے پروردگار
ہم تیری بخشش چاہتے ہین - اور اوسکی ضرورت ہے - اور تیری ہی طرف سبکی بازگشت - اور
صیرورت ہے ؛ پھر حق تعالے نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا

مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی اللہ تعالے ہر نفس کو بقدر اوسکی طاقت کے
مکلف فرماتا ہے۔ اور ہر نفس اپنی نیکی کی جزا اور اپنی بدی پر سزا پاتا ہے۔ پھر عرض کی
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا یعنی اے پروردگار ہمارے اگر ہم سے
نسیان وخطا ظہور پاوے۔ اور فراموشی کی یا خطا کی راہ سے کوئی گناہ عمل میں آوے تو ہم اسپر دار
کر تو ہمسے مواخذہ نفرمائے۔ حق تعالے نے فرمایا کہ میں تمسے مواخذہ نہیں کرتا پھر
عرض کیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا یعنی اے پروردگار ہمارے بار گران کی تکلیف سے ہمکو سبکبار کر۔ جیسا ہمسے
پہلے لوگونکو گرانبار کیا تہا۔ ہمکو اسطرح نہ گران بار کر۔ حق تعالے نے ارشاد کیا کہ یہ
نیر ایسا بار نہیں ڈالا بہر بنی تہا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
یعنی اے پروردگار ہمارے جس چیز کے اوٹہانیکی ہمکو طاقت نہیں وہ ہمسے مت اٹہوا۔ اور ہمسے
درگذر کر۔ اور ہمارے گناہونکو بخش۔ اور ہمپر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ بندہ نواز
اور کافرونکے گروہ پر ہمکو نصرت عطا کر۔ حق تعالے نے فرمایا تجہی اور تیری امت کو
بخشدیا۔ جو کچہہ تونے طلب کیا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ حق تعالے
نے کسی پیغمبر کو ایسا گرامی نہیں رکہا تہا۔ جیسا کہ حضرت کو گرامی رکہا۔ اور یہہ خصلتیں آپکو عطا
فرمائیں۔ اور سب حاجتیں آپ کی روا فرمائیں۔ پہر حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اے پروردگار
تونے اپنے پیغمبروں کو عطا سے فضائل سے مشرف فرمایا۔ مجہکو اس عطا سے معزز فرمایا۔ حق تعالے
نے فرمایا کہ ان چیزوں سے کہ میں نے تجہکو عطا کیں یہہ دو کلمے ہیں۔ جو میرے عرش کے خزینوں سے ہیں
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ حضرت نے
فرمایا کہ حاملان عرش الہی نے کہ ایک دعا مجہکو تعلیم کی جو ہر صبح وشام میرا وظیفہ ہے۔ اور
اسطرح پر وہ دعا شریف ہے اللَّهُمَّ إِنَّ ظُلْمِي أَصْبَحَ مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَذَنْبِي

اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِمَغْفِرَتِکَ وَفَقْرِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِغِنَاکَ
وَوَجْهِیَ الْفَانِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْهِکَ الْبَاقِیْ الَّذِیْ لَا یَفْنٰی

حضرت فرماتے ہیں کہ پھر میں نے سنا کہ ایک فرشتہ نے جسکو پہلے کبھی آسمان میں نہ دیکھا تھا اذان کہی
پھر میں مقتدی ہوا اور وہاں ملائکہ نے میرے پیچھے نماز پڑہی۔ جسطرح پیغمبروں نے بیت المقدس میں
میری اقتدا کی تھی۔ اور نماز سے فارغ ہوکر میں انوار محبت الٰہی میں گہر گیا۔ اور سجدہ میں گر گیا۔ حق تعالیٰ نے
مجکو پکارا اور فرمایا کہ جو پیغمبر کہ تجہسے پہلے تہے۔ اونپر پچاس نمازیں میں نے واجب کیں تہیں۔ اسقدر تجہپر اور تیری امت پر
واجب کیں جب ان نمازوں کا وقت آئیں تو تو اور تیری امت انکو بجا لائیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جب میں واپس چلا
اور اثنای راہ میں ابراہیم علیہ السلام اور اور انبیای کرام سے ملا تو مجہسے کچہہ کسی نے نہ پوچہا۔ تا
جسوقت موسیٰ کے پاس پہنچا۔ تو اس باب میں اونہوں نے استفسار کیا۔ میں نے پچاس نمازوں کے
وجوب کا حال آشکار کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ای محمد تمہارا پروردگار غنی ہے۔ اور عبادت
عبادتسے مستغنی ہے۔ اور آپ کی امت پچہلی امت ہے۔ اور پچہلے امتوں سے بہت ضعیف ہے۔ اسقدر
نمازوں کی تکلیف انکے حق میں گران ہے اور قابل تخفیف ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی طرف پہر جائیے
اور تخفیف کے لئے معروض عرض میں لائیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں واپس پہرا۔ اور سدرۃ المنتہیٰ کو
پہنچکر سجدہ میں گرا۔ اور عرض کیا کہ ای پروردگار پچاس نمازیں ہمپر دشوار ہیں۔ تیرے فضل سے
ہم تخفیف کے امیدوار ہیں۔ اس دعا نے درجۂ قبول میں جگہہ پائی۔ حق تعالے نے دس نمازوں کی
تخفیف فرمائی۔ جب میں واپس آیا۔ حضرت موسیٰ نے استدعای تخفیف کے لیے پہر فرمایا۔
میں دوبارہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب سجدہ کرکے درگاہ باری میں تضرع وزاری کی۔ اور تخفیف کی
خواستگاری کی۔ تب خداوند رحمن نے دس نمازوں اور ہمارے سبکباری کی۔ مگر وقت ملاقات
حضرت موسیٰ نے پہر وہی گفتگو زبان پر جاری کی۔ اسیطرح جب میں حضرت موسیٰ کے پاس آتا تہا
اونکو استدعای تخفیف پر مصر پاتا تہا۔ اور اونکے کہنے سے طرف درگاہ الٰہ کے واپس جاتا تہا
اور میری دعا سے خداوند بے نیاز نمازوں کی تخفیف فرماتا تہا۔ یہانتک کہ پانچ نمازیں باقی رہیں۔ لیکن

حضرت موسیٰ نے اسپر بھی وہی باتین کہین - تب مین نے کہا کہ ای موسیٰ اس سے زیادہ تخفیف کی
استدعا سے مین شرم کرتا ہون - اور ان پانچ نمازون پر صبر کرکے انکو اور اپنی امت کو انکے
ادا کرنے پر مستعد و سرگرم کرتا ہون - حق تعالے نے ارشاد فرمایا - کہ جب تونے پانچ نمازون پر
صبر کیا - تو مین نے تجھکو اور تیری امت کو ان پانچ نمازون میں پچاس نمازونکا ثواب دیا - اور ہر نماز
ایسے درجہ پائیگی - کہ قبول ہونے مین دس نماز کے برابر شمار مین آئیگی - مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی تیری امت مین سے جو شخص ایک نیکی عمل مین لائیگا - دس نیکیونکا
ثواب پائیگا - اور اگر نیکی کا قصد کریگا - اور عمل مین نہ لائیگا - اوسکے واسطے بھی ایک نیکی کا اجر
لکھا جائیگا - اور اگر گناہ کا قصد کریگا - اور اوسکا مرتکب نہ ہوگا اوسے صورت پذیر نہوگا - تو اوسپر کچھ
تحریر نہوگا - اور اگر گناہ کو عمل مین لائیگا - تو اوسپر ایک گناہ لکھا جائیگا - حضرت صادق نے
فرمایا کہ حق تعالے نے موسیٰ بن عمران کو اس امت کی طرف سے جزای خیر دے - کہ اپر احسان کیا -
اور انکے بار گران کو سبک اور تکلیف کو آسان کیا - المختصر ؎ دران شب شد احکام
دین را حدود ✤ مقرر بفرمان رب ودود ✤ بصوم و بافعات خمس صلوٰۃ ✤ ہم ایام حج و
نصاب زکوٰۃ ✤ جابر انصاری سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول نے ارشاد کیا - کہ جب میں
معراج کو گیا - تو ہر آسمان کے دروازہ پر مینے دیکھا - کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ـ لکھا تھا - اور جب مین نور کے حجابونمین
پہنچا - تو ہر حجاب مین یہی مرقوم پایا - اور جسوقت عرش پر پہنچا - تو عرش کے ہر رکن پر بھی یہی
لکھا ہوا نظر آیا - ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے - کہ حضرت سید المرسلین نے جناب
امیر المومنین علی سے ارشاد کیا - کہ جب مین شب معراج ساتوین آسمان پر - اور وہان سے
سدرۃ المنتہی پر اور وہان سے نور کے حجابونمین گیا - تو حق تعالے نے اپنی مناجات سے
مجکو معزز و مکرم کیا - اور اس ضمن مین اس مضمون سے بھی شاد و خرم کیا - کہ ای محمد علی میرے
دوستونکا امام و پیشوا ہے - اور جو شخص میرے حکم پر چلے اوسکے لئے نور و ضیا ہے - اور وہ کلمہ ہے

کہ پرہیزگارونکو بہی لازم کیا ہے۔ جو شخص علی کی فرمانبرداری کرے اوسنے میری اطاعت کی۔ اور
جو کوئی اوسکے نافرمانی کا مرتکب ہو۔ اوسنے میری معصیت کی۔ ای محمد جب واپس جانا علی کو
یہہ خوشخبری سنانا۔ ابن عباس کہتے ہین کہ جسوقت حضرت رسول خدا نے زمین پر تشریف
ارزانی فرمائی۔ جناب امیر کو یہہ خوشخبری سنائی۔ جناب امیر نے کہا کہ ای سردار مجہا دیہہ تو
ارشاد ہو۔ کہ آیا میری قدر اسقدر ہے کہ ایسے مقام مین میری یاد ہو۔ حضرت نے فرمایا۔ ہان
ای علی حق تعالی کی حمد و ثنا کر۔ اور شکر خدا ادا کر۔ جناب امیر نے شکر خدا کیا۔ سجدۂ شکر
ادا کیا۔ حضرت رسول خدا نے کہا کہ ای علی سر اوٹہا اور سن کیفیت اپنے علو درجات کی۔ کہ حق تعالی نے
تیری ذات پر فرشتونسے مباہات کی۔ منقول ہے کہ شب معراج جس وقت فرشتون نے جناب
خیر الانام علیہ وآلہ الاف التحیۃ والسلام کو سلام کیا۔ اور اسکے ساتھ ہی یہہ کلام کیا۔ کہ آپکے
بہائی علی کے حال سراسر کمال کی کیا کیفیت ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اونکا حال قرین خیریت ہے
فرشتون نے کہا کہ جسوقت آپ اونسے ملاقات فرمائین۔ تو اونکو ہمارا سلام پہنچائین۔
حضرت نے فرمایا تم علی کو جانتے ہو۔ اور اونکو پہچانتے ہو۔ فرشتون نے کہا ای حضرت بھلا
کسطرح ہم اونکو نہ پہچانتے حال آنکہ حق تعالے نے اونکو یہہ رتبہ والا دیا ہے۔ کہ روز الست
آپ کی نبوت کا اور علی کے ولایت کا ہمسے عہد و پیمان لیا ہے۔ اور ہم آپ اور اونپر درود
بہیجتے رہتے ہین۔ اور ہمیشہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہتے ہین۔ سامعین اگر ملائکہ کے
سلام کا حال سماعت فرمائین۔ تو تعجب مین نہ آئین۔ اسواسطے کہ حضرت حیدر کرار اور ائمۂ اطہار
ایسا بلند پایہ پایا ہے۔ کہ ان حضرات کو خود خداوند سلام فرماتا ہے قرآن مجید مین ارشاد
فرمایا ہے۔ جہان یہ آیہ آیا ہے۔ سَلَامٌ عَلٰٓی اٰلِ یٰسِیْنَ ۔ یٰسین بہی خیر الانام کا ایک
نام ہے۔ چنانچہ اہلسنت کی بعض تفسیرون مین بہی اس مقام مین یہی زیب ارقام ہے۔ اور روز قیامت
خداوند جل وعلا مالک یوم جزا اہل محشر کو ٹہرائیگا۔ اور اونسے پاس الاولیا جناب علی مرتضی کے
ولایت کا سوال فرمائیگا۔ چنانچہ قرآن مجید مین جو آیہ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ہے

حسب تقریر صاحب صواعق اوسکا یہی مضمون ہے۔ مومنین کیلئے خوشی کا مقام ہے! کہ
تمہارے امام امیر المومنین علی علیہ السلام کا کیسا احترام ہے۔ اور رب العالمین اور ملائکہ
مقربین کو حضرت کے اکرام مین کیا کیا اہتمام ہے۔ اور پر ظاہر کہ ذاتی کمالات کے سوا انکی
کوئی اور علت نہین۔ پس باایہمہ جو شخص حضرت کا مخالف ہو اوسکا کچھ دین وملت نہین۔
اور جو حضرتکا محب صادق ہو اوسکو کسی چیز کی کمی اور قلت نہین ہے ○ طوبی کوثر بہشت سیب ورمان۔ وہ کہاں ہی
جو جنید کی ولایت مین نہین۔ بالغرض جسطرح معجزات سرور کائنات بیحد و بے نہایت ہے۔ اسیطرح اور کمالات بیعد بیغایت
ہیں تو ممکن نہین کہ کوئی جیسا کہ چاہیے وصف سلطان حجازی کرے۔ یا اس میدان مین
عقل کا تازی تازی ترکتازی کرے۔ اور شہسوار ذہن جانبازی کرے۔ یا اس اوج پر
طائر نظر بلند پروازی کرے۔ یا اس تقریر مین خامہ بریدہ زبان زباندازی کرے۔ یا
اس چمن مین عندلیب زبان نغمہ پردازی کرے۔ اور بلبل ناطقہ ترانہ سازی کرے۔ اور یہ
نہین ہوسکتا کہ خلاف داب آداب انداز ہو۔ اور یہ ذکر مطلق قلم انداز ہو۔ پس یہی بہتر ہی
کہ ہم حفظ آداب کرین۔ اور تبرکا کچھ نعت جناب رسالتمآب کرین۔ اور اکتساب ثواب بیحساب
کرین۔ ○ لکہا ہی کلکنے اب نعت خیر الانام ؛ علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام ؛ مغیب علی
نائب کردگار ؛ سر لشکر انبیای کبار ؛ وہ ہی مرکز عالم کن فکان ؛ وہی باعث صحت
جسم جان ؛ چلے حکم کے ساتہ اکثر درخت ؛ ہوی نقش پا بر سر سنگ سخت ؛ کیا جسنے
ماہ دو نیمہ کو دو ؛ بلائی نہ کیون عمر رفتہ کو وہ ؛ بہلا کسکو نسبت ہے اوس شاہ سی ؛ کہ کی
اوسنے بیعت ید اللہ سے ؛ مراتب ہون اوسکی بیان مجہسی کیا ؛ کہ ہین اوسکی امت مین کل انبیا
وہ لاریب محبوب معبود ہے ؛ وہی خلق آدم سے مقصود ہے ؛ ہوئی اوسکی قد ہولتے عمر چرخ
فلک اوسکو ہونکو آگے ہی خم ؛ یہ تو بیان ہوچکا کہ کل انبیا از آدم تا عیسٰی بلکہ تمام دنیا
اور مافیہا نے حضرت کی بدولت دولت وجود پائی ہے۔ یعنی حضرت کا وجود ذی جود
سبکے وجود کے علت غائی ہے۔ حدیث قدسی۔ لولاک لما خلقت الافلاک

اس باب مین آئی ہے ولنعم ما قیل ؎ بندونسی کلام ایزد پاک کہا + معبود نے اپنے ما عَبَدنٰاک کہا + دیکھی جو نبی کی خاکساری حق نے + لولاک لما خلقت الافلاک کہا ۔ تقریر کمال اِنِّی ذو الجلال مین زبان لال ہے ۔ اوسکی تحریر خامہ کی کیا مجال ہے ۔ تو بہر توصیف کمال بہر حال محال ہے ۔ صفات کمالیہ مین حضرت کو ایسا کمال حاصل ہوا ۔ کہ حضرت کی طرف منسوب ہوکر خود کمال حد کمال پر واصل ہوا ۔ جن کمالونسی فرداً فرداً تمام انبیاے کرام علیہم السلام کامل ہوے ۔ وہ کمال تمام وکمال سرور کائنات کو کمالات بیغایات مین شامل ہوے ؎ حسن یوسف لب عیسی ید بیضا داری + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اسکا شاہد وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کلام رب العالمین وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا او اسپر دلیل وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ قول اصدق القائلین ہے وَکَفٰی بِہٖ وَکِیْلًا + آیہ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا مین حضرت کی کیسی کیسی مناقب جلیلہ اور مراتب جزیلہ حق تعالے نے ذکر کیے ہین ۔ اور شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر کیا کیا لقب دیے ہین مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی حضرت کی کلام ہدایت التیام کی توصیف ناطق ہے ۔ جسکا یہ منطوق ہے کہ حضرت کا ارشاد عین وحی خدا ہے اور اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ حضرت کی خلق عظیم کی ثنا و تعریف مین فائق ہے جس سے ثابت ہو کہ حضرت کا خلق بڑا ہے ؎ رب دو جہان است ثناخوان محمد + اللہ چہ شان است ز شان محمد

ممکن بخرد نیست کند حصر صفاتش ۔ ما نا بوجوب آمدہ امکان محمد

نور یکہ نشد تاب تجلاش ہوے ۔ سر بر زدہ از چاک گریبان محمد

دہ دہ چہ وسیع است کہ صد عرش معلی ۔ جا کردہ بیک گوشہ دامان محمد

با منظر جاہش نتوان دم زدن از خلد ۔ رضوان ہست کہن خادم دربان محمد

فرماندهیِ ملکِ بقا هست مسلم
بر کرهٔ افلاک باین منزلت و جاه
سوی بسرِ طور چه سبحواست همی خواست
بی ساخته شد گوشِ جهان کانِ جواهر
تا منکرِ جاهش زند دم دمِ عوغش

هر هر که بود بندهٔ فرمان محمد
گوئی ست سر اسپهٔ چوگان محمد
پروانه بگشتِ شمعِ شبستان محمد
از معجزِ لعلِ لبِ خندان محمد
قرآن بود اعجازِ نمایان محمد

در روزِ ازل فرعِ امیدِ خلائق
کامد بجهان زانکه خورخوانِ محمد
از گرمیِ خورشیدِ قیامت نهراسد
زیرا که منم بلبلِ بستان محمد
صد شکر که از روزِ ازل تازه دماغم
کایشان همه هستند دل و جان محمد
هستند همه نام خدا برکنی افشان

سیراب شد از چشمهٔ احسانِ محمد
جز ذاتِ خداوندِ جهان کیست که گوید
آنرا که بود سایهٔ دامان محمد
اعجاز بیان گشته ام از پی ثنایش
از نکهتِ گلهای گلستانِ محمد
در دیدهٔ اربابِ یقین آمده هر یک
لختِ دل و نورِ نظر و جان محمد

نازم بکرم گستریِ دستِ سخائش
هر چیکه بود در خورِ شایانِ محمد
از بحث نقش رخ ایمانِ من است این
وا شد برخ من درِ فیضانِ محمد
ای صلِّ علیٰ فرقهٔ عترتِ اطهار
سرتا بقدم نورِ خدا شان محمد

بفحوای عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا حضرت کے لئے مقامِ محمود موعود ہے - اور بمضمونِ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى حضرت کی رضا و خوشنودی معبود و مقصودِ رب ودود ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے مراتبِ علومِ رسولِ ایزدِ قیوم معلوم ہوتی ہیں اور حدیثِ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ سے مدارج آدابِ جنابِ رسالت مآب مفہوم ہوتے ہیں رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے حضرت کی ذکر کے بلندی و رفعت و اور فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ سے طبیعت کے نرمی و لینت لائح ہے - حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب سے منقول ہے - کہ ایک یہودی کے کچھ دینار جنابِ رسول خدا پر قرض آتے تھے - اور بوجہ عسرت کے حضرت اونکو ادا کرنہیں تاخیر فرماتے تھے - یہودی نے تقاضا کیا - حضرت نے جواب دیا - ای یہودی میری پاس کچھ نہیں کیا کروں - کہا اسنے

قرض ادا کرون - یہودی نے کہا ای محمد جب تک آپ میرا قرض ادا نکرینگے مین آپ سے
جدا نہونگا - فرمایا اگر یہی مرضی ہے تو مین تیرے پاس بیٹھا رہونگا - پس حضرت نے
اوس یہودی کے پاس تشریف شریف رکھی - یہانتک کہ نماز پنجگانہ وہین پڑھی - اور
اصحاب جناب رسالتمآب یہودی کو تہدید کرتے تھے - اور طرح طرح کی وعید کرتے تھے
حضرت نے اصحاب کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہہ کیا ہے - جو یہودی کے ساتھہ عمل مین لاتے ہو
اور کسلیئے اوسکو ڈراتے ہو - عرض کی ای رسول خدا ایک یہودی اور آپ کو قید کرے ہمین
اوسکی خوشنودی - حضرت نے اونکو اسطرح سمجھایا - کہ خدا عزوجل نے کسی ذمی وغیرہ پر
ظلم کرنے کیلئے ہمکو مبعوث نہین فرمایا - پس جسوقت دن چڑھا یہودی نے کلمۂ شہادت
پڑھا - اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
اور عرض کیا کہ کچھہ اپنا مال مینے راہ خدا مین دیا - ای حضرت بخدا یہہ گستاخی اور بی ادبی
آپ کے ساتھہ مین اس سبب سے عمل مین لایا تھا - کہ مینے آپ کی صفت جو توریت مین ہے
اوسکو آزمایا تھا - اس لیئے کہ آپ کی صفت مینے توریت مین پڑھی ہے کہ محمد عبد اللہ کے
بیٹے مکہ معظمہ جنکی جاے ولادت ہی - اور مدینہ منورہ مقام ہجرت ہی - اور وہ
بدخلق اور سخت دل اور درشت کلام نہین - اور چلاتے نہی اور فحش کلام زبان پر
لاتے اور انکو کچھہ کلام نہین - اور مین گواہی دیتا ہون - کہ خدا کے سوا کوئی معبود حق
نہین - اور آپ رسول خدا ہین اسمین شک یا شبہہ مطلق نہین - اور یہہ مال میرا حاضر ہے
لیجیے - اور حکم خدا اسمین جاری کیجیے - اور وہ یہودی بہت دولتمند تھا - مال و نعمت سے
خورسند تھا - اسی حدیث مین جناب امیر نے ارشاد کیا ہی - کہ تکیہ حضرت کا چمڑے کا تھا
جسکے اندر لیف خرما کے سوا اور کچھہ نہین تھا - اور اسی حدیث مین کا مضمون خوان
ابیات مین موزون ہے ۔ ہوا امیر المومنین سے یہہ خبر * ایک عبا مین کرتے تھے
حضرت بسر * دن کو اوسکو پہنتے تھے وہ جناب * رات کو کرتے تھے اوسکا فرش خواب

ایک دن حضرت کی نچوہ عبا ÷ اہل خدمت نے بچھادی تھی دلا ÷ صبح اوٹھکر خادم سے
یہ کہا ÷ رات بھر مین خواب راحت مین رہا ÷ ہو سکی شب کو نہ مجھسے بندگی ÷ پھر
عبا دوسری بچھانا مت کبھی ÷ رات مجکو بسکہ آسائش ہوی ÷ نفس کو تزئین و آرائش
ہوی ÷ اس حدیث شریف مین جو توریت کی بشارت سے اشارت جناب رسالت
مرتبت کی نسبت منقول ہوے۔ نہایت مفصل ہے کسیطرحکا اسمین اجمال نہین
اور سواے ذات بابرکات سرور کائنات کی اور کسیکا احتمال نہین اسیطرح حضرت کی
بشارتین کثرت سے پہلے پیمبرون کی کتابون مین مذکور ہین۔ اور اکثر اونمین سے
علم کلام کے کتب مین منقول و مسطور ہین۔ چنانچہ جناب غفران مآب طاب ثراہ نے
کتاب مستطاب عماد الاسلام مین پچاس بشارتونکے تحقیق کی ہے اور عہد
عتیق و جدید کی کتابون سے جو حکم سے نصاری کے مترجم ہوے ہین
اون کے تطبیق کی ہے۔ اس رسالہ مین تبرکا چند بشارتونکا بیان ہوتا ہے
جس سے حضرت کی نبوت کا حال بخوبی عیان ہوتا ہے **پہلی بشارت** احتجاج طبرسی مین منقول ہے کہ مامون رشید نے ایک
مجلس اس غرض سے منعقد کی۔ کہ علماے یہود و نصاری وغیرہما حضرت
امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے مناظرہ کرین۔ پس جناب امام ہمام علیہ
السلام نے جاثلیق سے خطاب فرمایا۔ اے نصرانی کتاب شعیا پیغمبر کے
نسبت تیرے علم کے کیا کیفیت ہے۔ جواب دیا کہ مین اوسکو حرف
حرف جانتا ہون۔ حضرت نے فرمایا۔ آیا تو جانتا ہے کہ یہہ اونکا کلام ہے
یَا قَوْمِ اِنِّی رَأَیْتُ صُوْرَۃَ رَاکِبِ الْحِمَارِ
لَابِسًا جَلَابِیْبَ النُّوْرِ وَرَأَیْتُ رَاکِبَ الْبَعِیْرِ
ضَوْءُہٗ مِثْلُ ضَوْءِ الْقَمَرِ یعنی اے قوم سوار حمار کی صورت کو

مین دیکھا ہے جو نور کی چادرون سے ملتبس ہے - اور شتر سوار کو مینے دیکھا ہے جسکی روشنی مثل نور قمر ہے - پہلے سوار سے حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف اشارت ہے - اور دوسرے سوار سے ہمارے نبی کی بشارت ہے - پس اوس نصرانی نے اقرار کیا کہ بیشک اشعیا نے ایسا لکھا ہے - اور باوصف بہت سی تحریفون کے حال کے ترجمون سے ابتک اس بشارت کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ کتاب نبوت اشعیا کی اکیسوین فصل مین مذکور ہے - وَنَظَرتُ فَارِسَين رَاکِبَين اَحَدُ هُمَا رَاکِبُ حِمَارٍ وَالاٰخَرُ رَاکِبُ جَمَلٍ لِيَستَمِعُوا اِستِمَاعًا کَثِيرَةً یعنی دیکھا مینے دو سوار ونکو ایک سوار دراز گوش دوسرا سوار شتر تو لوگ بہت سے نصیحتین سنین - اس عبارت مین وجود فائض الجود حضرت عیسے علیہ السلام اور جناب محمد مصطفے کی ایک کہلی ہوی بشارت ہے اسواسطے کہ شتر کی سواری عرب کا معمول و مرسوم ہے - اور اسی کلام کے آخر مین مرقوم ہے - وَاَقبَلَ رَاکِبٌ مِنَ الاِثنَينِ وَاَجَابَ فَقَالَ سَقَطَت بَابِلُ العُظمٰی وَ کُلُّ اَصنَامِهَا وَ مَصنُوعَاتُ الاَيدِی الَّتِی بِهَا اِنسَحَقَت اِلَی الاَرضِ یعنی حضرت اشعیا نے فرمایا کہ مین ایسا دیکھتا ہون کہ ان دونون سوارون مین سے ایک کہتا ہے کہ بابل عظمے اور اوسکے

تمام بت گر گئے ۔ اور جو چیزین لوگون نے اپنی ہاتون سے
بنائی تہین یعنے تصویرین اور بت ریزہ ریزہ ہو گئے ۔ اور احتجاج
مین بہی لکہا ہے کہ حضرت امام رضا نے راس الجالوت
یہودی سے فرمایا آیا تجہکو معلوم ہے ۔ جو خبر محمد مصطفے کے
اور اونکے امت مرحومہ کے توریت مین مرقوم ہے ۔ کہ اذا
جَاءَتِ الْاُمَّۃُ الْاَخِیْرَۃُ اَتْبَاعُ رَاکِبِ
الْبَعِیْرِ یُسَبِّحُوْنَ الرَّبَّ جِدًّا جِدًّا
تَسْبِیْحًا جَدِیْدًا فِی الْکَنَائِسِ الْجُدُدِ
فَلْیَفْزَعْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ اِلَیْھِمْ وَاِلٰی مَلِکِھِمْ
لِیَطْمَئِنَّ قُلُوْبُھُمْ فَاِنَّ بِاَیْدِیْھِمْ سُیُوْفًا
یَنْتَقِمُوْنَ بِھَا مِنَ الْاُمَمِ الْکَافِرَۃِ فِیْ
اَقْطَارِ الْاَرْضِ ۔ یعنی جسوقت پچہلی امت کے لوگ
شتر سوار کے پیرو جو ہین نئے عبادت خانون مین نئی نئی طرح سے
پروردگار کی بہت بہت تسبیح کرنے مین ظہور کرین تو چاہیئے کہ بنی اسرائیل
اونکے طرف اور اون کے بادشاہ کی طرف رجوع ہون ۔ تو اونکی
دلکو اطمینان ہو ۔ البتہ اونکے ہاتون مین تلوارین ہین جنسے روے
زمین کے کافرون سے بدلہ لیتی ہین ۔ راس الجالوت نے تصدیق کی
بس ظاہر ہے کہ بت شکنی اور جہاد دین سید المرسلین کے ساتہہ مخصوص ہین
جنکا قوت ید اللہی سے جیسا کہ چاہیئے تہا ظہور ہوا ۔ اور یہہ بشارت
نہایت واضح اور جلی ہے

دوسری بشارت

احتجاج مین منقول ہے کہ جسوقت راس الجالوت یہودی نے حضرت

امام رضاؑ سے کہا کہ آپ محمدؐ کی نبوت ثابت کریں۔ تو حضرت نے
فرمایا کہ نبوتِ محمدؐ کی موسےٰ بن عمران نے گواہی دی ھے
اے یہودی آیا تو نہیں جانتا کہ موسےٰؑ نے بنی اسرائیل کو وصیت کی
اور فرمایا۔ سَیَاْتِیْکُمْ نَبِیٌّ مِنْ اِخْوَتِکُمْ
فِیْہِ فَصَدِّقُوْ وَمِنْہُ فَاسْمَعُوْا یعنی عنقریب ایک
پیغمبر تمہارے بھائیوں میں سے تمہاری طرف آئیگا۔ تم اوسکی
تصدیق کیجیو۔ اور اوسکی باتوں کو سنیو۔ آیا بنی اسرائیل کی
بھائی بنی اسمٰعیل کے سوا تو جانتا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کے
بھائی سوا بنی اسمعیل کے نہیں ہیں۔ راس الجالوت نے کہا
ہاں یہ موسےٰؑ کا قول ہے اور اَلنُّبُوَّۃُ فِی الْعَرَبِ
وَبَنِیْ قَیْدَار جو اوسی فصل میں لکھا ہے۔ اس کی تائید
کرتا ہے اس سے نبوتِ خاتم الانبیا کا بخوبی ثبوت آشکار ہے
اسلیئے کہ اجدادِ امجادِ احمدِ مختار سے ایک بزرگوار کا نام قیدار ہے

تیسری بشارت

توریت کے سفر اول میں جسکا نام سفر الخلیقہ ہے اور اوسکا عربی
ترجمہ سنہ ۶۰ میں جامس بادشاہ برطانیہ کے حکم سے چھاپا گیا ہے
اسطرح لکھا ہے۔
وَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَکَ فِیْ اِسْمٰعِیْلَ وَھَا
اَنَا مُبَارِکُہٗ فِیْہِ وَاُثَمِّرُہٗ وَاُکَثِّرُہٗ جِدًّا جِدًّا
وَیَلِدُ اِثْنٰی عَشَرَ شَرِیْفًا وَاَجْعَلُہٗ اُمَّۃً
عَظِیْمَۃً اور جوادِ ساباطی کے رسالہ میں بجائے اثنی عشر

شریفا کے اثنی عشر ملکا ہے یعنی تیرا قول بابین اسمعیل کے مینے سنا۔ مین اوسکو مبارک اور برومند کرتا ہون اور اوسکو بہت بہت نسل کی کثرت دیتا ہون۔ اور بارہ بزرگ یا بادشاہ اوسکے اولاد مین پیدا ہوئے ہین۔ اور اوس سے ایک بڑی امت پیدا کرتا ہون۔ اس عبارت مین وجود ذی وجود دوازدہ امام علیہم السلام کی بشارت ہو۔ چنانچہ جواد ساباطی نے جو علماے اہلسنت سے ہے اسکا اعتراف کیا ہے۔ اور اس سے سید الانبیا کی نبوت بھی ثابت ہے کما ہو الظاہر۔

چوتھی بشارت

انجیل یوحنا کی چوتھی فصل مین جہان حضرت عیسیٰ کے ساتھ ایک عورت کی ہمکلام ہونے کا ذکر ہے یہان لکھا ہے۔ قَالَتْ لَهُ الْمَرْأَةُ يَا سَيِّدُ إِنِّي أَرَى أَنَّكَ نَبِيٌّ آبَاءُنَا سَجَدُوا فِي هَذَا الْجَبَلِ وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ الْمَكَانَ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُسْجَدَ فِيهِ هُوَ بِاُورِشَلِيمَ قَالَ لَهَا يَسُوعُ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ صَدِّقِينِي أَنَّهُ سَتَأْتِي سَاعَةٌ لَا فِي هَذَا الْجَبَلِ وَلَا فِي اُورِشَلِيمَ تَسْجُدُونَ لِلرَّبِّ ۝

یعنی ایک عورت نے حضرت عیسیٰ سے کہا ای حضرت مین اعتقاد کرتی ہون کہ تم پیغمبر ہو۔ ہمارے باپ دادے اس پہاڑ مین پرستش کرتے تھے اور تم کہتے ہو کہ اورشلیم مین جو ایک مقام ہے وہان پرستش کرنا چاہئے حضرت عیسیٰ نے اوس سے فرمایا ای عورت میری بات یقین کر کہ عنقریب

مکان

ایک وقت آئیگا کہ نہ اس پہاڑ مین پروردگار کی پرستش کرینگے نہ اورشلیم مین
انجیل کے فارسی ترجمہ مین لکہا ہے یعنی زن باد گفت حضرت فہمیدم
کہ پیغمبری پدران ما درین کوہ پرستش مینمودند و شما میگوئید کہ درا اورشلیم
مقامی ست درانجا پرستش بنماید عیسیٰ باد گفت کہ اے زن سخن مرا
باور کن کہ وقت ست کہ نہ درین کوہ ونہ درا اورشلیم پدر خود را خواہند پرستید
خاتم الانبیا کی عہد کرامت مہد مین جو تحویل قبلہ کے بیت المقدس سی
طرف کعبہ معظمہ کے واقع ہوی حضرت عیسیٰ نے یہہ اوسکی خبر دی ہی
اور حضرتؐ کے نبوت پر ایک دلیل روشن ہے۔

پانچوین بشارت

انجیل یوحنا کی پانچوین فصل مین جہان حقیقت عیسیٰ کے شہادت کا
بیان ہے اسطرح لکہا ہے۔

لکن الذی یشہد لی آخر وانا اعلم ان
شہادتہ التی شہد بہا لاجلی حق سہے

یعنی ایک اور ہے جو میرے حق مین گواہی دیگا۔ اور مین جانتا ہون
کہ جو گواہی کرےگا وہ میرے حق مین دیگا حق ہے انجیل کے فارسی
ترجمہ مین مرقوم ہے دیگرے ہست کہ در حق من شہادت میدہد
ومیدانم کہ آن شہادت کہ در حق من میدہد راست ست جناب ختم المرسلین نے جو نبوت
حضرت عیسیٰ کی شہادت دی ہے یہہ اوسکی طرف اشارہ ہے
اور یہہ شہادت قرآن مین جا بجا مذکور ہے جیسی اس آیت مین
قل آمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل

عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥

چھٹی بشارت

انجیل متی کے تیسرے باب مین جو حضرت یحیی کے کلمات پر مشتمل ہے سا فرین صفحہ گیارہوین فقرے مین مرقوم ہے۔ مین توبہ کے واسطے تمکو پانی سے غسل دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجسے زیادہ توانا ہے اسدرجہ کہ مین اوسکے نعلین اوٹھانے کی قابل نہین وہ تمکو روح القدس سے اور آگ سے غسل دیگا۔ اور انجیل لوقا کے پ چھبیسوین صفحہ سولہوین فقرہ مین اسطرح لکھا ہے۔ یحیی نے پہلے سے ان سبکو کہا کہ مین تو تمہین پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن مجھسے قوی تر آتا ہے کہ مین جسکے جوتونکا تسمہ کھولنے کے لائق نہین۔ وہ تمہین روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا انتہی بلفظہ۔ جناب ختم المرسلین نے جو گناہونپر حدین اور تعزیرین مقرر فرمائین جیسے جلانا مارڈالنا سنگسار کرنا اور حضرت جبرئیل کی تائید سے جو ہدایت فرمائی یا نفوس کو پاک اور ارواح کو طاہر اور بواطن کو آراستہ کیا اس عبارت مین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔

ساتوین بشارت

جناب رضا علیہ الاف التحیۃ والثناء نے راس الجالوت سے فرمایا کہ انجیل مین

لکہا ہے اِنَّ ابْنَ الْبَرَّةِ ذَاهِبٌ وَالْفَارِ قْلِيطَا جَاءٍ مِنْ
بَعْدِهٖ وَهُوَ يُخَفِّفُ الْاٰصَارَ وَيُفَسِّرُ لَكُمْ كُلَّ
شَيْءٍ وَيَشْهَدُ لِي كَمَا شَهِدْتُ لَهٗ اَنَا جِئْتُكُمْ
بِالْاَمْثَالِ وَهُوَ يَاْتِيكُمْ بِالتَّاْوِيلِ ٥ یعنی زن نکوکار کا
بیٹا جانیوالا ہے اور فارقلیطا اوسکے بعد آنیوالا ہے۔ اور وہ گرانیون کو
سبک کریگا۔ اور تمہارے واسطے ہر چیز کی تفسیر فرمائے گا۔ اور
میرے لئے گواہی دیگا۔ جسطرح کہ مینے اوسکے لئے گواہی دمی۔ اور مین
تمہارے پاس امثال لایا ہون اور وہ تمہارے پاس تاویل لائیگا
آیا تو اسکی تصدیق کرتا ہے۔ رأس الجالوت نے جواب دیا ہان مین اسکا
منکر نہین۔ اور اسی حدیث مین لکہا ہے کہ جناب امام ہمام علیہ السلام نے
جاثلیق سے خطاب فرمایا کہ آیا تو جانتا ہے کہ انجیل مین مرقوم ہے
اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ وَالْفَارِ قْلِيطَا جَاءٍ وَهُوَ
الَّذِيْ يَشْهَدُ لِيْ بِالْحَقِّ كَمَا شَهِدْتُ لَهٗ
وَهُوَ الَّذِيْ يُفَسِّرُ لَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ الَّذِيْ
يُبْدِيْ فَضَائِحَ الْاُمَمِ وَهُوَ الَّذِيْ يَكْسِرُ عَمُوْدَ الْكُفْرِ
یعنی حضرت عیسیٰ نے لکہا کہ مین طرف اپنے پروردگار کی جانیوالا ہون اور
فارقلیطا آنیوالا ہے۔ اور وہ ایسا ہے کہ میرے لئے سچی گواہی دیگا
جسطرح مینے اوسکے واسطے گواہی دی۔ اور ہر چیز کی تمہارے لئے

تفسیر کریگا اور فضیحتین استون کی اوسکے اختیار مین ہین اور وہ عمود کفر کو توڑیگا۔ جاثلیق نے اقرار کیا اور شارح مقاصد کے کلام سے اسکی تصدیق ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ چودہوین صحاح مین انجیل کی لکھا ہے

اِنِّی اَطلُبُ لَکُم مِن اَبِی یَهَبکُم وَیُعطِیکُم فَارقَلِیطَا آخَرَ لِیَکُونَ مَعَکُم اِلَی الاَبَدِ وَالفَارقَلِیطُ رُوحُ الحَقِّ وَالیَقِین

یعنی مین اپنے پدر سے خواستگاری کرونگا کہ ایک فارقلیط اور تمکو عطا فرمائے تو تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے اور فارقلیط روح حق و یقین ہے۔ اور پندرہوین مین اسطرح مرقوم ہے۔

اَمَّا فَارقَلِیطُ رُوحُ القُدُسِ الَّذِی یُرسِلُهُ اَبِی بِاسمِی هُوَ یُعَلِّمُکُم جَمِیعَ الاَشیَاءِ

یعنی فارقلیط روح القدس ہی جسکو میرا پدر رہبری نام سے بھیجیگا وہ تمکو تمام چیزین تعلیم کریگا اور ان سبکی تصدیق و تحقیق اوس سے ہوتی ہے جو انجیل یوحنا کے چودہوین باب مین اسطرح عربی عبارتمین لکھا ہے کہ

اَنَا اَسئَلُ اَبِی فَیُعطِیکُم مُسَلِّیًا آخَرَ لِیَثبُتَ مَعَکُم اِلَی الاَبَدِ

یعنی مین اپنے باپ سے سوال کرونگا کہ تمکو ایک تسلی دینے والا دوسرا عطا فرمائے تاکہ تمہارے ساتھ ہمیشہ تک ثابت رہے اور شفاعت کرنیوالا اور واسطہ اور تسلی دینے والا اور بزرگ کیا ہوا لفظ فارقلیط کے معنی ہین جنکا معنی احمد و محمد مرجع ہے۔ اور فارسی انجیل مین لکھا ہے و من از پدر خواہم خواست کہ او تسلی دہندۂ دیگر بشما خواہد داد

وتاابد باشما خواہد ماند اور اسی باب مین مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمود من
این سخنہارا چونکہ نزدیک شما بودم بشما گفتہ ام لیکن آن تسلی دہندہ
یعنی روح القدس کہ پدر اورا باسم من خواہد فرستاد شمارا
ہرچیز خواہد آموخت و ہرچہ من شمارا گفتم بیاد شما خواہد داد اور
دو تین سطر کے بعد لکھا ہے وحالا از وقوع بشما خبر دادم تا کہ چون
وقوع یابد باور کنید دیگر بسیار باشما گفتگو نخواہم کرد زیرا کہ رئیس
این جہان می آید اور یہہ ایک صریح بشارت ہے اسلیئے کہ جو صفتین
اس مین بیان ہوئی ہین مصداق انکا سوائے ذات بابرکات
سرور کائنات کے کوئی اور نہین۔ نبوت عیسیٰ کی تصدیق اور
متعارف الیہ کی تفسیر تکالیف کی تخفیف تمام احکام حلال حرام کی تعلیم حضرت سے واقع ہوئی
اور حضرت عیسےٰ کا قول کہ رئیس اس جہان کا آتا ہے اس
امر کی دلیل ہے کہ ہمارے پیغمبر پہلے پیغمبرون سے اشرف
وافضل ہین۔ اور حضرت عیسیٰ کا یہہ کلام کہ وہ تمہارے ساتھ
ہمیشہ تک رہے گا اس بات کا اثبات کرتا ہے کہ ہمارے
پیغمبر پر نبوت ختم ہوئی اور حضرت خاتم الانبیا ہین جیسا کہ قرآن مجید مین
آیا ہے۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ ہ

آٹھوین بشارت

پندرہوین باب تیئیسوین ۲۳ صفحہ مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمود چون

آن تسلی دہندہ کہ من از جانب پدر بشما خواہم فرستاد یعنی روح راستی کہ از طرف پدر می آید در بارہ من شہادت خواہد داد و شما نیز شہادت خواہید داد زیرا کہ از آغاز با من بودہ اید۔ مثل سابق یہ عبارت بھی نبوت حضرت کی بشارت ہے اور لفظ پدر جو اس عبارت میں اور پہلے عبارتوں میں حق تعالے پر اطلاق کیا گیا اوس سے پرورش گار مراد ہے اُس لیئے کہ ابوت حقیقی جو عوارض جسمانی سے ہے حق میں حق متعال کی محال ہے اور اس دعوے کے ثبوت کو حضرت عیسیٰ کا یہ قول جو انجیل یوحنا کے بیسوین فصل میں مذکور ہے کافی و وافی ہے۔

انی صاعد الی الذی ھو ابوکم والھی الذی ھو الھکم۔ یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ مین صعود کرتا ہون طرف اپنے باپ کے جو تمہارا بھی باپ ہے اور طرف اپنے معبود کے جو تمہارا بھی معبود ہے۔ اور فارسی ترجمہ مین اسطرح لکھا ہے کہ عیسیٰ بمریم گفت کہ مرا دست مگذار زیرا کہ ہنوز نزد پدر خود نرفتہ ام بلکہ بنزد برادران بروو بآنہا بگو کہ من نزد پدر خود و پدر شما و خدای خود و خدای شما بالا میروم اور مثل اسکے انجیل مین بہت واقع ہوا ہے۔

نوین بشارت

شرح مقاصد مین لکھا ہے فی السادس عشر اقول لکم

حقاً حقاً انّ انطلاقی عنکم خیرٌ لکم وان
لم انطلق عنکم الی ابی لم یاتکم الفارقلیط
وان انطلقت ارسلته الیکم فاذا جاء
هو یفید العالم ویدینهم ویوبخهم ویوقفهم
علی الخطیة والبرّ ثمّ قال اذا جاء روح الحق
والیقین یرشدکم ویعلمکم ویدلکم بجمیع
الخلق لانه لیس یتکلم بدعة من تلقاء

نفسہ ۞ اسکی تصدیق اوس سے ہوتی ہے جو انجیل یوحنا کے
باب ۱۶ صفحہ ۱۲۳ مین اسطرح مرقوم ہے لیکن بشما راست میگویم
کہ شمارا مفید ست کہ من بروم واگر نروم آن تسلی دہندہ نزد شما
نخواہد آمد اما اگر بروم اورا نزد شما خواہم فرستاد چون او بیاید جہانرا
بگناہ و صدق و انصاف ملزم خواہد ساخت زیرا کہ بر من ایمان نمی
آرند بصدق زیرا کہ بنزد پدر خود میروم و شما مرا دیگر نمی بینید بانصاف
زیرا کہ بر رئیس این جہان حکم جاری شدہ است و دیگر خبرہای بسیار
دارم کہ بشما بگویم لیکن حالا نمی توانید متحمل شد اما چون او یعنی روح راستی
بیاید او شمارا بتمامی راستی ارشاد خواہد نمود کہ او از پیش خود سخن نخواہد گفت

بلکہ ہر انچہ می شنود خواہد گفت و شمارا باٰئندہ خبر خواہد داد و او مرا اجلال خواہد داد کہ او انچہ از آن نست خواہد یافت و شمارا خبر خواہد داد اور اس بشارت کی یہہ عبارت لِاَنَّہٗ لَیْسَ یَتَکَلَّمُ بِدْعَۃً مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ جسکی جگہہ فارسی مین یہ عبارت ہے کہ آوازپیش خود سخن نخواہد گفت بلکہ ہر انچہ می شنود خواہد گفت قرآن مجید کے اس آیت کی مطابق ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی جو جناب ختم المرسلین کے وصف مین نازل ہوی ہے اور باقی جو اوصاف اس بشارت مین مذکور ہین حضرت مین بخوبی تحقق تھے

دسوین بشارت

رویت یوحنا رسول انجیلی کے دوسری فصل کے آخر مین مرقوم ہے وَالظَّافِرُ الَّذِیْ یَحْفَظُ اقْوَابِیْ وَاعْمَابِیْ اِلَی التَّمَامِ فَاَنَا اُعْطِیْہِ سُلْطَانًا عَلَی الْاُمَمِ وَیَرْعَاھُمْ بِعَصًا حَدِیْدٍ وَکَاٰنِیَۃِ الْفَخَّارِ یَسْحَقُھُمْ کَمِثْلِ مَا اَخَذْتُ اَنَا مِنْ اَبِیْ وَ اُعْطِیْہِ زَھْرَۃَ الصُّبْحِ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُذُنٌ فَلْیَسْتَمِعْ مَا یَقُوْلُ الرُّوْحُ فِی الْکَنَائِسِ

اور فارسی ترجمہ مین اسطرح لکہا ہی و ہر کسکہ غالب آید و تا انجام اعمال مرا نگہدارد ویرا اقتدار بر قبائل خواہم داد کہ برانہا بعصای آہنی حکمرانی

خواہد کرد کہ شما را بہ تمامی راستی رہنمائی خواہد کرد و انچه بشنود خواہد گفت و شما را از امور آیندہ خبر خواہد داد او مرا جلال خواہد داد زیرا کہ از آنچه ازان منست خواہد گرفت و بشما خبر خواہد داد

خواہد کرد کہ تو کو زنہا خرد میشوند بنوعیکہ من از پدر خود یافتہ ام و من اور استارہ سحری خواہم داد ہر کسکہ گوش دارد بشنود کہ روح بکلیسا ہا چہ میگوید آور یہہ ایک بشارت ظاہر ہے اسلئے کہ جناب سید المرسلین جانب رب العالمین سے مامور تھے کہ مشرکون اور کافرون پر تلوار سے جہاد کرین آور جوادِ ساباطی نے باوصف نسن کے کہا ہے کہ زہرۃ الصبح اور ستارہ سحری سے حضرت امام مہدی صاحب الزمان علیہ السلام مراد ہین اسواسطے کہ ساتوین ہزار کے پہلی صدی کی پہلی دہای کے پہلی برس کے پہلی تاریخ کی صبح کو ظہور فرماینگے۔ اور جناب سید العلما علیین مکان علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہین کہ ممکن ہے کہ جناب صاحب العصر علیہ السلام کو باعتبار ولادت باسعادت کے ستارہ سحری کہا ہو جو ماہ شعبان کی پندرہوین تاریخ کے صبح کو واقع ہوی ہے بالجملہ جب خاتم الاوصیا کی بشارت ہوی تو خاتم الانبیا کی بدرجہ اولے بشارت ہو گی۔

بشارت گیارہوین۔

رویت یوحنا کے تیسری فصل مین لکہا ہے اَلظَّافِرُ الَّذِیْ یَلْبَسُ الْبَیَاضَ وَلَا یُمْحَیٰ اِسْمُهٗ مِنْ سِفْرِ الْحَیَاةِ وَاَنَا اَعْتَرِفُ بِاِسْمِهٖ قُدَّامَ اَبِیْ وَقُدَّامَ مَلَائِکَتِهٖ اور انجیل کی فارسی ترجمہ مین اسطرح پر ہے و ہر انکہ غالب آید بجامۂ سفید ملبس خواہد گشت و نام اورا از کتاب محو نخواہم نمود بلکہ بنام وی نزد پدر خود و فرشتگان اقرار خواہم نمود اس بشارت مین نبی موعود کا

سفید لباس پہننا اور اوسکے نبوت کا ہمیشہ رہنا دو تو منصوص ہین - اور یہ
دو نو امر ہمارے پیغمبر کے ساتھ مخصوص ہین - کیونکہ سفید لباس اسلام مین
رائج رہا ہے - اور حق تعالی نے اونکی شان مین ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین کہا ہے -

بارھوین بشارت

اوسی فصل مین مرقوم ہے اَلظَّافِرُ اَجْعَلُهُ عَمُوْدًا
فِي الشَّكْلِ الْاِلٰهِيّ وَلَا يَخْرُجُ اَيْضًا
خَارِجًا وَاَكْتُبُ عَلَيْهِ الْاِسْمَ الْاِلٰهِيَّ
وَاِسْمَ مَدِيْنَةِ اِلٰهِيَ الَّتِيْ هِيَ اُوْرْشَلِيْمُ
الْجَدِيْدَةُ النَّازِلَةُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِ
اِلٰهِيَ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْمُ الْجَدِيْدُ
اور فارسی ترجمہ مین اسطریق پر ہے وہر انکہ غالب آید من
او را در ہیکل خدای خود ستون میسازم کہ دیگر بیرون نخواہد
رفت و بروی اسم خدای خود و اسم شہر خدای خود را کہ
اور شلیم نو است و از آسمان از نزد خدای من نازل میشود

واسمہ تو خود را خواہم نوشت دونو ترجمون کے اختلاف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کرنے والون نے تصرف کیا ہے بہرحال یہہ فقرہ واکتب علیہ الاسم الاعلیٰ لکھے ممکن ہے کہ طرف مُہر نبوت کے اشارہ ہو اور نیا اورشلیم کعبہ معظمہ ہے اور حجر اسود کا بلکہ کعبہ مشرفہ کا آسمان سے اوترنا اہل اسلام کی روایتون مین منقول ہے۔ آمالی مین جناب شیخ صدوق علیہ الرحمتہ نے عبداللہ بن سلیمان سے جس نے انبیاے سابقین کی کتابین پڑہین تہین ایک حدیث نقل فرمائی ہے اوسکے اکثر مضامین کا حاصل مناسب مقام سمجھکر یہان درج کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مین نے انجیل مین پڑہا ہے کہ ای عیسیٰ خبر دے اون لوگون کو جو تیرے روبرو حاضر ہین کہ مین خدای دائم ہون مجکو زوال نہین اور نبیٔ امی کی تصدیق کرو جو شتر اور پیراہن اور تاج یعنی عمامہ اور نعلین اور عصا رکہتا ہے اوسکی دونو آنکہین سیاہ ہین۔ اور پیشانی کشادہ ہے باصاف ہے اور رخسار روشن ہین اور ناک باریک ہے اوسکی دانت کچہہ کچہہ ایک دوسرے سے جدا ہین اوسکی گردن گویا ابریق نقرہ ہے جسکی گردن گویا ہمرنگ طلا ہے اوسکے سینہ سے ناف تک مانند ایک خط کے باریک بال ہین اسکے سوا اور بال اوسکے شکم اور سینہ پر نہین اوسکا رنگ گندمی ہے اوسکے کف دست وکف پا پر گوشت ہین۔ اور جس وقت کسی طرف متوجہ اور ملتفت ہوگا اوسکا تمام بدن اوسی طرف پہر جائیگا

اور جب کسی مجمع مین آئیگا تمام اہل مجلس پر غالب آئیگا اور جسوقت راہ چلیگا اوسکے پانو زمین سے اسطرح جدا ہونگے
جیسے تہیری سے جدا ہوتی ہین۔ اور جسطرح پانی تیز نشیب مین سوان ہوتا ہے اوسکے عرق کی قطرے پیشانی پر مثل مروارید کی
نمایان ہونگی اور مشک کی خوشبو اوس سے دماغون مین پہنچیگی۔ نہ مثل اوسکے اون لوگون مین دیکھا جو پہلی
گذرے ہین اور نہ مثل اوسکے اون لوگون مین دیکھینگے جو اوسکے بعد پیدا ہونگے خوشبو دار ہی عورتون کی نکاح کو بہت دوست
رکہیگا نسل اوسکی قلیل ہوگی بلکہ اوسکی نسل ایک دختر مبارکہ کی نسل مین منحصر ہوگی جسکی لیے بہشت مین ایک
مکان ہے جسمین تعب و محنت نہین آخر زمانہ مین اوس دختر کا متکفل ہوگا جسطرح تیری ماں کا زکریا متکفل
ہوا تہا اور اوسکے دو فرزند ہونگے کہ وہ درجہ شہادت پائینگے اور اوس پیغمبر کا کلام جو اوسپر نازل ہوگا قرآن ہوگا اور
اوسکا دین اسلام اور دین اسلام ہون طوبے ہے اوس شخص کے واسطے جسکو اوسکا زمانہ نصیب ہو اور
اوسکی ایام دیکہے اور گوش قبول سے اوسکا کلام سنے عیسی نے کہا اے پروردگار طوبی کیا ہے فرمایا
کہ ایک درخت ہے بہشت مین جسکو مینے اپنی قدرت کی ہاتھ سے بویا ہے اوسکی شاخین بہشت مین
سایہ فگن ہین اوسکی بیخ رضوان ہے اوسکا پانی تسنیم سے ہے اور وہ ایک نہر ہے جسکی خنکی
مثل خنکی کافور کے ہے اور مزہ شہد کا مزہ ہے جو شخص اوس نہر سے ایک جرعہ پئے اوسکو پہر کبہی
تشنگی عارض نہو عیسی نے کہا اے خداوند مجکو اوس چشمہ سے پلوا حضرت رب العزۃ نے فرمایا کہ اوسمین سے
پینا ہر بشر پر حرام ہے جب تک کہ پیغمبر آخر الزمان اوسمین سے نہ پئے اور امتون پر اوسمین سے پینا حرام ہے
جب تک کہ اوس پیغمبر کی امت نہ پئے تجکو اپنی طرف اوٹہاتا ہون پہر تجکو آخر زمانہ مین بہیجونگا تو تو عجائب وقت
عجیبہ اوس پیغمبر کی امت سے مشاہدہ کریگا اور دجال لعین سے مقابلہ مین تو اونکا مددگار ہو تجکو نماز کی
بہیجونگا۔ تو تو اونکے نماز مین شریک ہو البتہ وہ امت مرحومہ ہے اس بشارت مین جو اوصاف مذکور
ہوئے ہین سوائے خاتم الانبیا کی کوئی اونکا مصداق نہین اور چونکہ اہل اسلام کی روایتون مین آیا ہے کہ حضرت عیسی
صاحب العصر کی ظہور کے وقت نازل ہون گے اور امام وقت کی اقتدا
کرینگے۔

اس بشارت کا مضمون انجیل اوسکی تائید کرتا ہے؛

ہم اب اس باب مین ایک بہت بڑی مشہور عالم غیر متعصب عیسائی مذہب گاڈفری ہگنیس صاحب
کی کتاب اپالوجی سے بے کم و کاست ترجمہ سے جسکا نام حمایۃ الاسلام ہے کچہ نگارش
کرتے ہین اور پہلے مصنف کا داب گزارش کرتے ہین کہ جابجا اپنی تسلیم و تصدیق کی
ہوئی باتونکو مسلمانون کے مقولہ سے تعبیر کرتا ہے اور قرینہ اس کا یہ ہی کہ اون باتونکی
نسبت کچہ رد و قدح اور نقض و جرح نہین تحریر کرتا ہو آس کتاب کے نمبر ۶ ۱۵ مین مرقوم ہی
مگر ایک اور عجیب ور نہایت ضروری دلیل ہے جو کہ عیسائیونکی ساتہہ برتاؤ مین آپ صلعم کے
معاون ہوئی اور جسکو دوست و دشمن دونو نے لکہا ہے مگر دشمن اوسپر کما ینبغی توجہ نہین
کرتے وہ یہ ہی کہ ایک روایت مشہور ہی اور انجیلی تواریخ مین مکتوب اور مذکور کہ عیسی
نے اپنی رفع سے پیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تہا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص
کو کسی نہ کسی حیثیت مین بہیجنگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیرکلیطاس لکہا ہی
جس کا ترجمہ تشفی دہندہ ہے پہر نمبر ۵۰ مین لکہا ہو مسلمانون نے بیان کیا ہو اور اب بہی
اون کا یہی قول ہے کہ یہہ شخص محمد ہی تہے جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تہی جسطرح
کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تہی کہ دونو کے نام لیدئے گئے تہے اور مسلمان یہ بہی
کہتے ہین کہ عیسی نے جو آپ کا نام لیا تہا تو اوس لفظ سے جیساکہ زبان یونانی اور ہماری
تواریخ انجیلی مین ہی یعنی پیرکلیطاس بلکہ اس لفظ سے پیرکلیوطاس جسکے معنی تشفی
دہندہ کے نہین ہان بلکہ محمود یا ممتاز کے معنی ہین جو عربی مین لفظ محمد کے معنی ہین اور عیسائیون
کے انجیل مین ابتدا مین بجلاد و دو لفظونکی دوسرا ہی لفظ تہا مگر سچ چہپانیکے لئے
اوسکو تحریف کر دیا گیا اور عیسائی اس بات سے انکار نہین کر سکتے کہ اون کی کتب موجودہ
حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قراءت ہوا ہے اور وہ یہ بہی کہتے ہین کہ اس عبارت
کے چہپانیکے لئے تمام تحریرین وستی غارت کر دی گئین تحریرات وستی کے غارت ہو جانے
کا انکار نہین ہو سکتا اور یہ وہ بات ہی جسکی نسبت جواب باصواب دینا مشکل ہی اور
قدیمی کتابون کی نسبت تو یہ ہی کہ چہٹی صدی سے قبل کی ایک بہی موجود نہین

نمبر ۱۵۹ مین تحریر ہے مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ مشہور بات ہو کہ بہت ہی
عیسائیونکو موجب پیشین گوئی کے ایک شخص کا انتظار تہا جس سے ثابت ہوتا ہی
کہ جو بناوٹ رومی پادریون اور پروٹسٹنٹ نے قوانین مذہبی کی اوس عبارت پر کر دی
وہ عام تہی اسکی نظیر دوسری صدی مین مان ٹینی ہی جو کہ ٹرٹولین کے نسبت پہلے
ہوا ہی اوسکو اوسکے پیرو شخص موعود سمجہتے تہے جس سے کہ اوسکے دشمنون کو
موقع ملا کہ اوسکی نسبت از راہ کینہ کے بے اصل بات مشتہر کر دین کہ وہ روح القدس
ہونیکا دعوی باطل رکہتا ہے ایسی ہی اشخاص خصوصاً مانٹینی اس کے بدولت انجیلی
تواریخونمین جہوٹ ملایا گیا اور یہہ ماجرا محمد کے زمانہ سے بہت پہلی ہوا جسکا اصل تشفی دہندہ
ہونا بوجہہ آپ کی کامیابیون کی ثابت ہے اور ٹیرٹیلین کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ
سے بہت پیشتر منیس کو بہی اوسکی پیرودون نے شخص موعود قرار دیا اور مانشتو بوسوبیے نے
ثابت کیا ہے کہ اوسکی پیرو بڑی عالم اور طاقت ور فرقے تہو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ
اور سب کی بہ نسبت اوس زمانکو غالباً بہتر سمجہتے تہے جسمین عیسی نے پیشین گوئی کی تہی
لیکن نتیجہ سے ثابت ہوا کہ منیس شخص موعود تہا نمبر ۱۶۱ مین مذکور ہے مگر مسلمان اس سے
بڑہکر یہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون کی دلیل پیش کیجائے تب بہی مطلب ثابت ہی کہ وعدہ تو
ایک تشفی دہندہ کا تہا پہر یہ کہنا کہ ظہور بارہ زمانہ آئندہ کا وہی شخص موعود ہی محض
فضول ہی اور درحقیقت محمد ہی اوس شخص کے مصداق ہین اور آپ کے سوا اور کوئی
ایسا نہین اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ حواریونکی قوانین اور خود عیسائیون کی کتاب سے کسیطرح
پہ پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون مین آجانا تشفی دہندہ موعود کا آجانا ہوا اور صرف
زبان سے ایسے دعوی کی تصدیق نہین ہو سکتی نمبر ۱۶۵ مین مسطور ہی مسلمانونکی دلیل کو
ثابت ترجمہ لفظ پیریکلیوطاس بجائے پیریکلیطاس کے بڑی مدد اوس طرز کے وجہ سے
ملتی ہے جو کہ سینٹ جردم نے انجیل کا ترجمہ لاطنی زبان مین کرنیکے اندر اختیار کیا تہا
جسمین بجائے لفظ پیریکلیوطاس کے لفظ لاطنی پیریکلی طاس لکہدیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہی

کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ پیرکلیوطاس تہا نہ
پیریکلیطاس اس وجہ سے مسلمانون کی اوس بیان کو بہت مدد ملتی ہے جو پُرانے
تحریرات دستی کے غارت ہونیکے باب مین وہ کرتے ہین نمبر ۱۷ مین بیان کیا ہے
مگر تین علاوہ اس کے یہہ بہی کہتا ہون کہ اگر عیسٰی کا استعمال کیا ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہ
کہ اس لفظ کے معنی ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہی تو اوس کا ترجمہ اس لفظ
یونانی پیریکلیطاس مین غلط ہی یعنے اختلاف قرارت کے جہت سے اور لفظ مذکور
اوس لفظ سے بدلنا چاہئے جو ستودہ کے معنی رکہتا ہو اور جو واقع مین لفظ پیرکلیوطلس
ہونا چاہئے نمبر ۷۲ مین ذکر کیا ہی مگر اس کا ترجمہ فارقلیط علم کی معنی لیکر نکرنا چاہئے
بلکہ اسم صفت کے طور پر کرنا چاہئے چنانچہ اہل اسلام بمعنی احمد کے لیتے ہین اگر یہہ لفظ
عیسٰی کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہئے
جو اوسکے معنی اون زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہو
تو اوسکی وہی معنی چاہئین جو عربی مصدر کے ہین اور تب اوس کے معنے ستودہ
یا شخص ممتاز کے ہونگے نمبر ۱۸۴ مین مکتوب ہے مین ابہی بیان کر چکا ہون کہ وہ
طریق جس سے کئی فرقون کو تہوڑی ہی عرصہ مین زوال آگیا ثبوت کافی اس امر کا ہی
کہ اون لوگون نے اپنی افسرون کو شخص موعود فرض کر لینے مین غلطی کے اور وہ بتدریج
نیست و نابود ہوگئے مانٹی نس کو بخبتہ پادریون نے اسلئے عیب لگایا ہی کہ اوسنے اپنے
آپ کو روح القدس کہا مگر یہہ بڑی خلاف بیانی ہے گو کہ اوسنے عیسٰی کی انجیل کو تسلیم کیا
لیکن ہماری چارون تواریخون کو سند جاننے سے انکار کیا اور کہا کہ شخص موعود روح
نہین بلکہ انسان ہی یہی بنا اوس جہوٹے الزام کی ہے جو اوسپر لگایا گیا ہی جیسا کہ
بخوبی لنس بوسوبر نے ثابت کیا ہی نمبر ۱۸۵ مین لکہا ہی مانٹی نس کے طور پر غالباً
محمد نے بہی آپکو شخص موعود خیال کیا بہت سے عجیب غریب معاملے آپ کے اعتقاد
کی تصدیق کرنے مین متفق ہین اول یہ کہ لفظ فارقلیط کے معنی وہی ہین جو لفظ احمد کے

ہین اور اسطرح سی آپنے اپنو ٹین زبان ہنگی مین پیشین گوئی کیا ہوا تقبید نام خیال کیا ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو پہلے تقبید نام اشعیا نے کہا تہا دوم یہہ کہ ضرورت ایک شخص کی اون خرابیون کی تصحیح اور ترمیم کے لئے جو دین عیسوی مین ہوگئی تہین اور جن سے دنیا مین خونکا ابلہ آگیا تہا بخوبی ظاہر تہی سوم یہہ کہ آپ کی کامیابی سے آپکو اپنی رسالت کی صحت کا ثبوت معلوم ہوا ہوگا الخ نمبر ۹۳ ا مین مزبور ہی برنباس کی انجیلی تواریخ کا جس سی وہ کہتے ہین محمدؐ نے قرآن مین اکثر نقل کی ہی مشرق مین بہت رواج تہا اوسمین محمد کی آمد کی متواتر پیشین گوئی ہوئی ہی ڈاکٹر ریٹ کا قول ہی کہ محمدؐ کی کاربرآری کے لئے اوسمین تحریف کی گئی ہی یہہ ممکن ہی اور ہم کو اوس صورت مین تعجب بہی نہین ہوتا جبکہ رومی اور پروٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنی قدیمی اور حال کے متبرک نوشتون مین سخت بیغیرتی ہی ایسا ہی کچہ کیا ہی نمبر ۷۶ ا مین تسطیر ہی عہدِ جدید مین اسقدر پیشین گوئی محمدؐ کی نسبت ہی مگر آپ کے پیرو ون کا قول ہی کہ عہدِ عتیق مین بہی آپ کی نسبت پیشین گوئی تقبید نام کیگئی ہی پادری اور نہایت دیندار پارکہرٹ صاحب کا قول جو ایسے شاہد ہین جنکو شہادت دینی منظور نہین اس لفظ حما کی مادہ کے نسبت یہہ ہی کہ یہ لفظ سب قسمون کی پاک چیزون یعنی دونو قسمون کی عبادت سچی اور جہوٹی پر بولا جاتا ہی جنسے ہر فریق علی حسب مراتب خواہش اور محبت رکہتے تہے دیکہو انٹر ال ہیگ دوم صفحہ ۲ اور آپنیگا مطلوب کل قومون کا وبا د حمدہ خل بگوئیم اس مادہ سے مزعوم پیمبر محمد کا نام نکلا نمبر ۷۷ ا مین ترقیم کیا ہی پارکہرٹ صاحب کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہدِ جدید اور نیز عہدِ عتیق مین آپ کی نسبت پیشین گوئی تقبید نام کی گئی ہے اور اس پیشین گوئی کی جو نسبت عیسی مسیح کے طرف کی گئی واقع مین غلط ہی اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہی وہ اوس شخص کی نسبت تہی جسکو خود عیسے نے اپنی رسالت تمام کرنیکے لیے بہیجا تہا اور انجیل لوقا کی باب ۲۴ ورس ۴۵ مین لفظ اپی گیلین (یعنی وعدہ) سے اوسیکے طرف اشارہ فرمایا تہا اور اس کے بابت مین تمہارے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اوس سے مراد

محمد مین نہ عیسیٰ یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہی کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام
موجود ہے اس مقام پر یہہ دعوی نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی نمبر ۱۵۲
مین رقم کیا ہے جس شخص کو دین محمدی کے طرف تہوڑیسی بھی رغبت ہو وہ باآسانی مان
لیگا کہ آپکے رسائل مین کوئی ایسی بات نہتی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف ہو
یعنے کوئی ایسی بات نہتی کہ بغیر بلا توسط مخالف ہو موسی نے اپنی پانچ کتابون مین قرار
کیا تہا کہ اللہ تعالی میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجے گا اسلئے پیغمبر پاکی وس قومون کیلئے
(جو اوسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی تہین اور جو
شاید فتح کرنیوالے پیغمبر کے جویاں تھے نہ روحانی مسیح کی) کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ
وہ محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تھے وہی پیمبر موعود کیون نہ سمجہتے اگر وہ معجزہ چاہتے تو فتوحات
اور شمشیر احمدی اوس کا جواب تھا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور غیر مغلوب پیمبر کے معجزہ اصل
مانے گئے تھے جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل ہوتی تھی یہود اور عیسائیون کے فرقون مین
معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسے باقی سکے بنی اسرائیل مین ہوئی
کہ بالکل قومین آپکے مذہب مین کہپ گئین اگر آپکے پیرو تین نہین کہیں تو پہر کیا ہوتین
نمبر ۸۶ امین بیان کیا ہے عیسائی اپنے آپ کو اندہا کرنیکے سبب اس خیال کو کہ محمد شخص
موعود تھے جسقدر چاہین مضحکہ مین ڈالین مگر اس سے یہہ حقیقت نہ بدلے گی کہ ہزارہ کروڑ
شخص محمد کو ایسا ہی خیال کرتے تھے اور اب بھی خیال کرتے ہین ہم نے کتابون مین دیکہا ہے
کہ جب ہم ہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہے تھے تو یہہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ ہر ایک جسپر ہو
کہ اہل عرب کے ہنر اور دانائی سے ایجاد ہو سکی ہو نہ کبھی گئی ہو جو یہہ متصور نہین ہو سکتا کہ لفظ
فارقلیط کے باب مین بحث کما حقہ نہوئی ہو اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا
کہ دنیا کے معاملات کو ایک نہایت عجیب طور پر چلنے کے مذہب محمدی کے لئے ایک مصلح کی
حاجت تھی اور غالبا کروڑون ان لوگون مین سے جو محمد کو مانتے تھے ہماری انجیل اور قرآن کے
لفظونکو بابت روح القدس کے کبھی نہین سنا ہوگا اور اگر سنا بھی ہوگا تو اونکی تصدیق ست

انکار ہوگا مگر اونہون نے اگر تسلیم بہی کیا ہو تو ایک مختصر جواب رغبت سے سننے والون کا
اطمینان کر دیگا وہ یہہ ہی کہ تم کہتے ہو کہ عہد جدید مین ہدایت ہی کہ روح الصدق آویگی
یہہ درست ہی کہ روح الصدق آئی مگر وہ محمد مین آئی جنکو روح الصدق سے الہام ہوتا تہا
پس یہی تمہاری پیچیدہ عبارت کے صحیح معنے ہین اور صرف یہی درستی کے ساتہہ ہو سکتے
ہین اتنے اس شخص کی تقریر تحریر کر کے ہم چند صریح بشارتین تسطیر کرتے ہین کہ اہل انصاف
ملاحظہ فرماوین اور تقلید سے باز آئین اور لوازم تحقیق بجا لائین اور اونکی خاتم الانبیا تطبیق
کرین اور حضرت کے پیغمبر ہونیکی تصدیق کرین ۔ حضرت موسیٰ اور حضرت حبقوق پیغمبر نے
نبی عربی کے حجازی کے مبعوث ہونے کی اسطرح بشارت دی ہے اور کہا خدا سینا
سے نکلا ۔ اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا ۔ اوسکے دہنے ہاتہہ مین
شریعت روشن ۔ ساتہہ لشکر ملائکہ کے آیا ۔ (توریت کتاب پنجم باب ۳۳-۲) آئیگا اللہ
جنوب سے ۔ اور قدوس فاران کے پہاڑ سے ۔ آسمان و زمین کو زینت دی ۔ اور آسمان و زمین
اوسکی ستائش سے پر ہوگئے (کتاب حبقوق باب ۳-۳) ان آیتون مین جو کوہ فاران سے
خدا کا ظاہر ہونا اور شریعت کا اوسکے ہاتہہ مین ہونا بیان ہوا وہ علانیہ محمد رسول اللہ کے مبعوث
ہونے اور قرآن مجید کے نازل ہونیکی کہ جو عین شریعت ہے بشارت ہی ۔ یہہ بات عرب کے قدیم
جغرافیہ سے اور بڑی بڑی عالمون کی تحقیق اور تسلیم سے اور توریت کے محاورات سے بخوبی ثابت
ہوگئی ہے کہ مکہ معظمہ کے پہاڑون کا نام فاران ہی ۔ حضرت سلیمان نبی آخر الزمان کی مدح
و ثنا سے اسطرح رطب اللسان ہوئے ہین ۔ میرا دوست نورانی ۔ گندم گون ہزارون مین سردار
اوس کا سر ہیرہ کا سا چمکدار ہی ۔ اوسکی زلفین مسلسل شل کوے کے کالی ہین ۔ اوسکی آنکہین ایسی
ہین جیسے پانی کے کنڈل پر کبوتر ۔ دودہ مین دہلی ہوئین ۔ نگینہ کے مانند جڑی ہین خانہ مین
اوسکے رخسارہ ایسے ہین جیسے مٹی پر خوشبودار بیل چہائی ہوتی ۔ اور جیکلی پر خوشبو گری ہوئی
اوسکے ہونٹ پہول کی پنکہڑیان ہے جنسے خوشبو ٹپکتی ہی ۔ اوسکے ہاتہہ مین سونے کے ڈہلے ہوئے
جواہر سے جڑے ہوئے ۔ اوس کا پیٹ جیسے ہاتہی دانت کے تختی ۔ جواہر سے لپی ہوئی ۔

اوسکے پنڈلیان ہین جیسے سنگ مرمر کے ستون سونیکی بیٹہکی پر جڑی ہوئی - اوس کا
چہرہ مانند مہتاب کے - جوان مانند صنوبر کے - اوس کا گلا نہایت شیرین اور وہ
بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ہو - یہہ ہے میرا دوست ہہ اور میرا محبوب - اے بیٹیو یروشلیم کے
کتاب تسبیحات سلیمان باب ۵ آیت ۱۰ لغایت ۱۶ اگرچہ اس مقام پر حضرت سلیمان علی نبینا
و علیہ السلام نے خدا کی تسبیح اور مناجات کی ہو - مگر صاف معلوم ہوتا ہی کہ ضرور وہ ایک
کسی بڑی شخص قابل تعظیم و ادب کے آنیکے متوقع ہین - اور اوسکی بشارت دیتے ہین - اور
اوسیکو اپنا محبوب بتاتے ہین - اور اپنے اوس محبوب کی شاعرانہ تعریف کرتے ہین -
اور پہر صاف بتاتے ہین کہ وہ میرا محبوب محمد ہی - محمد کے معنی تعریف کئے گئے کے
ہین پس حضرت سلیمان نے اپنی مناجات مین اپنے محبوب کی تعریف کرتے کرتے اوس کا
نام ہی لیدیا - اگر اوسکے معنی لو تو وہ بہی ایک لفظ تعریف ہی ورنہ وہ صاف صاف نام تو ہی
ہی - جبکہ حضرت یحیی پیغمبر ہوئی - تو یروشلیم سے یہودیون نے کاہنو اور لیویون کو
اون کے پاس بہیجا - تاکہ اونسے پوچہین کہ وہ کون ہین - چنانچہ وہ لوگ گئی اور اون سی
یہ گفتگو ہوئی - اوسنے یعنی حضرت یحیی نے اقرار کیا - اور انکار نکیا - اور اقرار کیا کہ مین کرستان
یعنی عیسے مسیح نہین ہون - اور اونہون نے پوچہا اوس سے پہر کون - کیا تو الیاس ہی -
اور اوسنے کہا مین نہین ہون - تو وہ نبی ہی - اور اوس نے جواب دیا نہین - تب اونہون نے اوس سے
کہا کہ تو کون ہی تاکہ ہم جواب دیسکین اونکو جنہون نے ہمکو بہیجا ہی - اپنی تئین تو کیا کہتا ہی - اوس نے
کہا مین ہون آواز اوسکی جو کہ جنگل مین چلاتا ہی سیدہا کرو رستہ خداوند کا جیسا کہ نبی اشعیا نے
کہا - اور وہ جو بہیجے گئے تہی - فروسی تہی - اور اونہون نے اوس سے پوچہا - اور اوس سے
کہا کہ تو کیون اصطباغ کرتا ہی جبکہ تو نہ کرستاس یعنی مسیح ہی - اور نہ الیاس ہی - اور نہ
وہ نبی (یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ لغایت ۲۵) ان آیتو نمین تین پیغمبرون کا ذکر ہی ایک حضرت عیسے کا
اور دوسرے حضرت الیاس کا تیسرے اوس پیغمبر کا جو حضرت عیسے کے سوا ہونیوالا تہا - یہودی
یقین کرتے تہی کہ الیاس مری نہین - بلکہ صرف انسانونکی نظر سے غائب ہوگئی ہین اور یہودیونکو

حضرت عیسے کی نسبت یہ یقین تہا اور اب بھی ہی کہ وہ کسی نہ کسی دن آئینگے - بالجملہ ان
آیتون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ حضرت مسیح کے سوا ایک اور پیمبر کے آنے کی
بہی امید رکہتے تہے - اور وہ پیمبر ایسا مشہور تہا کہ نام کی جگہہ صرف اشارہ ہی اوس کے
بتانیکو کافی تہا جسطرح ہم مسلمان بہی پیغمبر کے نام کی جگہہ صرف آنحضرت اشارہ مین لکہتے
بولتے ہین - اور خاتم الانبیا محمد مصطفے ہی ایسے معروف و مشہور ہین - جنکے اذکار جمیلہ
اور اوصاف جلیلہ سے پہلے پیغمبرون کی کتابین معمور ہین - اور اونکی بشارتین انبیای کرام
کے صحیفون مین کثرت سے مذکور ہین - چنانچہ بطور مشتے نمونہ از خروارے کچھہ اس رسالہ
مین بہی مسطور ہین - جناب رسالتمآب کا اخلاق شہرۂ آفاق ہی - جس کا وصف تکلیف
مالایطاق ہے - اس دعوی کے ثبوت کو یہہ نکتہ کفایت کرتا ہی - کہ ایک راوی معتبر اسطرح
روایت کرتا ہے - کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت سراپا برکت مین
عرض کی کہ ای امیر خلق رسول البشیر و نذیر تقریر کیجیے - اور مجکو مکارم اخلاق سرور آفاق
کی ثنا شناوری بجز - حضرت امیر نے ارشاد کیا تو پہلے مجکو متاع دنیا کی ثنا سنا - اوسنے
عرض کی ای حیدر کرار متاع دنیا بے شمار ہی - اوس کا انحصار دشوار ہی - ناچار اوس کا
وصف میری اختیار سے برکنار ہے - جناب امیر نے فرمایا کہ جب تو توصیف سے متاع
دنیا کے جو بمجوای قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ قرآن شریف مین وصف قلت سے موصوف
ہوئی معذور و مجبور ہے - تو پہر جناب رسالتمآب کے خلق کی توصیف جو بمضمون اِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ مصحف مجید مین بصفت عظمت مذکور ہوا ہے کس کا مقدور ہی - اسیطرح جو جناب
رسول خدا کے بڑی بڑی اوصاف ہین مشہور ہین اونکی وقوف سے تا واقف ہین - یہانتک
کہ انگلستان کے بعضے عالم عیسائی مذہب جو فی الجملہ تارک طریق اعتساف اور سالک
مسالک انصاف ہین - صاف صاف حضرت کے وصاف ہین - اور حضرت کے اوصاف
جمیلہ مین با چند اعتراف ہین - باوصف اس کے کہ ملت مین برخلاف ہین - اور دین محمدی
سے بر سر انحراف و اختلاف ہین - بعضون کے اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے

منشی چراغ علیصاحب کے تعلیقات کے بہید سے بلفظہٖ ہم معرض بیان مین لاتے ہین - اور
الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا نقشہ دکہاتے ہین - (قول عمدۂ متکلمین انگلستان
طامس کارلئل) محمد کا تمام حوصلہ یہی تہا کہ راستبازی سے دنیا مین گزران کرین - انکا شہرۂ
جمیل یعنے اونکے جان پہچان والون کا حسن ظن اونکے حق مین کافی تہا - وہ کہولت کے سن تک
نہ پہنچنے پائے تھے کہ اونکی تمام خواہشین منطفی ہوگئی تہین اور جو کچہ اس دنیا مین لوگونکا حصہ تہا
وہ یہی تہا کہ روز بروز اونمین صلح اور آشتی بڑہتی جاتی تہی - تو کیا اونہون نے اب طریقہ ہوس کی
شروع کیا اور سب گذشتہ نیکنامی کو چہوڑ کے جس چیز سے متمتع نہو سکتے تہے اوسکی حاصل
کرنیکو دغاباز اور مزوّر بنگئے - حاشا مین اسکو ہرگز باور نکرونگا - منقول از لکچر ۲ صفحہ ۵۰ مطبع سنہ ۱۸۶۲ء

تحریر سرآمد مورخین انگلستان اڈورڈ گبن ہر ایک مذہب مین بانیٔ مذہب کی سیرت سے اوسکی
تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سی امرحق کی نصیحتین اور اونکے
افعال بہت سے نیکی کے نمونہ ہین اور اونکی ازواج و اصحاب نے اونکی بہت سی خلوت اور جلوت
کے مآثر جمیلہ محفوظ کر رکہے ہین (تاریخ رومتہ الکبری باب ۵۰ جلد ۶) تقریظ افضل العلماء

ریورینڈ جی ایم راڈویل بلکہ دلیلون سے ثابت ہی کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کے تحریک سے
ہوتے تھے کہ اپنے ملک کے لوگونکو جہالت اور ذلت کی بت پرستی سے چہوڑاوین اور یہ کہ
نہایت مرتبہ کی خواہش اونکی یہ تہی کہ سب سے بڑی امر حق یعنے توحید الہی کا جو اونکی روح پر بجبر
غایت مستولی ہو رہی تہی اشتہار کرین - محمدؐ کی سیرت ایک عجیب نمونہ ہی اس قوت اور حیوۃ کا جو
ایسے شخص مین ہوتی ہے جسکو خدا اور قیامت پر اعتقادِ کامل ہوتا ہو اسمین سے جو کچہ نتیجہ نکلی
جاوین (اور وہ بہت اور اہم ہین) انکی ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ
اونکو اون لوگونمین تصور کیا جاوے جنکو ایمان اور اخلاق اور اپنی ابنائے جنس کے تمام حیات
دنیوی پر ایسا اختیار حاصل ہے جو حقیقت مین بجز کسی بڑی اولوالعزم کے اور کسیکو نہین
ہوسکتا - دیباچۂ ترجمہ قرآن شریف ص ۲۳ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۱ء

منقول از کتاب مجمع العلوم مؤلفہ ابراہام ریس

مسلمان موزخون نے نبی عربی کے صفات بدنی وعقلی کی ستائش مین بہت کچھ لکہا ہے
اور گو ہم ہر ایک صفات خارق عادات کو تسلیم نہین کرتے مگر تاہم اس امر کا اعتراف ضرور
ہی کہ اونمین بہت سی قابلیتین جنمین سے بعض کا تذکرہ بھی ہوا ہے اور اکثر کمالات اور خواص
ایسے جمع تہے جنسے وہ اپنے معاصرون سے رتبۂ عالی پر پہنچگئے اور جس امر کا اونہون نے
عزم کیا تہا اوسکے لائق ہوگئے - انسائیکلو پیڈیا رلیس جلد ۲۲ سنہ ۱۹ء

ماخوذ از مجمع العلوم چیمبرس

اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے اوسکے بانی کے رای کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل
اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنی قرآن کے نصائح - یہہ نصائح کسی ایک دو یا تین سورتو نمین
مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کے عالیشان عمارت مین سلسلہ الذہب کے مانند مخلوط وممزوج ہین
نا انصافی - جہوٹ غرور کذبہ کشی تہمت سخریہ عداوت فضول خرچی طمع حرام کاری
خیانت اور نفاق کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اونکو قبیح اور بیدینی تبلایا ہے - اور
بمقابلہ اونکے خیر اندیشی فیض رسانی عفت بردباری صبر وتحمل کفایت شعاری راست بازی
عالی ہمتی حیا صلح پسندی حق دوستی اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امر الہی کو
عماد پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کے اصلی نشان قرار دئی ہین - چمبرس انسائیکلو
پیڈیا جلد ۶

مقولۂ ڈاکٹر اے اسپرنگر

محمد تیز فہم اور نہایت مرتبہ کے عالی نظر تہے صاحب رائے صائب اور عالی مذاق تہے
اور قرآن کی عبارت باہم متشابہ اور مضامین عالی اسکے عمدہ فضائل ہین - انکی خیال مین ہمیشہ
خدا کا تصور رہتا تہا - انکو نکلتے ہوئے آفتاب برستے ہوئے پانی اور اوگتے ہوے روئیدگی
مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تہا - اور غرشِ رعد اور آوازِ آب اور طیور کے نغمہ حمد الہی
مین خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تہی اور سنسان جنگلو نمین اور پرانے شہرون کی
خرابات مین خدا ہی کے قہر کے آثار دکہلائی دیتے تہے - (سیرت محمدی ص ۹۰)

ملتقط از کلام انریبل ولیم میور

چونکہ محمدؐ کو اپنی رسالت کا نہایت قوی اور مضبوط اعتقاد تہا اسلئے اونکی طرف سے اس دین کے
مواعظ مین بڑی قوت اور شدت ظاہر ہوتی تہی اور چونکہ فصاحت مین بہی آپکو کمال تہا - لہذا
انکا کلام عربی زبان مین نہایت خالص اور نہایت ناصحانہ تہا - اونکی ملکۂ زبان آوری نے
روحانی حقیقتون کو عالم تصویر بنا دیا - اور انکے زندہ خیالات نے قیامت اور روز جزا
اور نعماے بہشت اور عذاب جہنم کو سامعین کے نہایت قریب تر بلکہ پیش نظر کر دکہلا دیا -
معمولی گفتگو مین تو آپکا کلام آہستہ منفصل اور قوی تہا مگر ہنگام وعظ اونکی آنکہین سرخ اور آواز
بہاری اور بلند ہو جاتی تہی - اور تمام جسم آپکا ایک ایسی حالت مین ہو جاتا تہا گویا لوگون کو
کسی غنیم کے آنے کی خبر دیتے ہین کہ وہ غنیم دوسرے روز یا اوسی شب ہی کو اوسپر آپڑیگا -
اور ہم اسکو بمستعدی تمام تسلیم کرتے ہین کہ پہلے محمدؐ کو اعتقاد تہا یا باور کر لیا تہا کہ اونکے
مکاشفات خدا کے جانب سے ہوتے ہین - اونکے مکہ مین رہنے کے زمانہ مین تو یقیناً کوئی ذاتی
اغراض یا نالائق اسباب اس نتیجہ کے بطلان مین پائی نہین جاتے - وہان پر تو وہ جیسا کہ وہ خود بہی
کہتے تہے محض بشیر و نذیر تہے - اس قوم خلاف کے ایک مہجور واعظ تہے - اور بظاہر تو بجز اون
لوگون کی اصلاح کے اونکا اور کوئی مقصد نہین تہا - الخ کتاب لالف اف محمدؐ جلد ۲ باب ۲ صفحہ ۱۹۶

ایسی تفصیلی شہادتین نقل کرنیکے اس تمہید مین گنجائش نہین اسلئے اسکو مین لنڈن کی کوارٹر
لی ریویو کی ایک آرٹیکل معنون بہ اسلام کے چند فقرات پر ختم کرتا ہون جس سے ممالک فرنگ کے
علماے عالی حوصلہ کی کیفیت جنہون نے اسلام کے متعلق مجلدات ضخیم تصنیف کئی ہین اسطرح پر تحریر ہوئی
کہ اوہر تو گبن اور کارلئل اور اوسطرف جماعت محققین جدید مثل اسپرنگر اور امادی اور
نولڈیک اور میور اور دسی نے تمام جہان پر یہہ بات اچہی طرح ثابت کی ہی کہ اسلام ایک زندگی
بخشنے والی چیز ہے ہزارون سود مند جوہرون سے مشحون ہی اور یہہ کہ محمدؐ کی سیرت
کی نسبت جو کچہہ رائے ہو اونہون نے مروت کی سنہری کتابون مین اپنی لئے جگہ حاصل کی
(جلد ۱۲۷ ص ۲۹۷ سنہ ۱۸۶۹ء) انتہے مضمون انا احمد بلا میم ذات مستجمع الکمالات
کے یکتا ہونے کی سند ہی - اوس کے ادراک مین ذہن کو وہن عقل کو عقل ہوش مدہوش

خرد رو ہی سے خرد گشتہ در ذات یکگس تمام * کہ باشد محمد علیہ السلام * کہ چون او نیامد
کسے در وجود * خمیر تن پاکش از نور بود * ز خلق جہان مطلب او بود و بس * نبی بود اگر
او نبی بود کس * محمد حبیب خدای جہان * محمد سر جملہ پیغمبران * محمد کہ ایزد ثنا خوان اوست
محمد کہ لولاک در شان اوست * محمد مسلم در ارض و سما * منزہ چو ایزد ز چون و چرا *
محمد بعز و بقدر و بجاہ * برون از تصور چو ذات الہ * محمد کہ روی ہمہ سوی اوست *
خداوند عالم رضا جوی اوست * چہ علوی چہ سفلی طفیلش ہمہ * محمد شبانست و عالم رمہ *
محمد شہ آسمان و زمین * مقدم نشین صف مرسلین * نمودن بقدر اول انبیا *
فرستادن آخر پے اہتدا * بود مغز ہستے درینجا نہ پوست * کہ یعنی بدان اول و آخر اوست *
حبیب خدا سید المرسلین * کہ شد بہر شش ایجاد دنیا و دین * خلیلے کہ ہر جا بُد آتشکدہ *
گلستان دین از قدومش شدہ * کلیمی کہ عرش برین طور اوست * فروغ مہ و مہر از نور اوست *
مسیحے کہ از روح پرور کلام * دہد مردہ دل را حیات مدام * محیطے کہ جز ذات پروردگار *
ز ظرفش برون نیست یکقطرہ وار * کشایندۂ گنجہای قدیم * نمایندۂ راہ امید و بیم *
نسب چون شدش خاتم از بہر آن * چو خاتم بہر عہد بُد حکمران * ز آدم نگر تا مسیح و کلیم *
کہ ہر یک ز پیغمبران عظیم * بہنگام ناکامی و اضطرار * ز دشواری و سختیے روزگار
چو حاجت بدرگاہ حق بردہ اند * بحق محمد طلب کردہ اند * توسل نجستند تا یا نبی *
نشد مشکل انبیا منجلی * (جس مضمون سے یہہ چار اشعار اشعار کرتے ہیں شیخ
عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین نہایت شرح و بسط سے اسکا اقرار کرتے ہین
اور اسی مطلب کے تحت مین لکہا ہے کہ برکت سے حرمت رسول و آل رسول کے حق تعالے
نے توبہ حضرت آدم کی قبول کی اور موافق مضمون فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ
عَلَیْہِ کے جو کلمات حضرت آدم نے خداوند عالم سے اخذ کئے تھے یہ تھے الٰہی بحق محمد
و آلہ اغفر لی اس روایت سے جو احترام و وقار اہلبیت اطہار نزد حضرت پروردگار آشکار ہے
کالشمس فی رابعۃ النہار ہے) * جہان جملہ محتاج اشفاق اوست * رضامندی خلق ز اخلاق اوست

بجز ذات مستغنی کردگار	باحسان او جمله امیدوار	بلند سدبس نزد حق پایه اش
قفادن روانیست بر سایه اش	نگشتے ازان سایه اش آشکار	که او بود خود سایه کردگار
نیفتاد ازان سایه اش بر زمین	که شبہش نباشد بہشتے قرین	بر و لنست توصیفش از قیل و قال
بوصفش زبان خرد گشته لال	من بے بضاعت که باشم که دم	ز نعت و ز مدح محمد زنم

حضرت کا چشمۂ فیض ہر طرف جاری ہے ساری خدائی مین ساری ہے۔

عالم اوسکے فیض سے ہے کامیاب	رحمۃ للعالمین ہے وہ جناب	ابر رحمت کی ہے بارش ہر طرف
فیض ہے سکو صدف ہو یا خزف	ہادی گم گشتگان ہے مصطفی	پادشاہ انس و جان ہے مصطفی
نور سے اوسکے جہان روشن ہوا	بوسی اوسکی خاکدان گلشن ہوا	مرسلون کا وہ نبی سرتاج ہے
جسکا ادنی مرتبہ معراج ہے	دین اوس کا ناسخ ادیان ہوا	نازل اوسکے واسطے قرآن ہوا
مہر سے پرنور ہے ماہ سپہر	پرضیا مہر نبوت سے ہے مہر	زہد مین کی صرف ساری زندگی
رات دن کرتا تھا حق کی بندگی	فخر سمجھا فقر کو وہ بادشاہ	واقعی الفقر فخری ہے گواہ

سبحان اللہ اوس دیندار کا کیسا طالع بیدار اور بخت سازگار ہے جو دیار مدینہ طیبہ کا دیار ہے اور لیل و نہار حضرت کے مزار پرانوار کا زوار ہے اور یہ خاکسار جو ناچار بند بندہائے گرفتار ہے اور اوس گلزار بیخار ہمیشہ بہار سے برکنار ہے۔ مثل ہزار لب پر ہزار بار نالہ زاری اور دل پر اضطرار بیقرار ہے اور زبان پر سدا یہ صدا اور صبح و مسا باد صبا سے یہ گفتار ہے۔

ای صبا بر بند احرام دیار مصطفی	نقد جان من ببر بہر نثار مصطفی
چشم دارم منتی بر چشم بگذاری مرا	کاوری یک ذرۂ خاک از مزار مصطفی
حبذا اش ہے که چشم خویش روشن میکند	اہل عرفان از غبار رہگذار مصطفی
خسروی کا فنے متعاتش قاب قوسین و بس	ہست ملک قرب حق دار القرار مصطفی
اللہ اللہ شوکت و شان و شکوه و جاه و قدر	کامده روح الامین پیک دیار مصطفی
سایۂ بال ہما ہرگز ندارد آرزو	ہر که آسائش پذیرد در جوار مصطفی
کلک من بر شاخ طوبے ناز دارد و بلی	بر زبان اوست حرف اقتدار مصطفی

ذات او برانبیا دارد شرف فضل و برتری — پیش درگاہِ خداوند اعتبارِ مصطفی
روزِ محشر ما گنہگارانِ امت را چہ غم — کاندران ساعت شفاعتہاست کارِ مصطفی
نکتۂ الفقر فخری یاد کن گر عاقلی — نیست از اسبابِ دنیا افتخارِ مصطفی
افتخارش محوِ مرضیاتِ یزدانست بس — کاندران باشد رضای کردگارِ مصطفی
یادِ حق در دل زبان در ذکرِ او عذب البیان — بس ہمین باشد نہان و آشکارِ مصطفی
در رہِ دین مقتدای اہلِ ایمانند بس — عترتِ اطہار و اصحابِ کبارِ مصطفی
جانِ خود روشن کن از مہرِ شہ بدر و حنین — زانکہ حبِ مرتضے باشد شعارِ مصطفی
مظہرِ انوارِ قدسی محرمِ اسرارِ غیب — عالمِ علمِ الٰہی رازدارِ مصطفی
باغ باغم از ثنای آلِ احمد باغ باغ — کشتِ زارم خوردہ آب از جویبارِ مصطفی
معدنِ طبعم گہر خیز است ازین اسرارِ نغز — در ثنای آن دو دُرِّ شاہوارِ مصطفی
آن یکے پروردۂ آغوشِ و دامانِ بتول — وآن دگر رونق دہِ دوش و کنارِ مصطفی
از علی مرتضے تا مہدیِ آخر زمان — پیشوای ماست ہر یک یادگارِ مصطفی

مومنین محفلِ مولودِ مسعودِ حبیبِ ربِ ودود میں سبحان ارواحِ مقدسہ کا ورود ہی ہو
وقتِ صلوٰۃ و ہنگامِ درود ہے اے دلِ شوریدہ بصدق و صفا پڑھ صلِ علی سیدنا المصطفیٰ و...

آن شرفِ خلقتِ کون و مکان
کون و مکان را بوجودش فخار
خاکِ رہش سرمۂ ایمانیان
عالم و آدم ہمہ محتاجِ او
زیب دہِ مسندِ پیغمبری
محرمِ خاصِ حرمِ کبریا

باعثِ ایجادِ زمین و زمان
جان و تنِ او ہمہ نورِ خدای
بارگہش قبلۂ روحانیان
عالمِ امکان بدرش جبہہ سای
زیبِ سرش این منصبِ والای ہی
امّی و بنمود بام الکتاب

رحمتِ حق حجتِ پروردگار
صورتش آئینۂ معنی نمای
کنتُ نبیًّا گہرِ تاجِ او
اوست نبی و حبیبِ ممکن نمای
گوہرِ تاجِ شرفِ انبیا
امتِ خود را و صد و صوا...

مومنین اگر اشجارِ عالم بقلم قلم ہو جائیں۔ اور سات وقت دریا مداد کی امداد کو آئیں۔ او
سطوحِ افلاک کو جنکا کل قریب ایک جزو کے ہی بجائے صفحاتِ قرطاس ٹھہرائیں۔

اور تمام انس وجن وملک ازل سے ابد تلک مشغلہ تحریر بجالائین۔ تو حضرت کے مناقب
عالیہ بجید و مناصب سامیہ بعید سے ۔ ۵ اسپر بھی ایک سطر ہو سطر دگر نہو ٭ اوسمین
بھی مبتدا ہو ولیکن خبر نہو ٭ ناچار ہم اس بحر ناپیدا کنار سے کنارہ کرتے ہین۔ اور اب
بعض مصائب کی تصریح اور بعض کے طرف جمالاً اشارہ کرتے ہین۔ اور باقی حالات برکت سمات
سرور کائنات جیسے طرف اسلام کے دعوت۔ مکہ معظمہ سے ہجرت۔ کفار سے جہاد۔ فتح
امصار و بلاد۔ دین کا اوج سوج۔ اسلام مین داخل ہونا آدمیون کا فوج فوج۔ بسبب غایت شہرت
اور بلحاظ اختصار ان کا ترک گوارا کرتے ہین۔ پہلے مسلمانونکی خدمت مین یہہ عرض ہے
کہ رسول مقبول کی فرمان برداری ہمپر فرض ہے۔ حق تعالی نے ہمکو اونکی اطاعت کا امر
فرمایا ہی۔ آپ ہی کے شان مین اَطِیعُوا الرَّسُولَ آیا ہی۔ اور بدون محبت کے حقیقی
اطاعت کا امکان نہین۔ پس جسکو حضرت کی محبت نہین اوسکا ایمان نہین۔ للہ در القائل
۔ ممکن ہو بھی کا شل امکان نہین ٭ ایسا کوئی انبیا مین ذیشان نہین ٭ ہی ہم عدد
حُبِّ محمد ایمان ٭ گر حب محمد نہین ایمان نہین ٭ اور یہہ کہ محبت جس کا ایسا درجہ رفیع
ہی۔ کہ ہم عاصیون کی نجات کا ذریعہ ہی۔ اوس کا یہی مقتضا ہی کہ ہم ہر حال مین پابند اتباع
رسول مقبول ہون۔ اور حضرت کے سرور سے مسرور اور ملال سے ملول ہون۔ چنانچہ
منقول ہے کہ مَن لَّم یَفرَح بِفَرحِنَا وَلَم یَحزَن بِمُصَابِنَا فَلَیسَ مِنَّا یعنی جو شخص ہماری سرور سی
مسرور۔ اور ہماری ملال سے ملول نہوگا۔ تو ہماری گروہ مین اوس کا شمول نہوگا پس چاہی
کہ ہم ہر امر مین جناب رسالتمآب کے اقتدا کرین۔ اور حضرت کی خوشی پر خوشی کے لوازم
اور حضرت کے رنج پر رنج کے مراسم ادا کرین اور چونکہ مقدمہ رابع کا راجح ہی۔ تو فضیلت
اوس مجلس کی جسمین یہ ثواب حاصل ہوتا ہی بخوبی واضح ولائح ہی۔ اور ان دونو
صورتون کا امتناع۔ امور دینیہ مین اختراع ۔ ے وابتداع ہے۔ جسکے امتناع پر
اجماع ہے۔ اور ان دونو مین تفرقہ اور امتیاز۔ یعنے دوسریکا امتناع اور پہلے کا
جواز بلا مرجح ترجیح ہے۔ جو صریح عند العقل قبیح ہے۔ حضرات ملاحظہ کرین کہ موجب

ورفعنا لک ذکرک حضرت کا ذکر کیسا رفیع و عالی ہے۔ اور کونسی کتاب اس سے خالی ہے۔ کتب سماوی مین حضرت کا ذکر متواتر و متوالی ہے۔ جن صاحبون کا مذاق حلاوتِ علم سے حالی ہے اونپر بخوبی یہہ امر جالی ہے۔ قرآن مجید حضرتؐ کے ذکر سے مالی ہے۔ اوسمین آپکا تذکرہ جا بجا ہے۔ حدیثونمین اگر آپ کا ذکر نہین تو اور کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص رجوع قلب سے قرآن و حدیث کی قرارت اور سماعت عمل مین لائیگا تو جہان رسول جہان کے مناقب کا ذکر آئیگا۔ بیشک آپ مین اوس کا اثر پائیگا۔ کیا مانع اسکو بہی ناجائز ٹھہرائیگا۔ پس مناقب مصائب بیان کرنیکی غرض سے انعقادِ مجلسِ میلادِ سرورِ امجاد سراسر سداد ہے۔ دنیا مین سببِ حصولِ مراد اور روزِ معاد موجب ثواب بیحساب و اجر بے تعداد ہے۔ اور جو شخص اسمین چون و چرا کرے اوسکے اعتقاد مین فساد ہے۔ چنانچہ خود جنابِ رسول خدا کا ارشاد ہے۔ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا مَجْلِسٍ يَتْلُونَ فَضْلَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا وَيُبَاهِي بِهِمُ اللهُ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى یعنے جس مجلس مین لوگ مجتمع ہون۔ اور ہم اہلبیت کے فضائل و مصائب کے قاری و مستمع ہون۔ تو فرشتے وہان اوترتے ہین۔ اور اون لوگون کو احاطہ کرتے ہین۔ اور رحمتِ ذو الجلال۔ اونکے شاملِ حال رہتی ہے اور ملائکہ اونکے لئے استغفار بجالاتے ہین جب تک کہ وہ مجلس اختتام کو پہنچتی ہے اور حاضرین متفرق ہو جاتے ہین۔ اور یہہ فعلِ جمیل اونکا یہہ درجۂ جلیل پاتا ہے۔ کہ خداوند تعالی ملاء اعلے مین اونپر مباہات فرماتا ہے۔ ہر چند اس حدیث مین لفظ فضل ہے مگر ادنے تامل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصائب سے بہی آنحضرات کا فضل مفہوم ہوتا ہے۔ اور بعض حدیثونمین لفظِ ذکر مذکور ہے۔ چنانچہ ایک حدیث مین یہہ مضمون مسطور ہے کہ جو شخص اوس مجلس مین بیٹہے جہان ہمارا ذکر زندہ کیا جائے۔ اور وہان ہمارے مناقب اور مصائب کا تذکرہ آئے۔ تو اوس کا دل مردہ نہوگا جس روز لوگون کے دل مردہ

ہونگے ۔ اور وہ افسردہ نہوگا جسدن اور افسردہ ہونگے ۔ اور اسی تقریر سے
حال فضیلتِ مجلسِ اذکارِ اہلبیت اطہار سید ابرار آشکار ہوتا ہے کہ تا اختتام مجلس
حضارِ مجلس کے لئے فرشتون کا احاطہ اور استغفار ہوتا ہے ۔ اور نزولِ رحمتِ پروردگار
ہوتا ہے ۔ اور حق تعالی کا ملاءِ اعلی مین افتخار ہوتا ہے ۔ اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ اہلبیت
اطہار کی محبت بھی ضروریاتِ دین سے قرار پائی ہی حق تعالی نے ہم پر واجب فرمائی ہی
یہ آیت قرآن مجید مین آئی ہے قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ
وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
یعنی ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کو لیا
اور ارشاد کیا ۔ کہ جو شخص مجھکو اور ان دونو کو اور انکے باپ اور مانکو دوست رکھیگا تو
روزِ قیامت وہ شخص میرے درجہ مین میرے ساتھہ رہیگا ۔ شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی نے
کتاب جذب القلوب مین لکہا ہے تکمیل فی زیارۃِ اہل البیت در فصل الخطاب از امام
جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی سائر اہل بیت النبوۃ می آرد مَنْ زَارَ وَاحِدًا مِنَ
الْأَئِمَّةِ كَانَ كَمَنْ زَارَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ لِمُوسَى
الرِّضَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلِّمْنِي قَوْلًا بَلِيغًا كَامِلًا إِذَا زُرْتُ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَقَالَ
إِذَا صِرْتَ إِلَى الْبَابِ فَقِفْ وَاشْهَدِ الشَّهَادَتَيْنِ وَأَنْتَ عَلَى غُسْلٍ وَإِذَا
دَخَلْتَ وَرَأَيْتَ الْقَبْرَ فَقِفْ قُلِ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ امْشِ قَلِيلًا ۔
عَلَيْكَ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ قَارِبْ بَيْنَ خُطَاكَ ثُمَّ قِفْ وَكَبِّرِ اللهَ ثَلَاثِينَ
مَرَّةً ثُمَّ ادْنُ مِنَ الْقَبْرِ وَكَبِّرِ اللهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً تَمَامَ مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ قُلِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ وَخُزَّانَ
الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَأُصُولَ الْكَرَمِ وَقَادَةَ الْأُمَمِ

وعناصر الابرار ودعائم الاخیار وابواب الایمان وامناء الرحمن وسلالة خاتم النبیین وعترة صفوة المرسلین ورحمة الله وبرکاته السلام علی ائمة الهدی ومصابیح الدجی واعلام التقی وذوی الحجی والنهی ورحمة الله وبرکاته السلام علی محال رحمة الله ومساکن برکة الله ومعادن حکمة الله وحفظة سر الله وحملة کتاب الله وورثة رسول الله ورحمة الله وبرکاته السلام علی الدعاة الی حکم الله والاولیاء علی مرضات الله والمظهرین لامر الله ونهیه والخالصین فی توحید الله ورحمة الله وبرکاته انی مستشفع بکم ومقدمکم امام طلبتی وارادتی ومسئلتی وحاجتی اشهد الله انی مؤمن بسرکم وعلانیتکم وانی ابرء الی الله تعالی من عدو محمد وآل محمد من الجن والانس صلی الله علی محمد وآله الطیبین الطاهرین وسلم تسلیما کثیرا

تنبیہ ۔ ظاہر ہے کہ پہلی روایت اس مضمون پر حاوی ہے کہ زیارت ائمۂ ہدیٰ اجر و ثواب مین زیارت رسول خدا کے مساوی ہے ۔ اور دوسری روایت مین زیارات اہلبیتؑ عصمت و طہارت کے جو جو آداب مسطور ہین ۔ اور فقرات زیارت مین اہلبیتؑ اطیاب کے جو جو القاب مذکور ہین ۔ اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہین ۔ جنسے بخوبی ثابت ہے کہ یہی حضرات سرور کائنات کے خلیفہ و جانشین ہین ۔ اور اور لوگ کسیطرح ان کے ہمسر نہین ہین حضرات عقل حیران ہے کہ یہ کیا بے سرو سامانی کا سامان ہے ۔ جنکے مناقب کا یہی ذکر تھا اب اونہین کے مصائب کا بیان ہے ۔ اور یہی عالم کے حدوث کی ایک قوی برہان ہے ۔ یہہ امر مدلول آیات قرآن ہے کہ جہان مقام امتحان ہے ۔ خاصان ذو المنن مصائب و محن سے ممتحن ہوتے ہین ۔ اور اونکے مدارج عالیہ اسی سے

روشن و مبرہن ہوتے ہین - بلا و مصیبت نقد محبت رب العزۃ کے معیار ہے - جو شخص دوستدار پروردگار ہے - بیشک مصیبت مین گرفتار ہے - مَنْ اَحَبَّ اَوْ اُحِبُّ تُصَبُّ عَلَيْهِ الْبَلَايَا بعض کتب آسمانی مین آیا ہے اَوْ اَلْبَلَاءُ لِلْوِلَاءِ كَاللَّهَبِ لِلذَّهَبِ یہی مطلب ہی - ؎ دوستی چون زر بلا چون آتش ست * زر خالص در دل آتش خوش ست * اور بالضرور بقدر محبت وولا محنت و بلا نازل ہوتی ہے - تو جس شخص کی محبت کامل ہوتی ہے - اوسکی مصیبت بہی کامل ہوتی ہے - ؎ ہر کرا ذوق محبت بیشتر * سینہ اش از زخم محنت ریش تر * جبکہ سید البشر ہر پیمبر سے اعلےٰ واشرف ہین تو مصیبتین بہی حضرتؐ کی اورون سے مضاعف ہین - اور جسقدر کہ جناب رسالتؐ پناہ بارگاہ الٰہ مین اقرب ہین - اوسیقدر سید العرب کے مصائب سب سے ازید و اصعب ہین - پس بموجب حدیث نبوی مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِيْتُ یعنی جو ایذا کہ مینی اوٹہائی - وہ کسی پیمبرؑ نے نہین پائی - حضرتؐ کے مصائب بانند مناقب اس درجہ ہین جنکے ذکر کے واسطے دفتر بہی نہین وفا کرتے ہین - لیکن ہم اختصار کے نظر سے یہان دو مصیبتون کے بیان پر اکتفا کرتے ہین - ایک تو جنگ احد جو ایسی سخت لڑائی تہی - کہ اوسمین مغرورین اور مشرکین اور ابلیس لعین نے شہادت خیر البشر کی خبر وحشت اثر اوڑائی تہی - مجمل اوس کا یہ ہی کہ سات سو مہاجر و انصار مع بعضے دنیا طلبان نفاق شعار عسکر ظفر پیکر احمدؐ مختار علیہ وآلہ الاطہار صلوٰۃ اللہ الملک الغفار - اور لشکر کفار دو ہزار پیادی اور تین ہزار سوار احد مین باہم دوچار ہوئے - اور جناب حیدرؑ کرار فوج اسلام کے علمدار ہوئے - اور پچاس کماندار نگہبان درۂ کہسار ہوئے - جنکے عبد اللہ جبیر سردار ہوئے - جبوقت ابرار و اشرار مشغول کارزار ہوئے تو دنش علمدار لشکر کفار علف تیغ آبدار صاعقہ کردار حیدرؑ کرار ہوئے اور اعلام کفر نگون ہوئے - اور کچہہ اور اشرار بہی شمشیر شرربار سے فی النار اور راہی دار البوار

ہوئے۔ یہہ حال دیکھکر کفار مضطر و بیقرار رو لفرار ہوئے۔ اور اہل اسلام اون کا مال و
اسباب لوٹنے پر تیار ہوئے۔ تب شگافِ کوہ کے نگہبان بہی غنیمت کی طمع مین گرفتار
ہوئے۔ اور اشرار موقع پاکر اس راہ سے آکر کمال جانفشانی سے مصروفِ گیر و دار
ہوئے۔ اہل اسلام اسوقت نہایت سراسیمہ و بیقرار ہوئے۔ بہت سے سید ابرار
کو نرغہ کفار مین تنہا چہوڑ کر میدانِ کارزار سے برکنار ہوئے۔ اور بعضی جان نثار
ہوئے اور بازارِ سعادت مین جنس شہادت کے خریدار ہوئے۔ اور شربت وَمِنْهُم مَّن
قَضَىٰ نَحْبَهُ سے سرشار ہوئے۔ چنانچہ حضرت امیر حمزہ رسولِ مختار کے عم نامدار اسی کارزار
مین شجاعت و مردانگی کے داد دیکر داخلِ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
ہوئے۔ پہر میدان خالی دیکھکر بار بار سید ابرار پر سخت سخت حملے اور بڑی بڑی وار
ہوئے۔ یہانتک کہ پیشانیِ نورانی رشکِ ہلالِ آسمانی اور لبہائے رسول ربانی جو گویا یاقوت
رمانی یاقوتِ زندگانی یا لعلِ بدخشانی تہے فگار ہوئے۔ اور حضرت ان زخمون سے
نہایت زار و نزار ہوئے۔ جب کرارِ غیر فرار صاحبِ ذوالفقار اس واقعہ سے خبردار ہوئے
حسب عادتِ طبعی نہایت شجاعت و دلیری اور کمالِ شیر مردی و شیری سے آمادہ
جنگ و پیکار ہوئے۔ اور بہت سے ناہنجار صیادِ اجل کے شکار ہوئے۔ اور ضربِ ذوالفقار
سے کشتون کے پشتے اور لاشون کے انبار ہوئے۔ آخرِ کار وہ نابکار پیکار سے
بیکار ہوئے۔ اور سوائے فرار چارۂ کار سے ناچار ہوئے۔ اور ید اللہ کے بدولت اہل
اسلام فتح و نصرت سے کامیاب کامگار ہوئے۔ منقول ہے کہ روزِ احد جب لوگون نے
رسول خدا کو تنہا چہوڑ دیا اور خود فرار کیا حضرت نے اون سے مخاطب ہو کر فرمایا اے
گروہِ مسلمین مین محمد مین ہون خدا کا رسول۔ ابہی زندہ ہون نہ مقتول۔ میرے پاس آؤ
اور خدا اور رسول کو چہوڑ کر کہین نجاؤ۔ بعضے منافق بہاگتے ہوئے ملتفت ہوئے اور کہا
کہ اب آپ کیا چاہتے ہین۔ سوا اسکے کہ ہمکو خراب کیا چاہتے تہے۔ غرض مردودین

سوائے جناب امیرؑ و ابو دجانہ انصاری کے ہمراہ رسالت پناہ کوئی نرہا۔ حضرتؐ نے ابو دجانہ کے حق میں دعا کی اور کہا۔ ای ابو دجانہ تو بھی چلا جا۔ میں نے تجکو اپنی بیعت سے سبکدوش کیا۔ لیکن علی مجھسے ہی اور میں اوس سے ہوں۔ ابو دجانہ نے رو کر سر طرف آسمان کے اوٹھایا اور کہا کہ میں ہرگز آپ سے جدا نہونگا۔ اور کبھی آپکے بیعت سے علیحدہ نہوں گا۔ ای حضرتؐ ایسے وقت آپکو تنہا چھوڑکر کہاں جاؤں آیا بی بی کے پاس جو ایک دن مرجائیگی۔ یا اولاد کے طرف جنکی ایک روز قضا آئے گی یا مکان کو جو ویران ہوگا۔ یا مال کے طرف جسکو زوال ہوگا۔ ای خدا کے حبیبؐ اجل آدمی سے قریب ہی۔ یہہ سنکر حضرت رسولِ باریؐ پر رقت طاری ہوئی اور اوس انصاری سے واسطے جہاد کے ارشاد کیا۔ پس مشرکون پر ایک طرف سی تو وہ دلیر حملہ کرتا تہا۔ اور دوسرے طرف سی خدا کا شیر حملہ کرتا تہا۔ یہانتک کہ ابو دجانہ نے اتنے زخم کہائے کہ ناتوان ہوا اور جناب امیرؑ اوسکو اوٹہاکر حضرتؐ کے حضور میں لائے۔ اوسنے عرض کی یا رسول اللہ میں نے جو یہہ جنگ و وغا کی۔ آیا بیعت پر وفا کی۔ حضرتؐ نے اوسکو دعائے خیر دی۔ اور وہ دیندار اس دار ناپائدار سے راہیِ دار القرار ہوا۔ اور رسولِ مختار پر نثار ہوا اس وقت جناب حیدرؑ کرار تنہا میدان وغا سے کئی ہزار مشرکین اشرار پر حملۂ دلیرانہ کرتے تہے۔ اور کچہہ تنہائی کی پروا نہ کرتے تہے۔ اور شمع جمعِ رسالت کا آپکو پروانہ کرتے تھے اور اشرار کو طرف جہنم کے روانہ کرتے تھے۔ اور کفار پر ترحم روا نہ کرتے تہے۔ یہانتک کہ کافرون کے ہاتہہ سے ثبات و قرار کی عنان چھوٹ گئی۔ اور شمشیر شاہِ مردانؑ ٹوٹ گئی۔ تب حق تعالی نے ذوالفقار کرامت فرمائی جو اوسیوقت جناب رسولِ خداؐ نے حضرت امیرؑ کو عنایت فرمائی جسکو ذوالفقار کی ضرب لگاتے تہے۔ فورًا اوسکے دو ٹکڑے ہوجاتے تہے۔ جناب رسولِ مختارؐ نے کیفیت حرب و ضرب حیدرِ کرار ملاحظہ فرماکر جناب باری میں عرض کی کہ خداوندا تو نے اپنے دین کے غالب کرنیکا مجھسے وعدہ کیا ہی۔ اگر تو چاہی تو

یہہ امر مشکل کیا ہی۔ اسکے بعد جناب امیرؑ نے عرض کیا ای حضرت میتے خوفناک آوازین
ادراک کین۔ اور یہہ بھی سُنا کہ کوئی کہتا ہی اَقدِم خیزوم۔ اور جو شخص ذوالفقار کی زد پر
آتا ہی۔ ضرب پہنچنے سے پہلے گر کر مرجاتا ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ و
اسرافیلؑ ہماری نصرت کے واسطے آسمان سے زمین پر آئے ہین۔ پہر حضرت جبرئیل امین جناب
سید المرسلین کے روبرو آئے اور کہا ای حضرت غمخواری و جانسپاری یہی ہی جو علیؑ سے ظہور
مین آرہی ہے۔ حضرت نے فرمایا عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا مِنْہُ یعنی علیؑ مجہسے ہین اور مین علیؑ سے
ہون جبرئیلؑ نے کہا اَنَا مِنْکُمَا یعنی مین تم دونو سے ہون۔ منقول ہی کہ کسی نے ابن مسعود سے
کہا کہ اس معرکہ مین حضرت علیؑ کا ٹہرنا تعجب ہے جواب دیا کہ علیؑ کی شجاعت سے فرشتے
بہی متعجب تہے۔ تو نہین جانتا کہ جبرئیلؑ نے اوسی روز یہہ آواز دی تہی کہ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ یعنے کوئی تلوار ذوالفقار کے برابر نہین۔ اور کوئی جوان شاہ مردان کا ہمسر
نہین۔ ؎ ندیدو نہ بیند چنین روزگار ۔ جوان چون علیؑ سیف چون ذوالفقار ۔ ابن مسعود کہتے
ہین کہ لوگون نے تو یہہ آواز سنی تہی۔ اور مینے صاحب آواز کو دیکہا تہا۔ وقت استفسار
جناب رسول مختار نے فرمایا کہ یہہ جبرئیل ہین۔ اور شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہی کہ روز
اُحد بعد فرار کفار ایک تند ہوا چلی اوس سے یہہ آواز آتی تہی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار لَا فَتٰی
اِلَّا عَلِیٌّ فَاِذَا نَدَبْتُمْ هَالِکًا فَابْکُوا الْوَفِیَّ اَخَا الْوَفِیِّ یعنے کوئی تلوار ذوالفقار کے مقابل نہین اور
کوئی جوانمرد علیؑ کے مماثل نہین۔ پس جسوقت کسی ہلاک ہونیوالے پر گریہ و زاری کرو۔ تو جسنے
خود عہد کو پورا کیا اور جو عہد کے وفا کرنیوالے کا بہائی تہا اوسپر نوحہ و اشکباری کرو۔
(حضرت امیر حمزہ مراد ہین جو حضرت ابوطالب کے بہائی تہی) اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ
مین لکہتے ہین کہ نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِب حضرت علی ابن ابی طالب کے شان مین اسی لڑائی مین
نازل ہوا اور شارح دیوان جناب امیرؑ نے قصۂ لا فتی کو معتبر سندون سے روایت کر کے
لکہا ہی کہ بروز اُحد گوش حق نیوش جناب رسول خدا مین یہہ آواز آئی نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِب

تَجِدْهُ عَوْناً لَكَ فِي النَّوَائِبِ * كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي * بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

اگرچہ ان دونو صاحبون نے اسطرح لکہا ہی لیکن اشہر یہہ ہی کہ ندائی نادِ علی جنگ خیبر مین
ہوئی تہی۔ منقول ہے کہ جنگ احد مین جناب امیرؑ کے جسم اقدس پر چالیس زخم آئی تہی حضرت
رسول زمان نے آبِ دہانِ برکت نشان ملدیا تو سب اچہے ہوگئے اسطرح پر کہ کسی
زخم کا نشان تک نرہا اور ابن شہر آشوب نے اہلسنت کی معتبر کتابون سے نقل کیا ہی
کہ جنگ احد مین جناب امیرؑ کے جسم اطہر پر سولہ زخم بڑی بڑی آئی تھے ایسے وقت مین
کہ رسول خدا کے روبرو دفع کفار مین مصروف تھے اور جو زخم کاری بدن پر لگتا تہا
تو زمین پر گرتے تہے اور روح الامین پہر اوٹہاتے تہی۔ اور اہلسنت کی روایتون مین
مذکور ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ روز احد سولہ زخم میری جسم پر ایسے آئی کہ چار
مرتبہ زمین پر گرا اور ہر مرتبہ ایک خوبصورت مرد جسکی خوشبو سے دماغ معطر ہوتا تہا
میرے بازو تہام لیتا تہا اور گرنے ندیتا تہا اور کہتا تہا یا علیؑ مشرکون پر حملہ کرو کہ تم خدا
و رسول خدا کی اطاعت مین حاضر ہو اور دونو تمسے راضی ہین۔ جب رسول خدا سے عرض کیا
تو فرمایا ای علی خدا تیری آنکہین روشن کری وہ مرد جبرئیلؑ تہا۔ جناب امیر فرماتے ہین کہ جب
روز احد لڑائی کی حدت و شدت ہوئی۔ او ضعیف الاعتقاد لوگون کے بہاگنی کی نوبت ہوئی
میرا اوسوقت یہہ حال تہا کہ صفِ اول مین مشغول جدال و قتال تہا۔ اور جناب رسول ایزدِ متعال کا
مجہکو بہت خیال تہا۔ حضرت کی مجکو تفتیش ہوئی۔ نپایا تو تشویش ہوئی۔ خیال کیا کہ حضرت
مقتول تو نہین ہوئی اور فرار کا امکان نہین شاید جناب باری نے اپنی حبیب کو آسمان پر
چڑہالیا تب مینی تلوار کا نیام توڑڈالا اور عہد کیا کہ زندگی بہر کافرون سے لڑونگا
کہ شہید ہون پس مشرکون پر حملہ کیا اور ایک گروہ کو بہگایا دیکہا تو حضرت زمین پر
تشریف رکہتے ہین حضرت کے پاس گیا فرمایا کہ لوگون نے کیا کیا مینی کہا کہ کفران نعمت کیا
کہ آپکو چہوڑ کر بہاگ گئی روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ جب لوگ رسول خدا کو تنہا چہوڑ کر

بہاگ گئی تو حضرت نے اوس وقت نگاہ خشم کی علی کو اپنے پہلو مین پایا - فرمایا ای علی تمنے اورونکی
رفاقت کیلئے نہی عرض کیا یا رسول اللہ اِنَّ لِی بِکَ اُسوۃً یعنی ای حضرت مجکو آپکی
اقتدا ہی اور مقتدی مقتدی سے کب جدا ہوتا ہی - اور شیخ عبد الحق نے جذب القلوب مین
لکہا ہی - کہ حضرت علی نے جواب مین کہا أکفر بعد الایمان منقول ہے کہ عورتونمین
نسیبہ بنت الکعب جو فن جراحت مین یگانہ اور ہمت مین مردانہ تہی مع اپنی بیٹے کے حضرت کے
ساتہہ تہی - جسوقت اوسکے بیٹے نے بہاگنے کا ارادہ کیا - نسیبہ نے اوسکو سمجہا کر
جہاد پر آمادہ کیا - اور کہا ای فرزند دلبند جگر پیوند کسلئے جان چراتا ہی - اور خدا اور رسول کو
بہاگ کر کہان جاتا ہی - وہ سعادت نشان مادر مہربان کے کہنے سے واپس آیا - اور لوازم
جہاد بجالایا یہانتک کہ شہادت کا درجہ پایا - نسیبہ نے اپنی بیٹے کی تلوار سے اوسکے قاتل پر
ایک وار مردانہ کیا - اور اوسکو جہنم کیطرف روانہ کیا - سید المرسلین نے نسیبہ کی تحسین و
آفرین کی - پہر اوسکو حضرت کی حفاظت مد نظر ہوئی - اور رسول خدا کیواسطے سینہ سپر ہوئی
منقول ہی کہ اوس مومنہ نے بہت سے زخم کہائے - مگر معرکہ سے قدم نہ اوٹہائے - حیرت ہے
کہ وہ کیسے نامرد تہے جو رسول خدا کے غمخوار تہے نہ ہمدرد تہے - اور نسیبہ کے سامنے نسیا منسیا اور گرد
تہے - منقول ہی کہ ابن شہاب اور ابن قمیہ اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن حمید ان چارون
کافرون نے باہم عہد کیا کہ آج دلکی حسرت نکالین - اور حضرت رسول مقبول کو مقتول کر ڈالین
اسوقت کہ حضرت کو بے یار و مددگار اور بے مونس و غمگسار پایا - شرم و حیا سے ہاتہہ اوٹہایا
اور حضرت کے طرف آئے اور اون سنگدلون نے جسم اطہر پہ پتہر لگائے - ابن قمیہ لعین نے
جبین مبین سید المرسلین پر ایک پتہر مارا کہ شگافتہ ہوئی اور خون جاری ہوا قطرات خون ریش
شریف پر بہکر آتے تہے - اور حضرت ردائے پاک سے پاک کرتے تہے - اور زمین پہ گرنے نہ دیتے
تہے - اور فرماتے تہے کہ اگر ایک قطرہ اس خون کا زمین پہ گریگا البتہ منتقم حقیقی آسمان سے
اہل زمین پر عذاب نازل کریگا - اور بجائے شکایت اون کے لئے سوال ہدایت کرتے تہے کہ

اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ابن شہاب خانہ خراب نے اوس دستگیر امت کے بازو کو سنگ جفا سے مجروح کیا اور عتبہ بے ربہ کے پتہر سے لب طیب فگار اور دندان مبارک شکستہ ہوئے زخمون سے خون جاری ہوا اور حضرت پر ضعف طاری ہوا۔ ابن قمیۂ ملعون نے اسوقت حضرت پر ایک تلوار چلائی۔ اور چلایا کہ مینے برا کام کیا۔ کہ محمدؐ کا کام تمام کیا۔ ابلیس لعین نے اوسکی زبان سے یہہ مضمون لیا اور مشہور کیا اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ۔ یہہ آواز جگر گداز سنکر اہل اسلام مین شورِ واویلا واحسرتا آغاز ہوا۔ اور ہر دمیدار آہ و نالہ سے دمساز ہوا ؎ نالۂ دلہا بثریا رسید ٭ وز مژہ ہا سیل بدریا رسید

منقول ہے کہ ہندہ زوجہ ابو سفیان کے دل مین جو عناد اہل اسلام مین سب سے زیادہ تھی یہہ میدان ایستادہ تھی جو کوئی مشرکون سے بہاگتا تہا اوسکو عورتون کا لازمہ سرمہ دانی اور سلائی جو ساتھہ لائی تھی دیتی تھی اور کہتی تھی کہ پھر کبھی قصد میدان نکیجیو اور لڑائی کا نام نلیجیو اور جب حضرت امیر حمزہ کو دیکھا کہ شیرانہ کارزار کرتے تھے۔ اور مشرکون کا حال تباہ اور کار زار کرتے تھے۔ اور دو تلوار سے وار کرتے تھے۔ اور ہر نا ہموار کو راہی دار البوار کرتے تھے دیگ کینہ و حسد سینہ مین جوش زن ہوئی اور ایک حبشی غلام تہا جسکا وحشی نام تہا۔ اور نیزہ بازی مین مشہور خاص و عام تہا۔ اوس سے کہا کہ اگر تو محمدؐ یا علیؓ یا حمزہ کو قتل کریگا تو تجکو خرم و شاد کرونگی اور قید بندگی سے آزاد کرونگی۔ اور بسبب انعام و اکرام کے بہرہ ور شاد کام کرونگی۔ اور جو جو تو چاہیگا وہی کام کرونگی۔ اوسنے کہا کہ قتل محمدؐ تو میرے امکان سے باہر ہے۔ اسلیئے کہ محافظت اصحاب کی اونکی نسبت ظاہر و باہر ہے۔ اور حالِ علیؓ جلی ہے۔ کہ دقائق حرب و ضرب سے کما ینبغی ماہر ہے۔ مگر ہان حمزہ کے قصد پر جاتا ہون جو ہوسکے گا بجا لاتا ہون۔ غرض وہ کمینہ کمین مین بیٹہا اتفاقاً حضرت امیر حمزہ حملہ کرتے ہوئے وہان پہنچے جہان بسبب سیلاب کے ایک غار تہا۔ ناگاہ امیر حمزہ کا گہوڑا اوسمین جا پڑا اور حضرت حمزہ زین سے جدا ہو کر زمین پر گرے۔ وحشی نے کمین گاہ سے دیکہا بہالا۔ اور اپنا بہالا سنبہالا۔ اور حضرت

امیر حمزہ کے عانہ پر اور بنا بر دوسری روایت کے شانہ پر اور موافق تیسری روایت کے
سینہ پر اس زور سے برچھی لگائی کہ نوکِ سنان دوسری طرف سے باہر نکل آئی حضرت
امیر حمزہ اوٹھے اور کمین گاہ کیطرف توجہ کی تو دیکھین کہ کسکا ایسا وار ہوا۔ جو سینہ سے
پار ہوا۔ لیکن چل نسکے منہ کے بل گر گئے۔ اور پیشانی زمین پر رکھکر کلمۂ شہادت زبان
پر جاری کیا اور اوسیوقت شربت شہادت پیا وحشی نزدیک گیا۔ اور شکم پاک چاک کیا
اور جگر عم خیر البشر نکالکر ہندہ کے پاس لیگیا۔ اوسنے ایک پارہ جگر منہ مین لیا۔ اور چبا کر
کہانیکا ارادہ کیا۔ مگر حق تعالے نے نچاہا کہ وہ جگر اطہر اوس کا جزو بدن ہو پس اوسکو مثل
استخوان سخت کیا۔ جب اوسکو کہا نسکی تو زمین پر ڈالدیا۔ حق تعالی نے ایک فرشتے کو امر دیا
کہ اوسنے وہ جگر حضرت امیر حمزہ کے جسم مطہر تک پہنچایا۔ پہر ہندہ وحشی کے ساتھ امیر حمزہ
کی نعشِ مطہر پر آئی۔ اور اونکے جسم شریف سے بعض اعضا قطع کیے۔ اور ایک رشتہ مین پرو کر
گلے مین ڈال لیے۔ اور حضرت امیر حمزہ کو مثلہ کیا۔ اور جسم پاک خاک و خون مین غلطان چھوڑ دیا
ے در خاک و خون فتادہ روا کے بود تنی ٭ کو در غزا بہ دشمن دین کارزار کرد ٭ جانہا فدای
عم محمد کہ در احد ٭ جان را برای دین الہی نثار کرد ٭ منقول ہی کہ جب ابن قمیہ مردود اور ابلیس
مطرود نے قتلِ رسالت پناہ کی جہوٹی افواہ اوڑائی۔ تو فراریون نے بدون تحقیق و تصدیق
یہہ خبر وحشت اثر مدینہ منورہ مین پہنچائی۔ بلکہ اپنی بہاگنے کے وجہ یہی ٹہرائی۔ اوسوقت اہل مدینہ
کو مطلق تاب شکیبائی نآئی۔ تمام زن و مرد بزرگ و خرد کمال سراسیمہ و بیقرار ہوئے۔
اور فرطِ آہ و زاری اور شدتِ نالہ و بیقراری سے آثارِ قیامت نمودار ہوئی سیدۃ النساء بضعہ
خیر الوری بتول عذرا جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا چند روز اس واقعہ سے پہلے
بیمار تہین۔ اور اس سبب سے نہایت نحیف و زار تہین۔ ہر چند مرض سے شفا پائی تہی۔ مگر
ہنوز توانائی نآئی تہی۔ یہہ خبرِ وحشت اثر سنکر نہایت گہبرائین۔ اور بیتابانہ پس دیوار
حجرہ طاہرہ تشریف لائین۔ فراریونمین سے ایک شخص اوسطرف گذرا جناب سیدہ نے چاہا

کہ اوس سے احوالِ پدرِ بزرگوار جناب رسولِ مختار استفسار کرین پہر حیا مانع ہوئی مگر
ایک اور شخص نے اوس فراسی سی دریافت کیا کیا ماجرا ہی جواب دیا۔ کیا پوچہتا ہی ع
احوالِ درونِ خانہ گفتن نتوان ÷ خونِ جگرِ استانہ می بین و مپرس ۔ حضرت فاطمہ اس
مضمون سے نہایت بے تاب بیقرار ہوئین۔ اور زار زار نالان اور اشکبار ہوئین اور
طرح طرح کے ترددات ظاہر ہوئے۔ اور خیالات دور و دراز دامنگیرِ خاطر ہوئی۔ ناگاہ بعض
شخص اور آئے۔ اور کہتے تہی اے مسلمانو خدا تمکو تمہاری پیمبر کی شہادت پر اجر عطا فرمائے
یہہ سنکر جناب سیدہ کا جگر خون ہوا۔ اور حال دگرگون ہوا۔ اسدرجہ مشوش ہوئین
کہ فی الفور غش ہوئین۔ عورات نے چہرۂ انور پر پانی چہڑکا تب ہوش ہوا۔ اور فریاد کی
کہ یا ابتاہ یا صفیاہ۔ پہر گریان اور نالان اُحد کو روان ہوئین۔ راوی کہتا ہی کہ فاطمہ زہرا
ایسی آہین مارتی تہین کہ جو شخص سنتا تہا بے تاب ہوتا تہا۔ اور ایسے نالے کرتی تہین کہ سننے
والون کا جگر آب اور دل کباب ہوتا تہا ع این چہ آہ ست کہ تا اوجِ ثریا برود ÷ کوہ گر بشنود
این نالہ ام از جا برود ÷ فاطمہ زہرا دو قدم اوٹہاتی تہین۔ اور گر جاتی تہین۔ اور کسیقدر
آگے بڑہتی تہین۔ اور گر پڑتی تہین۔ اسیطرح افتان خیزان دروازہ تک مدینہ کے پہنچین مگر
حیران تہین کہ نے قوتِ رفتن و نے روئی توقف ÷ ناگاہ ایک عورت قبیلہ بنی ذوبان
سے آگئی اور کہنے لگی اے دخترِ خیر البشر ایسی حالتِ پر ملالت مین کہ ضعف آپکو زیادہ ہی
کہان کا ارادہ ہی۔ فرمایا کہ پدرِ بزرگوار کی خدمت مین جاتی ہون۔ مگر افسوس آپ مین
اتنی قوت نہین پاتی ہون۔ اوسنے کہا اے خیر النساء آپ یہین ٹہر جائین مین جاتی ہون
اور خیر البشر کی خبرِ خیریت اثر لیکر ابہی واپس آتی ہون۔ اسلیئے کہ جناب رسولِ مختار اگر آپکو
اس حالت مین دیکہینگے تحمل نکر سکینگے۔ جناب سیدہ نے کہا اگر تو جائیگی اور میری پدرِ بزرگوار
کے سلامتی کی خوشخبری لائیگی تو تیری لیئے اون کی خدمت مین گذارش کرونگی۔ اور
شفاعت کی سفارش کرونگی۔ الغرض جناب سیدہ سایۂ دیوار مین ٹہر گئین مگر دل بیقرار تہا

ذوبان

اور لب پر نالۂ زار- پہر اوس عورت سے کہا کہ جسوقت تو میری پدر بزرگوار کی خدمت مین پہنچی
میری طرف سے تسلیمات پہنچانا- اور جو کچہہ میرا حال دیکہتی ہو عرض کرنا اور فرصت کے
وقت یہہ مضمون سنانا- شعر ای آفتاب من کہ شدی غائب از نظر ✦ آیا شب فراق ترا
کے بود سحر ✦ ای نور چشم عالم و چشم و چراغ دل ✦ بکشای چشم رحمت و در حال من نگر ✦
غرض وہ عورت روانہ ہوئی اور فاطمہ زہرا بار بار اشکبار ہوتی تہین- اور زار زار روتی
تہین- اور نہایت درد سے کہتی تہین- افسوس یہہ کیسا حادثہ پیش آیا- کہ مینی غربت
مین یتیمی کا داغ اوٹہایا- ای دریغ میری مادر بزرگوار خدیجہ کبری زندہ ہوتین کہ اس بیکسی
اور یتیمی مین غمخواری کرتین- اور تنہائی اور غریبی مین غمگساری کرتین- اسطرف فاطمہ زہرا
نالان وگریان اور اوسطرف وہ مومنہ احد کے جانب روان اور دوان- القصہ اوس عورت کا
باپ اور بیٹا اور بہائی جو نیک نہاد تہی- اوس روز رسول خدا کے ساتہہ مصروف جہاد تہی
لیکن وہ عورت ایسی پاک اعتقاد تہی کہ اوسکو اوسوقت سب سے فراموشی اور رسول خدا کی
یاد تہی- جس شخص کے پاس ہوکر گذرتی تہی- خبر خیر البشر دریافت کرتی تہی- جسوقت
میدان قتال مین پہنچی اتفاقاً ایک کشتہ خاک و خونین آغشتہ دیکہا- نگاہ کی تو اوس کا بہائی
تہا آنکہون کو بند کیا- اور وہان ٹہرنا کسیطرح نہ پسند کیا- اور دل سے کہا کہ جس کام کے
واسطے آئی ہون مقدم وہی کام ہے- اور بغیر حصول شرف ملازمت جناب رسول خدا کے
بہائی کی صورت کا دیکہنا مجہپر حرام ہے- کچہہ آگے بڑہی تو باپ کی لاش نظر پڑی- اوس سے
بہی چشم پوشی کی- اسکے بعد فرزند جوان حالت نزع مین خاک پر غلطان خونین غلطان
نظر آیا- اور مادر مہربان کو دیکہکر بگفتگو زبان بر لایا- کہ ای مادر غمخوار تو خوب آئی کہ مین نہایت
مشتاق تہا- اور اسوقت کا فراق بہت شاق تہا- تہوڑی دیر میرے پاس توقف فرما کہ
وقت جانسپاری اور ہنگام نفس شماری ہے- اور اپنے دیدار بر برکت آثار اور گفتار جو شگوار
سے اس مشکل کا آسان کر شرط غمخواری ہے- شعر ہم جان دادن است و شربت دیدار میبایدم

اگرچہ بر تو دشوار ست لیکن بر من آسان کن ۔ اوس مومنہ نے کہا ای فرزندِ دلبند
ای راحتِ جان مستمند مادر تیری فراق مین گریان ہی ۔ اور آتشِ اشتیاق پر بریان
مگر مین دخترِ خیر البشر کو ایک جگہہ بٹھا کر اونکے پدرِ بزرگوار کی خبرِ خیریت اثر دریافت
کرنیکو آئی ہون اور ابہی احوالِ رسالت پناہ سے آگاہ نہین دل بیقرار ہی ۔ اور فاطمہ کو
میرا انتظار ہے ۔ مین ناچار و مجبور ہون ۔ اور توقف سے معذور ہون ۔ غرض بیٹے کو
اوسی حالت مین چہوڑ کر روانہ ہوئی ۔ یہانتک کہ اوس مقام مین پہنچی جہان حضرت سید
انبیاء و نوق افزور تہے ۔ اور کچہہ اصحابِ خاص ملازمتِ کیمیا خاصیت سے شرف اندوز
تہے ۔ اور لشکرِ اشرار مقہور و مغرور ۔ اور عسکرِ ابرار مظفر و منصور ہو چکا تہا وہ مومنہ
آگے بڑہی ۔ اور رسول خدا کے قدمِ میمنت شیم پر گر پڑی ۔ اور عرض کیا کہ مین فاطمہ زہرا کا
سلام لائی ہون ۔ اور اونکی حالت عرض کرنے آئی ہون ۔ حضرت نے فرمایا کہ تونے
فاطمہ کو کہان چہوڑا ۔ اوسنے تمام احوال بیان کیا ۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ تو ابہی واپس
جا ۔ اور فاطمہ کو میری سلامتی کی خوشخبری پہنچا ۔ اور بہت جلد اوسکو میرے پاس لا
وہ صالحہ واپس آئی ۔ اور جنابِ سیدہ کو خوشخبری سنائی ۔ کہ بحمد اللہ اسلام کا جہنڈا
قائم اور آپکے پدرِ عالی مقدار کو اوسکے نیچے سالم و غانم دیکہا ۔ یہہ مژدہ سنکر جنابِ
سیدہ اتنی توانا ہوئین ۔ کہ اوسکے ہمراہ احد کو روانہ ہوئین ۔ جسوقت وہان پہنچین
جنابِ رسالت مآب آگے بڑہی اور جنابِ سیدہ کو سینہ سے لگایا اور آغوش مین لیا
اور جنابِ سیدہ نے بہت گریہ و زاری کی ۔ حضرت نے اونکو دلاسا دیا ۔ اور نوازش فرمائی
جنابِ فاطمہ نے عرض کیا کہ ای حضرت اس عورت سے مینے کچہہ وعدہ کیا ہی ۔ حضرت نے
اوس عورت سے پوچہا کہ تجکو فاطمہ سے توقع کیا ہے ۔ عرض کیا یا رسول اللہ میری
یہہ امید ہی کہ فردائے قیامت میری دستگیری فرمائین ۔ اور اوس روزِ ہولناک مین مجکو
بہول نہ جائین ۔ جنابِ سیدہ نے قبول کیا ۔ پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجئے کہ مین اب

اپنے عزیزون کی لاشون پر جاکر گریہ و بکا کرون - اور لوازم تعزیت ادا کرون
حضرت نے اوسکو اجازت دی - پہر اصحاب سے ملتفت ہوکر ارشاد کیا مَا فَعَلَ عَمِّی
آیا میرے عم بزرگوار حمزہ نے کیا کیا - اور وہ کہان ہین - اور کس سبب سے میری آنکھون سے
پنہان ہین - حارث اس باعث سے گیا - جب دیر ہوئی اور وہ نہ آیا حضرت امیر نے قدم
رنجہ فرمایا - اور حارث کو امیر حمزہ کے سرہانے کہڑا پایا - جسوقت جناب امیر نے اپنے عم
نامدار کو اس حالت مین دیکہا روئے اور نالۂ جانکاہ کیا - اور پہر رسالت پناہ کو اس حالِ
تباہ سے آگاہ کیا ــ آہ این چہ خبر بود کہ دلہا خون شد + جانہا ہمہ سوخت دیدہ ہا
جیحون شد + حضرت خود بنفس نفیس بالینِ نعشِ حمزہ تشریف فرما ہوئے - اور اپنے عم بزرگوار
کو کشتہ او مثلہ دیکہکر نہایت محزون و مغموم مصروفِ گریہ و بکا ہوئے - پہر صفیہ حضرت
کی عمۂ معظمہ اپنے بہائی امیر حمزہ کے نعش پر آئین - اور اس بیتابی سے لوازمِ گریہ و زاری
بجا لائین - کہ حضرت پہر گریان ہوئے - اور حضرت فاطمہ کی آنکھون سے اشک مسلسل روان
ہوئے - چنانچہ یہہ روایت بہت کتابون مین مذکور ہے - روضۃ الاحباب مین بہی مسطور
ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت مین گریہ و زاری طریقۂ خاصانِ درگاہِ باری ہے
اور موافقِ حدیثِ نبوی اثرِ رحمت ہے - اور اسمین رحمت کی امیدواری ہے - اسیواسطے
طریقِ مجالسِ عزاداری مومنین مین جاری ہے - اور جو شخص مصائب پر اپنے پیشوااون
کے آب دیدہ ہو وہ ناری ہے - بعض روایتون مین آیا ہے کہ رسولِ خدا نے شہدائے
اُحد پر نماز پڑہی پہلے حمزہ پہ اور پہر جس کسیکا جنازہ لاتے تہے آگے جنازۂ حمزہ کے
دہرتے تہے - اور حضرت نماز ادا کرتے تہے - یہانتک کہ اوس روز ستر بار امیر حمزہ پر
نماز پڑہی - بعض بزرگون نے کہا ہے کہ امیر حمزہ شہید دوم ہین خاندانِ نبوت سے
اور امام حسین شہید آخر ہین اہلبیتِ رسالت سے - تحقیق سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خبر دی تہی کہ اشقیا ظلم شدید کرینگے - اور امام حسین علیہ السلام کو مع ستر عزیز و اقربا اور اصحاب

باوفا کے شہید کرینگے - اور کوئی شخص اوسوقت خوفِ خدا نکریگا اور اون کیطرف
نماز ادا نکریگا - جنابِ رسولِ خدا نے امیر حمزہ کے جنازہ پر ستر بار نماز پڑہی ایک واسطے
اپنے چچا کے - اور باقی واسطے شہدائے کربلا کے - یعنی اسواسطے کہ جب یہہ گروہ
حق پژوہ شہادت پائے - تو حق تعالے اونکو اس نماز کا ثواب پہنچائے - راوی کہتا ہے کہ
حضرت نے حکم دیا تو امیر حمزہ کو جامۂ خون آلود مین دفن کیا - شیخ عبد الحق دہلوی
مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین کہ جب رسولِ خدا اُحد سے مدینہ کو تشریف لائے - تو انصار کے
گہرون سے صدائے گریہ و زاری بلند پائی مگر حمزہ کے مکان سے کسیکے رونیکی آواز
نہ آئی - فرمایا لکن حمزۃ لا بواکی لہٗ یعنے حمزہ کے رونیوالی عورتین یہان نہین ہین -
جب انصار نے یہہ ارشادِ تاسف بنیاد سنا گہر جاکر اپنی عورات سے کہا کہ تم پہلے حمزہ کے
گہر جاکر اونپر گریہ و بکا کرو - اور پھر اپنے گہر آکر اپنے مقتولون کا ماتم برپا کرو - انصار کی
عورات حمزہ کے گہر آئین - اور نصف شب تک مراسمِ گریہ و زاری بجالائین - حضرت
اوسوقت خوابِ استراحت فرماتے تہے - بیدار ہوئے تو معلوم ہوا کہ حمزہ کے گہر مین شورِ گریہ
ہو رہا ہے - اور اونپر ایک گروہ عورات کا رو رہا ہے - فرمایا یہہ کیسی آوازِ جگر گداز ہے
عرض کیا گیا کہ زنانِ انصار آپکے عمِ نامدار پر اشکبار ہین حضرت نے اون عورات کے
حق مین فرمایا رضی اللہ عنکن و عن اولادکن و عن اولادِ اولادکن یعنی حق تعالے
تمسے اور تمہاری اولاد سے اور تمہاری اولاد کی اولاد سے راضی اور خوشنود ہو - بعض
کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینۂ طیبہ مین ابتک یہہ رسم ادا ہوتی ہے - کہ ہر مصیبت
کی ابتدا مین امیر حمزہ کے واسطے زاری و بکا ہوتی ہے - مدارج النبوۃ کی روایت سے
بہی ہویدا و آشکار ہے - کہ خاصانِ کردگار پر گریہ کرنا موجبِ حصولِ رضائے پروردگار ہے

دوسرے مصیبتِ وفاتِ سرورِ کائنات علیہ و آلہٖ افضل الصلوات و اکمل التحیات
جسکی تحریر سے رنگِ ورق فق ہے - جگرِ خامہ شق ہے - صریرِ قلم نفیرِ الم ہے - بلکہ خود قلم

آہ کا علم ہی - حروف سیاہ پوش ہین - سطور پیچ و تاب مین مدہوش ہین - صفحہ کا
سینہ سطور سے جامہ چاک چاک ہی - ہر حرف تازہ رقم کے سر پر مصیبت و غم کی گرد ہی
غم سے حالِ شنگرف شنگرف ہی - دوات کا جگر خونِ سیاہ کا ظرف ہی أَيُّهَا الْ...
دنیا سرائے زور و غرور ہے - نہ سرائے سور و سرور فنائے فنا ہی نہ تقائے بقا - یہہ دار
ناپائیدار سرائے فرار ہی - نہ جائے قرار - دامگاہ ہی نہ آرام گاہ - لائقِ طرح ہی نہ قابلِ
فرح - جائے ہلاکت و فلاکت ہی - نہ سزاوارِ نزاکت - محلِ رنج و غم ہے - نہ
ناز و نعم - جائے طیش ہی - نہ مقامِ عیش - کوئے ملامت ہی - نہ کنجِ سلامت - اِس بازار
بازار مین جسکے خریدار جن و انس ہین یشر و رہبر در محنت و محبت زحمت و رحمت
عنا و غنا غلو و علو ہمجنس ہین - یہان شر آفت شرافت کیصورت مین جلوہ گر
ہی - اور صد آفت صداقت کی شکل مین پیشِ نظر - راحت جراحت سے قرین ہے
اور اباحت قباحت سے ہمنشین ؎ این بادہ کہ روزگار دارد ٭ یک مستی و صد
خمار دارد ٭ جہان برقِ جہان ہی جہان کسیکو آرام نہین - اور طرح طرح کے تغیرات
سے عیان ہی کہ یہان کسیکو بقا و دوام نہین ؎ کنج امان نیست درین خاکدان ٭
مغز وفا نیست درین استخوان ٭ یہان کسیکو ہمیشہ نہ رہنا ہوگا - جسنے لباسِ حیاتِ
مستعار پہنا آخر اوس سے برہنہ ہوگا - آوازِ جگر گدازِ کُلُّ مَخْلُوقٍ سَیَمُوتُ چارسوئے
عالم مین بلند ہے - اور صدائے جانگزائے کُلُّ مَنْ زُرِقَ سَیَفُوتُ ہوش ربائے ہر ہوشمند
ہے - یعنے جو پیدا ہوا ہے عنقریب فوت ہوگا - اور جسنے اس دامگاہ مین دانہ کہایا
جلد گرفتارِ دامِ موت ہوگا - بفحوائے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
جو شخص یہان قدم رکہیگا ضرور مرگ کی چاشنی چکہیگا - اور بمضمونِ کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
اِلَّا وَجْهَهٗ سوائے حضرت مالکِ ممالک جملہ اشیا مالک بہین - اور انبیا اور اوصیا اولیا اور اصفیا
ازکیا اور اغنیا اتقیا اور اشقیا فضلا و جہلا امرا اور فقرا اخیار و اشرار ابرار و فجار

صغار و کبار سب مسالک مرگ کے سالک ہین ہے دربارگاہ حشر چہ سلطان
چہ بینوا ✤ بر آستانِ مرگ چہ دربان چہ پادشا ✤ اپنی حبیب سے خطاب حضرت بیچون
ایک جگہہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ - ہی اور دوسری جگہہ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ
الْخٰلِدُوْنَ ہی - یعنے تو اور یہہ لوگ مصیبت مرگ کی سہینگے - اور اگر تو وفات
پائیگا تو کیا وہ لوگ ہمیشہ رہینگے - اسلیئے کہ حقیقتِ حال منجلی ہو - اور موت کے
معاملہ مین لوگون کے دلون کو تسلی ہوے ان لوگو چاہیئے کہ خیالِ قضا رہی ✤ ہم کیا
رہینگے جب نہ رسُولِ خدا رہی ✤ پس مومنین کو چاہیئے کہ مصائبِ رسُولِ خدا خصوصًا
وفاتِ شریف کے حادثۂ کبریٰ اور سانحۂ عظمیٰ کا تصور کرین - اور تیر بارانِ مصائب
مین زرہ تسلیم و رضا پہنکر اور سپر صبر و تحمل کی لیکر دلیری و تہوّر کرین - اور ہمیشہ
ہشیار و خبردار رہین - اور مرگ پر تیار رہین ے اندیشہ زمرگ مصطفٰےؐ باید کرد ✤
شادی و طرب جملہ رہا باید کرد ✤ چون سید ہر دو کون جاوید نماند ✤ مارا طمعِ خام چرا
باید کرد ✤ جنابِ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت نے راوی سے ارشاد کیا
کہ جسوقت تجکو کوئی مصیبت پہنچے تو جناب رسُولِ خداؐ کی مصیبت کو یاد کر اسواسطے کہ ایسی
مصیبت آدمیون کو نہ پہلے پہنچی ہے اور نہ آیندہ کبھی پہنچیگی - خود جنابِ رسُولِ خداؐ نے فرمایا
ای علیؑ جسوقت تمکو کوئی مصیبت پہنچے تو میری مصیبت کو یاد کرو کہ سب مصیبتون سے
بڑی ہے حضرات بہلا کیونکر ایسا نہو حال آنکہ وہ حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمین -
خاتم النبیین فخر الاولین والآخرین شفیع المذنبین علتِ ایجاد و تکوین باعثِ آفرینش
آسمان و زمین حبیبِ قدیر بشیر و نذیر سراجِ منیر دستگیرِ صغیر و کبیر تہی جسوقت لوگ
بلائی کفر و جاہلیت مین مبتلا تھے - اور طرح طرح کے عذاب اونکے لیئے مہیا تھے - اونکو چاہِ ضلالت
سے نکالکر جادہ ایمان پر پہنچایا - بت پرستون کو خدا پرست بنایا - نارِ جہنم سے بچایا - بہشتِ آئین
کا رستہ دکہایا - پس جو شخص جسقدر حضرت کے مدایح سے واقف ہوگا - اوسیقدر حضرت کے

فراق سے متاسف ہوگا اور جس کسیکو جتنی حضرت کی محبت ہوگی - اوسی کے موافق
حضرت کی مصیبت پر رقت ہوگی - چنانچہ خیر النسا جناب فاطمہ زہرا جو پدر بزرگوار کی
شیدا و مفتون تہین - بعد وفات سرور کائنات اس درجہ مغموم و محزون تہین کہ پہر کسی نے
اونکو جب تک زندہ رہین خندان نہ دیکہا بلکہ رات دن زار زار روتی تہین - اور ہر وقت
سوز دل سے نالان اور بیقرار رہوتی تہین - یہانتک کہ اہل مدینہ تنگ آئے اور عرض کیا ای
دختر خیر البشر اس شور و شین سے ہم بے چین ہین - اس آہ و زاری کا وقت مقرر
کر لیجیے - یا تو دن مین رویا کیجیے - یا رات مین نوحہ و بکا کیجیے - بعد اسکے جناب سیدہ
رات کو گورستان بقیع مین جاتی تہین - اور جسقدر چاہتی تہین گریہ فرماتی تہین
یہانتک کہ اسی حالت مین دنیا سے رحلت کی - اور جناب امیر المومنین فرماتے ہین
کہ وفات سرور کائنات سے مجہپر ایسا غم والم نازل ہوا کہ اگر پہاڑون پر ڈالا جاتا تو
بیشک گمان مین تحمل کی تاب نلاتے پس لوگون کو اوس مصیبت مین مینے مختلف
حالات مین پایا - بعضون کا جزع و فزع اسقدر تہا کہ بے قابو ہو گئے تہے اور اوس
مصیبت عظیم کے تحمل کی طاقت نہ رکہتے تہے - شدت جزع سے اونکو صبر و قرار
نرہا تہا - اور عقل اونکی پریشان ہوتی تہی اور سمجہنے اور سمجہانیکی قوت اور کہنے اور
سننے کی طاقت نرکہتے تہے اور یہہ حال پر ملال اقربائے رسول خدا کا تہا جو اہلبیت
اور اولاد عبد المطلب تہے - اور بعض ماتم پرسی کرتے تہے اور صبر کے کلمات کہتے تہے
اور بعضی گریہ زاری مین اونکے موافق تہے - دیکہنا حضرات کہ جناب فاطمہ زہرا اور
علی مرتضی اور اقربائے رسول خدا اور اصحاب باوفا کا وفات سرور کائنات مین کیا حال
تہا - پس لازم ہے کہ تم بہی اپنے پیشواؤنکی اقتدا کرو - اور اس حادثہ جانگزا اور
واقعہ ہوش ربا اور داہیہ روح فرسا کا حال سراسر ملال سنکر لوازم گریہ و زاری
اور مراسم نالہ و اشکباری ادا کرو - احتجاج طبرسی مین ایک طولانی حدیث

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی۔ اوسمین سے قدر ضروری کا خلاصہ
یہان مرقوم ہوتا ہی کہ جب ہجرتِ مقدسہ کے دسوین برس جناب سرورِ کائنات
علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات حجۃ الوداع مین عرفات پر رونق افروز ہوئی
تو حضرت جبرئیل بحکمِ ربِ جلیل نازل ہوئی۔ اور کہا کہ حق تعالی نے بعدِ تحفۂ سلام ارشاد
کیا ہی کہ ای حبیب تیری اجل قریب ہی عہد کا استحکام کر۔ اور نصیحت کا اہتمام کر۔ اور
تیری پاس جو علم اور سلاح اور تابوتِ سکینہ اور علوم و آیاتِ انبیا ہین علی ابن ابیطالب
کو سپرد کر کے اپنا خلیفہ اور قائم مقام کر۔ پس حضرت رسولِ خدا اہل نفاق سی خائف
و ہراسان ہوئی اور اپنی ذاتِ بابرکات کی حفاظت کی جنابِ احدیت سے خواہان
ہوئی۔ اور جبرئیل سے بہی اعتذار کیا۔ اور وحی کا انتظار کیا۔ کئی دن وحی نہ آئی
یہانتک کہ حضرت نے حجۃ الوداع سے فراغت پائی۔ اور طرف مدینۂ منورہ کی نہضت
فرمائی۔ اثنائی راہ مین دو بار دو مقام پر حضرت جبرئیل پہر آئی۔ اور وہی پیغام لائی۔ مگر
آیتِ حفاظت و حراست نہ آئی۔ حضرت نے وہی معذرت فرمائی۔ یہانتک کہ روز جمعہ
اٹہارہوین ذیحجہ کو اوسوقت کہ پانچ ساعتین دن کی گذری تہین اور حضرت ہنوز منزل پر نہ پہنچے تہی
مقامِ غدیر خم مین حضرت جبرئیل پہر آئی۔ اور وحی لائی۔ کہ جنابِ ربُّ العزۃ بعدِ تحفۂ سلام فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فِي عَلِيٍّ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ مولف کہتا ہی کہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر
در منثور مین لکہا ہی کہ ابن مردویہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ اونہون نے کہا ہم عہدِ رسولِ خدا
مین اس آیت کو اسطرح پڑہا کرتے تہی يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ أَنَّ عَلِيًّا
مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ معنی آیت کا حاصل یہہ ہے کہ ای رسول باب مین استخلافِ علی کے تیری
پروردگار کا تجکو جو حکم آیا ہی اوسی پہنچا اور اگر تو ایسا عمل مین نہ لایا تو گویا رسالتِ پروردگار کو
نہ پہنچایا۔ اور لوگون کے شر سے خدا تجکو محفوظ رکہیگا۔ تب حسب روایاتِ فریقین حضرت نے

سبت بڑا اہتمام کیا۔ اور ایسے وقت کہ تاب آفتاب کی شدت سے لوگ اسپ وشتر کے
سایہ مین پناہ لیتے تہے۔ اور حرارت ریگستان کی حدت سے پاؤنکو چادرین لپیٹتے تہے
مقام غدیر خم مین جو قابل قیام نہ تہا قیام کیا۔ اور ایک خطبہ نہایت فصاحت وبلاغت سے
ادا فرماکر حاضرین کو پہلے اپنی قرب ارتحال کے حال سے اعلام کیا۔ اور فرمایا کہ قریب ہی
کہ مین داعی حق کو لبیک اجابت کہون اور درمیان تمہارے دو چیزین بزرگ چہوڑتا ہون اگر اون سے
متمسک رہوگے تو بعد میرے ہرگز ہرگز گمراہ نہوگے۔ کتاب رب العزت اور اپنی عترت اور یہہ دونو
جدا نہونگی یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگی۔ اور پہر ایک لاکہہ بیس ہزار اصحاب کے
مجمع مین جسکا نہ پہلے کبہی اتفاق ہوا تہا نہ آیندہ ایسے مجمع کی امید تہی جناب علی بن ابیطالب کو
امت کا مولی اور ہادی اور امام کیا اور اپنا وصی اور خلیفہ اور قائم مقام کیا۔ اوسیوقت حق تعالی نے
آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
بہیجی بعد دین کا اکمال اور اہل اسلام پر اپنی نعمت کا اتمام کیا۔ اس آیہ کے مضمون سے بہی حضرت نے
قرب انتقال کا استشمام کیا۔ اسواسطے کہ کمال دین کمال سید المرسلین ہی۔ اور ہر کمالے را
زوالی زمانہ کا آئین ہی ؎ چو آفتاب بنصف النہار یافت کمال ٭ مقرر است کہ رومی نہد
بسمت زوال ٭ جناب آخوند مجلسی نے ایک روایت نقل فرمائی ہی۔ اوسمین مذکور ہی کہ جب جناب
رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی تو حضرت کو معلوم ہوا کہ عنقریب طرف عالم قدس کے
انتقال ہوگا۔ پس حضرت ہمیشہ بر سر منبر لوگون کو مواعظ ونصایح فرماتے تہے کہ جو فتنے بعد میرے
ہونگے اونمین ثابت قدم رہیں۔ اور دین سے دست بردار نہون اور بدعتین نکرین اور اہلبیت سے
تمسک کرکر اونکی اعانت ونصرت وحرمت ومتابعت آپ پر واجب لازم جانین اور مکرر فرماتے تہے
ایہا الناس مین بہی جاتا ہون۔ اور تم حوض کوثر پر میرے پاس آؤگے اوسوقت تمسے سوال کرونگا
کتاب
کہ قرآن واہلبیت سے تمنے کیا سلوک کیا پس بعد میرے انکی ساتہہ نیک طریق اختیار کرنا اور اہلبیت سے
جدا نہونا اور اونکے باب مین تقصیر نکرنا اور ان سے تقدم نکرنا اسلئے کہ وہ کتاب خدا کو تمسے زیادہ جانتے ہیں

اور علی میرا پسرِ عم ہی اور بہائی ہی اور وصی ہی صواعقِ محرقہ مین لکہا ہی کہ ہاتہہ علی کا پکڑ کر
بلند کیا اور فرمایا ھٰذا علیٌّ مع القرآن والقرآنُ مع العلیِّ لا یفترقان حتّی یردا علیَّ
الحوض فاسئلوھما ما خلفتم فیھما یعنے یہہ علی قرآن کے ساتہہ ہی اور قرآن علی کے ساتہہ
ہی۔ یہہ دونو ایک دوسرے سے جدا نہونگے۔ یہانتک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہون تب
مین اونسے پوچہونگا کہ تمنی بعد میرے اونکے ساتہہ کسطرح سلوک کیا۔ ابنِ مسعود سے منقول ہی
کہ جب جبریلِ امین نے ایک مہینہ پہلے خبرِ انتقالِ رسولِ ایزدِ متعال سمعِ اقدس مین پہنچائی
تو حضرت نے ہم سبکو اپنی دولتسرا مین جمع کیا اور ہماری طرف نظرِ حسرت سے دیکہا اور نہایت
شفقت و رحمت سے اشکِ چشمِ مبارک سے جاری کئے۔ اور فرمایا مرحبا بکم واخی تمکو حاصل ہو
حیّاکم اللّٰہ حق تعالی تمکو زندہ رکہے اور تمکو تحیت فرمائی حفظکم اللّٰہ اللہ تعالے تمکو آفتون سے
محفوظ رکہے۔ نصرکم اللّٰہ خدا تمہاری مدد کرے نفعکم اللّٰہ اللہ تعالے تمکو نفع پہنچاوے نفعکم
اللّٰہ اللہ تعالے مرتبے تمہارے بلند کرے ھداکم اللّٰہ اللہ تعالے تمکو راہِ راست دکہاوے اور اوسپر ثابت رکہے
وفقکم اللّٰہ خدای تعالے تمکو توفیق دے سلّمکم اللّٰہ اللہ تعالے تمکو سلامت رکہے رزقکم اللّٰہ حق تعالے
تمکو روزی عطا فرماوے مین تمکو تقوی و پرہیزگاری کی وصیت کرتاہون۔ اور تعلّی و تکبر سے ڈراتاہون
اسلئے کہ حق تعالے نے فرمایا ہی تلک الدارُ الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوًّا
فی الارضِ ولا فسادًا والعاقبۃ للمتقین اور خدا تعالی نے یہہ بہی فرمایا ہی الیس فی جھنّم
مثوًی للمتکبرین ابنِ مسعود کہتا ہی کہ مینے عرض کیا یا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک وآلک
ان کلمات سے معلوم ہوا کہ حضرت ہمکو اپنی فراق کی بلا مین مبتلا فرماوینگے یہہ تو ارشاد ہو کہ یہہ واقعہ
ناگزیر کبتک پیش آئیگا حضرت نے فرمایا کہ میری اجل قریب ہی اور قریب ہی وہ وقت کہ مین خدا تعالے
کے نزدیک پہنچون اور سدرۃ المنتہی اور جنۃ الماوی اور عرشِ اعلی اور کاسِ اوفی اور عیشِ گوارا
پر فائز ہون۔ ہمنے عرض کیا اے حضرت آپکو غسل کون دیوے فرمایا میرا بہائی علی اور میرے اہلبیت
ثقۃ الاسلام نے جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ انہین روزون میں حضرت

رسولِ خدا نے جناب امیر اور عباس کو اپنے پاس بلایا اور پہلے حضرت عباس سے ارشاد
فرمایا کہ ای عم آیا میری میراث تم لیتے ہو اس شرط پر کہ میری وعدی وفا کرو اور میرا قرض
ادا کرو جواب دیا کہ یا رسول ہد میں قلیل المال اور کثیر العیال اور کہن سال ہون آپ کے
وعدی مجہسے پوری نہو سکینگے اسلئے کہ آپ بہت بڑی سخی ہین حضرت نے ارشاد کیا کہ یہہ
مال مین اوسکو دونگا جو اسکے لائق ہو پہر جناب امیر کے طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا
ای علی ای بہائی آیا میری میراث اسی شرط پر تم لیتے ہو عرض کیا بِأَبِيْ أَنْتَ
وَأُمِّي مین آپکے احکام کو بجا لاؤنگا جناب امیر فرماتے ہین کہ مینے دیکہا حضرت نے
انگشتر سے مبارک کو اوتارا اور فرمایا کہ اس انگشتری کو میرے سامنے پہن لو
مینے اوسکو پہن لیا پہر دیکہا تو میری نزدیک رسولِ خدا کے تمام قرضون اور وعدونکا
عوض وہ انگشتر تہی یعنے باعتبار قیمت کے یا شرف و عزت کے راہ سے تتمہ اسکے جناب
رسولِ خدا بلال کے طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ حاضر کر خود اور زرہ اور ذو الفقار
اور سحاب اور سحاب وہ عمامہ تہا کہ روز فتح مکہ سر اقدس پر باندہا تہا اور اوسکا رنگ سیاہ تہا
اور دوسرا عمامہ جسکا نام ابرقہ تہا اور چمکتا تہا اور رنگ گلابی تہا حضرات اسی عمامہ کو جناب
مظلوم کربلا خامس آلِ عبا سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا نے روزِ عاشورا دوسرے حملہ میں
زیب سر انور فرمایا تہا جناب صادق سے منقول ہی کہ امام حسین نے لشکر عمر سعد کے مقام احتجاج مین
ارشاد کیا أُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ هٰذِهٖ عِمَامَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَأَنَا مُتَعَمِّمُهَا قَالُوْا نَعَمْ یعنے ای گروہ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون آیا تم جانتے ہو
کہ یہہ رسولِ خدا کا عمامہ ہی اور مین اوسکو باندہی ہون اون لوگون نے حضرت امام
حسین کے ارشاد کی تصدیق کی حضرات معلوم ہی کہ اس اقرار و تصدیق کا کیا نتیجہ ہوا
کہ اون بیدینون نے امام مظلوم کا سر انور جسپر عمامہ رسول شریف بندہا تہا بدن اطہر سے
جدا کیا اور نوک سنان پر رکہکر شہر بشہر کوچہ بکوچہ پہرایا اور طشت مین رکہکر لطور

بدبختون کے عبید اللہ ابن زیاد اور یزید پلید کے روبرو لیگئے اور جو بے ادبی ان دو نو سنگدلون سے
نسبت اوس سر مبارک کے ظہور مین آئی قابل بیان نہین غرض جناب امیر فرماتے ہین کہ
قسم خدای عزوجل کی سینے ابر قہ کو اوسوقت تک نہ دیکہا تہا پہر لائی ایک پارچہ جسکی
چمک آنکہونکو خیرہ کرتی تہی اور وہ بہشت کا پارچہ تہا۔ جناب رسول خدانے فرمایا یہہ کرامجکو
روح الامین نے دیا تہا۔ اور وہ حضرت کا پٹکا تہا۔ پہر طلب فرمائی دو جفت نعلین عربی
پہر دو قمیصین جنمین سے ایک کو شب معراج دوسری کو روز احد پہنا تہا۔ پہر تین کلاہ ایک
سفری دوسری حضری تیسری وہ جو جمعون اور عید ون کے واسطے مخصوص تہی
پہر فرمایا کہ ای بلال حاضر کر دونون بغلی شہبا اور دلدل اور دونون ناقی عضبا
اور قصوی۔ اور تینون گہوڑی ذوالجناح اور مرتجز اور عفیر پہر حضرت رسول خدا نے
فرمایا ای علی میری حیات مین ان چیزونکو اپنے قبضہ مین لاؤ۔ جناب امیر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جناب رسول خدا کے چوپایون مین سے پہلے عفیر مر گیا یعنے جسوقت
جناب رسول مختار نے انتقال فرمایا تو عفیر نے اپنی رسی توڑ ڈالی اور مسجد قبا کی جانب
بہاگتا ہوا گیا اور بنی خطمہ کے کوئین مین آپکو گرایا اور وہی اوسکی قبر ہی اور ناقہ عضبا کے
باب مین ابو علی بن یحیی نے جو علمائی اہلسنت سے ہی کتاب روضۃ العلما مین ابن عباس سے
ایک روایت طویل نقل کی ہے اوسمین مذکور ہی کہ اس ناقہ نے جناب رسول کو سلام اور
حضرت سے کلام کیا تہا اور التجا کی تہی کہ آپ حق تعالی سے دعا کرین کہ بہشت مین آپ کی
سواری سے مجکو مشرف فرمائی اور اگر آپ کی وفات مجہسے پہلے ہو تو آپ وصیت کرین کہ
کوئی اور مجہپر سوار نہو اسلئے کہ میرا قلب اسکا متحمل نہین کہ آپکے سوا کوئی اور مجہپر سوار ہو
اور حضرت نے ارشاد فرمایا تہا کہ ایسا ہی ہوگا پس جب وفات سرور کائنات کا وقت قریب پہنچا تو
حضرت نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے وصیت کی کہ اس ناقہ کو اچہی طرح رکہنا اور کسیکو
اسپر سوار نہونے دینا حضرت فاطمہ نے اس وصیت پر ایسا عمل کیا کہ اپنے ہاتہ سے اوس ناقہ کو

چارہ کہلاتی تہین اور جو چیز خود تناول فرماتی تہین اوسکو بہی کہلاتی تہین ایک رات جناب
سیدہ باہر تشریف لائین جسطرح جناب رسالتمآب چوپایونکا حال ملاحظہ فرمانیکے لئے
رات کو باہر تشریف لایا کرتے تہے۔ جب جناب سیدہ نے ناقہ کے پاس گذر فرمایا تو اوسنے
کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ جب سے حضرت رسول خدا نے دار فانی سے
رحلت فرمائی ہے۔ مجکو دانہ و چارہ خوش نہین آتا اور گوارا نہین ہوتا۔ اور اب میری
اجل آئی ہی اور آپ کے پدر بزرگوار کی خدمت مین جانیکی تیاری ہے اگر کوئی کام یا پیغام
ہو تو مجہسے ارشاد ہو کہ جناب رسول خدا سے عرض کرون حضرت فاطمہ ناقہ کی یہ بات
سنکر رونے لگین اور ناقہ کا سر گلے سے لگا لیا پس اوس ناقہ نے انتقال کیا اوسحالت مین
کہ سر اوس کا جناب سیدہ کے آغوش مین تہا جب صبح ہوئی تو جناب فاطمہ نے پارچہ منگاکر
اوسکو کفن دیا اور ایک گڑہا کہدواکر اوسکو دفن کیا پہر بعد ایک ہفتہ کے جو ناقہ کی قبر کہودی
تو اوسمین پوست و استخوان کچہہ نپایا حضرات جناب فاطمہ کا حال سُنا کہ اپنے پدر بزرگوار
کے ناقہ کو اپنے ہاتہہ سے چارہ کہلایا اور جو کچہہ آپ کہایا اوسکو بہی کہلایا اور اوسکو گلے لگایا
اور اوسکے حال پر گریہ فرمایا اور جب اوسکا انتقال ہوا تو اوسکو کفن دیا اور دفن کیا ہزار افسوس
اوس معصومہ کے پارۂ جگر مظلوم کربلا کو مع عزیز و اقربا اور انصار باوفا کے صحرائے کربلا مین تشنہ
و گرسنہ جور و جفا سے شہید کیا اور اونکے سر مبارک نوک نیزہ پر چڑہائے اور تن بے سر
خاک و خون مین آلودہ ریگستان گرم پر بیگور و کفن چہوڑدئے اور کوئی اوس انبوہ کثیر مین لاشہائے
شہدا کے تکفین و تدفین کے طرف متوجہ نہوا مومنین تصور کرین کہ اگر حضرت فاطمہ اپنے جگر گوشہ کو
اوسحالت مین مشاہدہ کرتین تو خاتون محشر کا کیا حال ہوتا الغرض بعد وفات سرور کائنات
ذوالجناح و مرتجز جناب امیر کے پاس رہے چنانچہ جمل و صفین و نہروان کی لڑائیون مین حضرت
امیر نے ان پر ہی سوار ہوئے۔ یہانتک کہ یہ دونو گہوڑے اور ناقہ قصویٰ معرکہ کربلا مین موجود تہے
اور شہسوار مضمار مبارزت۔ فارس یکہ تاز میدان مصابرت۔ تاج تارک شجاعان عالم

افسرِ فرقِ مظلومانِ عرب و عجم راکبِ دوشِ رسول الثقلین امام الکونین حضرت ابو عبد اللہ
الحسین اوس معرکہ مین جسکے مثل از آدم تا ایندم چشمِ روزگار نے نہین دیکھا ذو الجناح پر
سوار تھے حضرات امام حسین کو جسطرح کہ صبر و تحمل مین نہایت درجہ کا کمال تہا شجاعت و شہامت
مین سے حضرت کا حال تہا اور جیسے کہ حضرت رضا و تسلیم مین یگانہ تھے بہادری و دلیری
مین بہی یکتای زمانہ تھے یہہ امر شہرۂ آفاق ہے جماہ اہل تواریخ کا موالف سے
مخالف تک اس باب مین اتفاق ہے چنانچہ جنیر کارکرن صاحب فرنگی نے باوجود نصرانی
ہونیکے امام مظلوم کے رزم کو سر دفتر تاریخ جانا ہی اور اپنی کتاب تاریخ چین مین
اسطرح تحریر کیا ہے اول درجہ مین حسین ابن علی کا مرتبہ بہادری مین ہے کیونکہ
میدانِ کربلا مین ریت پر تشنگی اور گرسنگی مین جس شخص نے ایسا ایسا کام کیا ہو
اوسکے سامنے رستم کا نام وہی شخص لیتا ہے جو تاریخ سے واقف نہین ہے کسکے
قلم کو قدرت ہی کہ تمام حسین کا حال لکھے کسکی زبان مین یہہ لطافت و بلاغت ہی
کہ اون بہتر بزرگوارون کی ثابت قدمی اور تہور و شجاعت اور بیس ہزار خونخوار شامی
کے جواب سُنے اور ایک ایک کے ہلاک ہوجانیکے باب مین مدح جیسا کہ چاہئے
کر سکے کسکی نازک خیالی کی یہہ رسائی ہے کہ اون لوگون کی دلون کے حال کو
تصور کرکے کہ کیا کیا اونپر گذرا اوسوقت سے کہ جب عمر سعد نے دس ہزار سوار
سے اونکو گھیر لیا اوسوقت تک کہ جب شمر ملعون نے سر کاٹ لیا کیونکہ ایک کی دعا دو مثل
مشہور ہے اور مبالغہ کی حد یہی ہے جب کسیکے حال مین یہہ کہا جاتا ہی کہ دشمن نے
چار طرف سے گھیر لیا لیکن حسین او بہتر تن کو آٹھہ قسم کے دشمنون نے تنگ کیا تہا
اور اوسپر قدم نہ ہٹا چنانچہ چار طرف سے تو دس ہزار فوج یزید کی تہی جنکے تیرون
اور نیزون کی بوچھار مثل آندہی کے آتی تہی لعنہ پانچوان دشمن عرب کی دہوپ
تہی جسکی مثال کسیے شہر مین نہ زیر فلک نہین ملتی اور یہی کہنا ہوتا ہی کہ عرب کی دہوپ

مانند عرب ہی سے دہوپ ہی اور چہپا دشمن وہ ریگ کا میدان تہا جو آفتاب کے
تمازت مین شعلہ زن اور تنور کے خاکستر سے زیادہ پر سوز تہا بلکہ اوسکو وادی قہر
کہا چاہئے جسکے ببلے بی بی فاطمہ کے پاؤن کے آبلے تہے اور دو دشمن سب سے ظالم بہوک
اور پیاس شل دغاباز ہمراہی کے جسکے برابر عدو نہین ساتہہ تہی اور تشنگی سے
زبان پہول کے حبب پہٹ جاتی تہی تب ادن دو کی خواہش اند کے مٹتی تہی پس
جنہون نے ایسے معرکہ مین ہزارہا کافرون کا مقابلہ کیا ہو اونپر خاتمہ بہادری کا ہوچکا
انتہی بلفظہ المختصر ذوالجناح کے باب مین روایتین مختلف ہین بعض روایتون سے
مستنبط ہوتا ہے کہ جناب صاحب العصر **عَجَّلَ اللّٰہُ ظُہُوْرَہٗ وَسَہَّلَ حُضُوْرَہٗ**
بہی اسپر سوار ہون گے **القصہ** صفر کی گیارہوین سنہ ۱۱ ہجری کو جناب رسول خدا درد
شقیقہ مین مبتلا ہوئے اور علالت کو طوالت ہوئی جبرئیل امین وحی لائے کہ جناب رسول خدا
اہل بقیع اور شہدائے احد کے واسطے استغفار کرین حسب حکم الٰہی حضرت پہلی بقیع مین
تشریف لیگئے اور فرمایا **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ** خوشحال تمہارا کہ دنیا سے
سفر پہلے کیا اور ادن فتنون سے جو میری بعد متواتر واقع ہون گے نجات پائی پہر
اہل بقیع کے واسطے آمرزش طلب کی اسکے بعد حضرت احد کو تشریف لیگئے اور شہدائے
احد کے لئے بہت استغفار کیا اور فرمایا اے علی جبرئیل ہر سال مین ایک مرتبہ قرآن مجید مجہپر عرض
کیا کرتے تہے اس سال مین دو مرتبہ عرض کیا اور یہہ میرے انتقال کی علامت ہے اے علی حق تعالی
نے مجکو دو امر وہین اختیار دیا کہ جسکو چاہون پسند کرون ایک تو یہہ کہ دنیا مین ہمیشہ رہون
اور زمین کے خزینون کا مالک ہون اور باانیہمہ جنت الماوی مین سے کچہہ جو مراتب مقرر ہین
اونمین سے کسیطرح کی کمی نہو اور دوسرا یہہ کہ خدائے تبارک و تعالی سے ملاقات کرون اور بہشت مین
داخل ہو کر انبیائے سابقین سے ملحق ہون اے علی مینے وصال ایزد متعال اختیار کیا پس جب
میرا انتقال ہو تو مجکو اپنے ہاتہہ سے غسل دیکر جس مقام پر میری روح مفارقت کرے وہین دفن

رو دینا اس امر کے بعد احد سے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی تین دن کہانسی کی شدت
رہی چوتھی دن تپ شدید عارض ہوئی عروۃ الاسلام نے ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ جب جناب رسول خدا مرض سے صاحب فراش ہوئے تو اصحاب کو اپنے پاس
طلب فرمایا عمار یاسر رضی اللہ عنہ اوٹھے اور عرض کی بابی انت وامی یا رسول اللہ
جب آپ انتقال فرمائین تو کون شخص آپکو غسل دیگا فرمایا علی اور ملائکہ رحمت اوسکے شریک
ہونگے عمار نے عرض کیا کہ کون شخص آپ پر نماز پڑہیگا فرمایا خاموش رہ رحمک اللہ
پہر جناب امیر کے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای ابن ابی طالب جب میری روح بدن سے
مفارقت کرے تو مجکو اچھی طرح غسل دینا اور انہین دو کپڑون کا جو مین پہنے ہون مجکو
کفن دینا یا جامہ سفید مصری یا برد یمانی سے تکفین کرنا اور میرا کفن قیمت مین گران نہو
اور بعد تغسیل و تکفین میرا جنازہ کنارہ پر قبر کے رکہدینا پہلے جو میرے جنازے کی نماز پڑہیگا
خدای غفار ہے کہ عرش عظمت و جلال سے میرے لیئے تحفہ درود بہیجیگا پہر جبرئیل اور
میکائیل و اسرافیل مع افواج ملائکہ کے جنکا شمار جناب باری تعالی کے سوا کوئی اور
نہین جانتا پہر ملائکہ عرش پہر فرشتے ایک ایک آسمان کے پہر میری اہلبیت اور
ازواج بعد اسکے بلال سے ارشاد کیا کہ لوگون کو مسجد مین جمع کر جب لوگ مجتمع ہوئے
تو حضرت نے سر مبارک پر رومال باندہا اور فضل بن عباس اور علی بن ابی طالب کے
دوش پر ہاتھ رکہکر مسجد مین تشریف لائے اور خفیف نماز ادا کی اور منبر پر رونق افروز
ہوئے اور کمان پر تکیہ کیا اور بعد حمد و ثنای الہی ارشاد فرمایا ایہا الناس مین تمہاری
واسطے کیسا پیغمبر تہا آیا مینی خود جہاد نہین کیا آیا میری دانتون پر ضرب آئی آیا میری جبین خاک سے
آلودہ اور خون سے رنگین نہوئی آیا قوم کے جاہلون سے مینے سختیان نہ اوٹہائین آیا
امت کو کہلاکر خود بہوک مین مینے پتہر شکم پر نہ باندہا اصحاب نے عرض کیا بجا ہی خدای تعالی
آپکو جزای خیر عطا فرمای حضرت نے فرمایا کہ خدا تمکو بھی جزای نیک دیگا [illegible] رب مین نقاضین کے

تکرر وصیت فرماکر کہا تمکو لازم ہے کہ ہرگز ان دونوں کے خلاف نکرنا اور افراط و
تفریط سے باز رہنا ورنہ ہلاک ہوگے اور جو عہد تمنے کیا ہے اوسکو اور جو بیعت
تمنے مجھسے کی ہی اوسکو نہ توڑو ای گروہ مردم ادای قصاص مین اجر و ثواب ہے
اور حق دار کا حق ادا کرنا ہر شخص کو ضروری ہی ایہا الناس کسی کا حق غصب
نکرو اسلیے کہ حق تعالی نے قسم یاد فرمائی ہی کہ جس شخص نے کسی پر ظلم کیا ہوگا
یا دوسرے کا حق چھین لیا ہوگا اوسکو ہرگز نہ بخشونگا اور کسی کا قصاص بھی عفو نکرونگا
اور حق تعالی کو کسی سے قرابت نہین جسکے سبب سے اعانت کرے بلکہ تم سب اوسیکے بندے
ہو ایہا الناس خداوند تعالے اور بندون کے درمیان کوئی وسیلہ عمل سے بہتر
نہین جو شرور سے نجات کرتا ہی اور سعادت ابدی کو پہنچاتا ہی قسم ہے حق تعالی کی
جسنے مجکو مبعوث کیا ہی کہ کوئی چیز انسان کو نجات نہین دیتی مگر نیک عمل یا رحمت
خدای عز و جل - اور اگر مین بھی حق تعالے کی نافرمانی کرتا تو ہلاک ہوتا خداوندا تو
گواہ رہنا کہ مینے رسالت کی تبلیغ کی منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ پروردگار
نے حکم کیا ہی اور قسم کہائی ہے کہ کسی ظالم کے ظلم و جور سے درگذر نکریگا پس مین
تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ جسکو مینے مارا ہو اوٹھے اور مجھسے بدلہ لے اور اگر کسی
پر ستم کیا ہو اور کسی کی آبرو مین کوتاہی مجھسے واقع ہوئی ہو مجھسے اوسکا عوض لے اور اگر
کسیکا مال لیلیا ہو وہ میرے پاس آئے اور اپنا حق لے اور نہ کہے کہ مین خوف کرتا ہون اگر
قصاص لونگا تو رسول میرے ساتھ دشمنی کرینگے یقین جانو کہ عداوت میری خو نہین اور مین
اوس سے پاک و مبرا ہون اور بڑا دوست میرا تم مین وہی شخص ہے جسکا کچھ حق اگر
مجھپر ہو پورا مجھسے لیلے یا مجکو بحل کرے تو اپنے خداوند کے پاس پاکیزہ اور پاک نفس
پہنچون اور مین ایسا گمان کرتا ہون کہ ایک بار کہنا تمکو کافی نہین یعنے اس مقصود کو مین مکرر
بیان کرونگا پھر حضرت منبر سے اوتر آئے اور نماز ظہر ادا کی اوسکے بعد پھر منبر پر رونق

اثر ذر ہوئی۔ اور اوسی کلام کو مکرر ارشاد کیا۔ کئی کتابون مین لکہا ہی کہ اوس مجلس
مین عکاشہ بن محض اسدی اوٹہا اور کہا ای رسول خدا اگر آپ اس باب مین مبالغہ
نفرماتے تو مین یہہ بات نکہتا مگر جبکہ حضرت نے مکرر فرمایا اور بہت مبالغہ کیا اگر اس
صورت مین عرض نہ کرون گا تو گنہگار ہون گا آپ نے سفر تبوک مین ناقہ کے کوڑا مارنا
چاہا میری شانہ پر لگا اور اوس سی مجکو بہت تکلیف ہوئی اب مین اوس کا قصاص چاہتا ہون
حضرت نے فرمایا جزاک اللہ خیرا یا عکاشۃ ای عکاشہ خدا تجکو جزای خیر دی کہ یہہ حق
تونے قیامت پر موقوف نرکہی اور مین دنیا کا قصاص آخرت کے قصاص سے زیادہ پسند
کرتا ہون کہ وہان انبیا اور اصفیا او شہدا حاضر ہونگے اور ملائک اور ذرہ ذرہ کبریاے مقرب
ناظر ہونگے ای عکاشہ تو جانتا ہی کہ وہ کونسا کوڑا تہا کہا ہان فلان تازیانہ تہا اوسکا نشان بیان
کیا حضرت نے فرمایا ای سلمان وہ تازیانہ فاطمہ کے گہر سے جا لے آ سلمان رضی اللہ عنہ جاتے تہی
اور فرماتے تہی ایہا الناس ایسا کون ہی کہ خود منصف ہو اور جس کسی کا حق اوسکے ذمہ ہو خود
ادا کرے اس سے پہلی کہ قیامت مین اوس سے مواخذہ کیا جائے جب حضرت فاطمہ کے حجرہ طاہرہ کے
دروازہ پر پہنچے تو نعرہ مارا کہ السلام علیک یا بنیۃ النساء آگے پدر بزرگوار فلان تازیانہ
طلب فرماتے ہین حضرت فاطمہ نے کہا میری پدر عالیمقدار آپ مین مبتلا ہین سواے ہونیکا کیا موقع
ہی سلمان نے کہا آپکے پدر بزرگوار منبر پر رونق افروز ہین اور خلق کو وداع فرماتی ہین اور حقوق
ادا کرتی ہین اور کہتے ہین جس شخص کا مجہپر کچہہ حق ہو طلب کری شاید ایک روز یہہ تازیانہ
اونٹ کے مارتی تہی ناگاہ ایک شخص کے شانہ پر لگا اب وہ شخص حضرت سے قصاص طلب کرتا ہی
حضرت فاطمہ یہہ سنکر فریاد کرنی لگین اور کہا ای سلمان تجکو قسم ہی خدا کی کہ اوس شخص کو قسم دیکر
کہ میری پدر بزرگوار پر رحم کری کہ وہ حضرت بیمار و ناتوان ہین سلمان واپس پہرے اور حضرت فاطمہ
نے حسنین علیہما السلام کو بلوایا اور کہا ای جگر گوشو تمہاری نانا مسجد مین تشریف رکہتے ہین اور
ایک شخص حضرت کے تازیانہ مارنیکا ارادہ رکہتا ہی تم جاؤ تو نانا کے بدلی تمہاری سو سو کوڑی لگائین

کہ حضرت بیمار ہین اور حضرت کو تازیانہ کے تاب نہین یہہ سنکر دونو صاحبزادی طرف مسجد کے
روان ہوئی حضرات جسوقت سلمان آئی اور تازیانہ مسجد مین لائی اصحاب نے فریاد و فغان
بلند کی حضرت نے فرمایا ای عکاشہ اوٹہہ اور کوڑا اوٹہا اور جسطرح مینے مارا ہو تو بہی مار
عکاشہ نے کوڑا اوٹہایا اور اکابر صحابہ مین سے ہر ایک عکاشہ کے پاس آتا تہا اور
کہتا تہا کہ ایک کوڑی کے بدلے ہماری دس کوڑی مار لے اسلئے کہ حضرت رسول مختار
بیمار ہین حضرت سے قصاص نہ لے اور ہمارا اندوہ و ملال زیادہ نکر حضرت اصحاب سے
عذر خواہی کرتے تھے اور فرماتے تہی مجہپر قصاص واجب ہے تمہاری کوڑا مارنا مجھکو کیا فائدہ دیگا
آخر مین حسنین علیہما السلام گریان اور نالان مسجد مین داخل ہوئی پہر اصحاب جوش و خروش
مین آئی صاحبزادون نے عرض کی ای جد بزرگوار ہمنے سنا ہی کہ کوئی شخص آپ سے
قصاص طلب کرتا ہی ہم آئی ہین کہ ایک تازیانہ کے عوض سو سو تازیانے کہا ہین حضرت
نے فرمایا ای نور چشمو کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین کوڑا مارون اور تم اوسکے قصاص مین تازیانے
کہاؤ ای عکاشہ اوٹہہ اور قصاص لے اوسنی کہا ای رسول خدا اوسدن میرا شانہ برہنہ تہا
مین چاہتا ہون کہ حضرت بہی کتف اشرف برہنہ کرین اوسکے کہنے سے حضرت نے
پیراہن مقدس دوش اقدس سے اوٹہایا اوسوقت ملائکہ مین شور اوٹہا اور اصحاب کی
فریاد و فغان بلند ہوئی لیکن جسدم عکاشہ کی نگاہ کتف اشرف پر پڑی اور مہر نبوت
نظر مین جلوہ گر ہوئی جست کرکے اوس خاتم مشکلین کا بوسہ لیا اور درمیان دو شانہ برکت
کاشانہ کے منہ رکہکر عرض کی ای رسول خدا میری غرض قصاص سے نتہی بلکہ میری مراد یہ تہی کہ
مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہون اور آپکے بعض اعضائی مبارک کو مس کرون
اسلئے کہ آپ نے فرمایا تہا کہ مَنْ مَسَّ جِلْدِي لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ یعنے جو کوئی میری
جلد مس کریگا دوزخ کی آگ اوسکو مس نکریگی بعد اسکے حضرت منبر سے اوتر آئی
کافی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت کی وفات سے پہلے جبرئیل امین

ایک کتاب سر بمہر لیکر نازل ہوئے اور کہا یہہ علی اور اونکی اولاد کے لیے آپکی وصیت
ہی حضرت رسول خدا نے وہ کتاب جناب امیر کو تفویض فرمائی اور ارشاد کیا جو کچھہ اسمین
مندرج ہی اوسپر عمل کیجیو جناب امیر نے اوسپر عمل کیا اور وقت وفات امام حسن کو
سپرد کی سید مجتبی نے اوسپر عمل کیا اور وقت انتقال خامس آل عبا کو سونپی یہانتک
کہ اسیطرح وہ وصیت جناب صاحب العصر تک پہنچی الغرض حضرت پر مرض کی شدت ہوئی یہانتک
کہ مسجد مین تشریف لانا بہی کم ہوگیا ان روزونمین معمول تہا کہ بلال اوقات نماز مین در دولت
پر حاضر ہوکر کہتے تہے اَلصَّلٰوۃ یا رسول اللہ اور حضرت مسجد مین تشریف لاکر مشغول
نماز ہوتے تہے ایک روز حسب معمول بلال نے آواز دی حضرت پر اوس وقت غش طاری
ہوا تہا جب آواز بلال سنی تو فرمایا بَلَّغْتَ رَحِمَکَ اللّٰہ پہر حضرت بیہوش ہوگئے
تہوڑی دیر کے بعد پہر بلال نے کہا اَلصَّلٰوۃ یا رسول اللہ حضرت ہوش مین آئے اور ارشاد
کیا بَلَّغْتَ رَحِمَکَ اللّٰہ یہانتک کہ تین بار ایسا ہی اتفاق ہوا اب بلال نے خیال کیا کہ حضرت
محراب تک نہین آسکتے پس اپنا عمامہ سر سے پہینکدیا اور گریان و نالان کہنا شروع کیا وَاغَوْثَاہ
وَامُصِیْبَتَاہ اِنْکَسَرَ ظَهْرِی وَانْقَطَعَ رَجَائِی قَدْ خَرِبَتِ الْمَدِیْنَۃ وَیُرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ
مِنْهَا صَاحِبُ السَّکِیْنَۃ یعنے فریاد و فریاد یہہ کیسے مصیبت پیش آئی جس سے [illegible]
گئی اور امید منقطع ہوئی اب مدینہ ویران ہوا اور صاحب سکینہ یعنی جناب رسول خدا مدینہ سے
کوچ کا ارادہ رکہتے ہین جب یک دو روز یہی کیفیت رہی کہ حضرت مسجد مین رونق افروز نہوئے
تو اہل شہر نہایت مضطرب ہوئے اور مسجد نبوی کے گرد کوچہ مین گریان پہرتے تہے جب کبہی
حضرت ہوش مین آتے تہے تو اہلبیت سے اہل شہر کی حالت دریافت کرتے تہے اور اہلبیت سبکے
اضطراب کی کیفیت خصوصا انصار کی حالت اضطرار بیان کرتے تہے ایکبار حسب ارشاد رسول
مختار کچھہ لوگ حاضر ہوئے تب حضرت نے سر انور پر عصابہ باندہا اور جناب امیر پر تکیہ کرکے بیٹہے اور فرمایا
اَیُّہَا النَّاس تم سب میرے انتقال سے مضطر ہو اگر مجہسے پہلے کوئی پیغمبر زندہ رہا ہوتا تو یقین جانو کہ

مین ہی زندہ رہتا لیکن جناب باری تعالی نے فرمایا ہی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
اور تمہارے واسطے ہی موت کی خبر دی ہے چنانچہ فرمایا ہی أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ اور یہہ بہی ارشاد کیا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ
پس تم معلوم کرو کہ مین جلد دار دنیا کو ترک کرتا ہون اور دو چیزین تم مین چہوڑتا ہون ایک
کتاب خدا جسکی صبح و شام تلاوت کرتے ہو پہر تم آپسمین حسد نکرنا ایک دوسرے سے عداوت
نرکہنا بلکہ آپسمین بہائی بنے رہنا دوسرے اپنی عترت و اہلبیت اور تمکو وصیت کرتا ہون کہ اونکے
باب مین مجکو آزار ندینا اور اونکے دل درد مند نکرنا اور تمہارے واسطے جو زحمت مینے اوٹہائی
اور تمپر سے جو حقوق ہین میرے اہلبیت کے حق مین انکی رعایت کرنا پہر حضرت نے انصار کے
حق مین سفارش کی یہہ تقریرین سنکر حاضرین رونے لگے حضرت نے انکو رخصت کیا الغرض روز بروز
مرض بڑہتا گیا اور نقاہت زیادہ ہوتی گئی شیخ عبد الحق نے مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ ابو سعید
خدری سے منقول ہے کہ مین آنحضرت کی خدمت سراسر برکت مین حاضر ہوا حضرت نے ایک چادر
جسم مطہر پر لپیٹی تہی تپ کی حرارت چادر کے باہر سے مجکو محسوس ہوتی تہی اور بدن مطہر پر ہاتہ
رکہنے کی تاب نہ تہی مین یہہ حال دیکہکر متعجب ہوا حضرت نے فرمایا کسی شخص کی
بلا پیغمبرون کی بلا سے زیادہ سخت نہین بالضرور جسطرح اونکی بلا دو چند ہی اجر بہی دو چند
ہی منقول ہی کہ جسوقت سورہ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ کا نزول ہوا تو حضرت نے جبرئیل سے
کہا ای برادر گویا مجکو خبر دار کرتے ہین کہ اس عالم فانی سے طرف جہان جاودانی کے جانا ہی
جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى البتہ عالم بقا آپکے لئے
دار فنا سے بہتر ہی۔ اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ سرور کائنات آخرت کے کام مین
بہت جد و جہد فرماتے تہی اور جب سورہ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ نازل ہوئی تہی تو بموافق
حکم الہی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا کے اکثر حضرت کا ورد یہہ کلمات

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ یہہ کلمات بہت پڑھتے ہین ارشاد
کیا کہ آگاہ ہو مجکو طرف عالم بقا کے طلب کیا ہی اور تسبیح و تحمید و استغفار کا حکم دیا ہے
یہہ فرماکر حضرت رونے لگے لوگون نے عرض کیا ای حضرت آپ موت کے باعث سے
گریہ فرماتے ہین حالانکہ حق تعالی نے آپکے سب گذشتہ و آئندہ کو بخش دیا ہی حضرت نے
فرمایا فَاَيْنَ هَوْلُ الْمُطَّلَعِ وَاَيْنَ ضِيْقُ الْقَبْرِ وَظُلْمَةُ اللَّحْدِ وَاَيْنَ الْقِيَامَةُ وَ
الْاَهْوَالُ کہان ہی اطلاع مرگ کی وحشت اور کہان ہی قبر کی تنگی اور لحد کی تاریکی
و ظلمت اور کہان ہے قیامت اور اہوال قیامت یعنی یہہ امور سب پیش آنے ہین اور یہہ تمام صحیح
اونکے بہانے ہین ظاہر ہے کہ واسطے تنبیہ امت کے حضرت نے ایسا ارشاد فرمایا ورنہ سرورکائنات
ان خطرات سے ایمن و بیخوف تھے کتاب بحار الانوار مین منقول ہے کہ انہین دنون مین
جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالے نے بعد تحفہ سلام ارشاد فرمایا ہی کہ ہم نے اپنی نعمتین
جسقدر چاہین تمہارے واسطے مہیا کی ہین اور عنقریب عطا کرینگے پہر جبرئیل نے عرض کیا کہ
ای سید المرسلین حق تعالے نے یہہ کافور جنت آپکے واسطے بطریق ہدیہ بہیجا ہی اور فرمایا ہے کہ
اسمین سے پہلے اپنے واسطے لیلیجئے اور باقی اپنی اہلبیت پر تقسیم کیجئے مشہور یہہ ہے کہ حضرت نے
اوس کافور کے چار حصے کئے ایک حصہ اپنی حنوط کے واسطے لیا اور ایک ایک حصہ جناب امیر
اور جناب سیدۃ النسا اور حضرت امام حسن علیہم السلام کو عطا کیا راوی کہتا ہی کہ جب امام حسن
علیہ السلام بہی اوس کافور بہشت سے حصہ پاچکے اور امام حسین علیہ السلام کو اوسمین سے مطلق
مرحمت نہ ہوا تو اوس مظلوم نے نظر حسرت و یاس سے اپنی نانا کے طرف دیکہا اور رو دیا اور عرض
کیا ای نانا جان تعجب ہے کہ آپنے کافور جنت سبکو مرحمت فرمایا مگر مجہے کہ اوس سے محروم رکہا آیا
مین اسکے لائق نہ تہا حضرات جسوقت جناب رسول خدا نے اپنی فرزند مظلوم سے یہہ کلام جگر خراش
سنا تاب ضبط نرہی بے اختیار امام حسین کو اپنے گلے سے لگالیا اور بار بار لب و دندان حسین کو

بوسے لیتے تھے اور روتے تھے جب جناب امام حسین نے اس باب مین بہت اصرار کیا تو
حضرت رونے لگے اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند تو ایسا مظلوم ہے کہ بعد میرے ایک روز
زمین کربلا پر یکہ و تنہا غریب الوطن شدتِ تشنگی مین مثلِ گوسفندِ قربانی پس گردن سے
ذبح کیا جائیگا اور تیری لاش پاش پاش بے غسل و بے کفن و بے حنوط ریگستانِ گرم پر
پڑی رہیگی اسواسطے تجھے کافور کی حاجت نہین بلکہ غسل تیرا تیری خون سے اور تیرا حنوط
خاکِ کربلا سے ہوگا مومنین جسوقت یہہ خبرِ وحشت اثر حضرت سید البشر نے بیان فرمائی
گھر مین اور بھی کہرام پڑا اور قیامت بپا ہوئی خصوصًا جناب سیدہ کا حال ایسا متغیر ہوا کہ
قریب تہا اوس معصومہ کی روح مقدس بدنِ اقدس سے نکلجائے کبھی اپنے پدر بزرگوار کی
مفارقت پر نوحہ و فریاد کرتی تہین اور کبھی اپنے فرزندِ مظلوم کی بیکسی پر گریان اور نالان
تہین اور حضرت رسول خدا بھی اسقدر روئے کہ روتے روتے حضرت کو غش آگیا منقول ہے کہ
ایام مرض مین ایک روز ام المومنین ام سلمہؓ بالین سید المرسلین پر بیٹھی تہین حضرت لب
مبارک کو ہلاتے تھے ام سلمہؓ کہتی ہین مینے کان لگایا کہ دریافت کرون حضرت کیا فرماتے ہین
معلوم ہوا کہ حضرت حق تعالے سے مناجات کرتے تھے اور کہتے تھے الٰہی میری امت کو آتش
دوزخ سے نجات دے اور اون پر حساب قیامت آسان کر مینے عرض کی یا رسول اللہ آپکا کیا حال
ہے فرمایا ای ام سلمہؓ مجھے وداع ہو کہ تہوڑا زمانہ گذرتا ہے کہ تم میری آواز نسنوگی ناگاہ حضرت
علی مرتضے آئے اور کہا ای رسول خدا مین نے خواب مین دیکہا کہ مین ایک زرہ پہنے تھا
ناگاہ وہ زرہ میرے بدن سے جدا ہوئی اور مین بے زرہ رہگیا حضرت نے فرمایا ای علی جو زرہ
تمہاری پناہ تہی وہ مین تہا اب وہ وقت ہے کہ مین دنیا سے سفر کرون اور تم تنہا رہجاؤ ای
علی میرے بعد تمکو بہت مکروہات پہنچینگے چاہئے کہ تم تنگدل نہو اور صبر کا طریقہ اختیار کرو اور جب
دیکہو کہ لوگ دنیا اختیار کرتے ہین مناسب ہے کہ تم آخرت اختیار کرو اور یقین جانو کہ جو شخص پہلے
حوضِ کوثر کنارہ پر میرے پاس پہنچیگا تم ہوگے ناگاہ فاطمہ زہرا آئین اور عرض کیا ای پدر بزرگوار

ینے خواب مین دیکھا کہ قرآن مجید کا ایک ورق میرے پاس ہی اور مین وہان سے قرآن پڑہتی ہون یکایک وہ ورق میری آنکہون سے غائب ہوگیا حضرت نے فرمایا ای دختر نیک اختر وہ ورق مین ہون کہ تیری آنکہون سے غائب ہونگا اور تو مجہسے جدا ہوگی اسی اثنا مین حسنین علیہما السلام آئے اور عرض کی ای نانا جان ہم دونونے خواب مین دیکہا ہی کہ ایک تخت ہوا مین جاتا تہا اور ہم اوس تخت کے نیچے سر برہنہ جاتے تہی حضرت رسول خدا نے فرمایا ای نور چشمو وہ تخت میرا تابوت ہی کہ اوٹہایا جائیگا اور تم اوسکے نیچے سر کہولے ہوئی اور گیسو پریشان کیئی ہوی جاوگے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین کہ ان خوابونکی تقریر اور حضرت کی تعبیر سے اہلبیت مین شور بلند ہوا اور آنکہین اثر ہجران سے گریان ہوئین اور جانین شرر حرمان سے بریان ہوئین ؎

جانہا در آتش ست کہ جانان ہمی رود　　سیلاب خون ز دیدہ گریان ہمی رود

یعقوب را ز یوسف خود دور میکنند　　خاتم برون ز دست سلیمان ہمی رود

آدم وداع سایۂ طوبے ہمی کند　　خضر از کنار چشمہ حیوان ہمی رود

دردا کہ گوہری ست گرانمایہ صحبتش　　دشوار دست دادہ و آسان ہمی رود

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ جب رحلت جناب رسالت مآب کی قریب ہوئی تو جناب امیر المومنین سے ارشاد کیا کہ ای علی میرا سر اپنے دامن مین رکہنا اور جب میری روح بدن سے مفارقت کری تو مجکو قبلہ رو کر دینا اور میری تجہیز و تکفین مین مصروف و متوجہ ہونا اور وقت انتقال سے تا دفن مجہسے جدا نہونا اور ان سب امور مین حق تعالے سے استعانت کرنا جسوقت جناب امیر نے سر مبارک دامن اقدس مین رکہا تو حضرت رسول خدا بیہوش ہوگئے جناب سیدہ نے جمال بی مثال پر نظر کر کر نوحہ کیا اور یہ شعر پڑہا ؎ وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ ✤ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ ✤ قربان ہو فاطمہ کی جان اوس صورت پر نور پر جسکی برکت سے تمام جہان مین مینہہ برستا تہا اور فدا ہون مین اوس وجود شریف پر جو یتیمون کا باپ تہا اور بیوونکا والی و وارث تہا جناب رسول خدا نے

جناب سیدۃ النساء کی صدائے گریہ و بکا سنکر چشم مبارک بھر آئی اور فرمایا ای فاطمہ ای نور نظر
یہہ شعر جاری چچا ابو طالب کا ہی یہہ نکہو بلکہ تم یہہ کہو وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ
الرُّسُلُ الاٰیۃ اہلسنت کی صحیح روایت مین منقول ہے کہ عائشہ کہتی ہی کہ مینے حسن سیرت
اور خوبی صورت اور سکون و وقار اور نشست و برخاست مین کسیکو فاطمہ کے برابر رسول خدا سے
مشابہ نہین دیکہا جسوقت فاطمہ زہرا حضرت پیغمبر خدا کے پاس آتی تہین تو حضرت کہڑے ہوجاتے
تھے اور رسم استقبال بجا لاتے تھے اور اونکے بوسہ لیتے تھے اور اپنی جگہہ پر بٹہاتے تھے
اور جب حضرت رسول خدا فاطمہ کے گہر تشریف لیجاتے تھے تو اونسے بہی یہی لوازم
آداب تعظیم و تکریم ظہور مین آتے تھے مرض کی خستگی مین فاطمہ کو اپنے پاس بلوایا اور جب
آئین تو مرحبا یا بنتی ارشاد فرمایا اور انکو اپنے پہلو مین بٹہایا اور ضوابط تفقد اور روابط تعہد
کے ترتیب و تہذیب کے بعد بطور راز کے کچھہ ارشاد فرمایا فاطمہ وہ بات سنکر زار زار مثل ابر نو بہار
رونے لگین رسول خدا نے پہر بطریق پر ایک و بات کہی فاطمہ اوس سے خندان اور شادان
ہوئین عائشہ کہتی ہین کہ مینے فاطمہ سے کہا ای دختر خیر البشر مینے شادی و غم اسطرح
کبہی توام نہ دیکہا تہا جیسا کہ آج تمسے دیکہا فاطمہ نے اوس روز وہ بہید عائشہ سے نکہا
مگر پہر بیان کیا تہا کہ پہلے ارشاد کا یہہ مضمون تہا کہ پہلے ہر سال واسطے درس قرآن مبین
کے جبرئیل امین ایکبار زمین پر آتے تھے اس سال مین اس کام کے لئے دو بار نازل ہوئے
مین یہی گمان کرتا ہون کہ میری اجل قریب ہے اور عالم قدس کا شوق بہی مجکو حد تک پہنچگیا ہے
اور مین عنقریب اس منزل فانی سے طرف جوار رحمت سبحانی کے رحلت کرونگا میری مصاحبت
کو غنیمت سمجہو اور جہانتک ممکن ہو مجہسے جدائی گوارا نکرو اس وحشتناک خبر کے سننے سے مجکو
بہت غم و الم ہوا اور آنسو جاری ہوئے جب پدر بزرگوار نے میرا یہہ حال پر ملال ملاحظہ فرمایا
تو پہر اپنے پاس بلایا اور چپکے سے یہہ مضمون سنایا کہ تجکو دو مژدے سناتا ہون اور اس رنج و ملال
کا بار تیرے دل سے اوٹہاتا ہون ایک یہہ ہی کہ تو روضۂ رضوان مین زنان اہل ایمان کی سردار

ہوگی اور دوسرا یہہ کہ تمام اہلبیت مین پہلے تو میری ملاقات سے کامگار ہوگی برکت سے
اس تریاق کے زہر فراق مجھکو گوارا ہوا اور اس خبر مسرت اثر کے شکرانہ مین مین مسرور
و متبسم ہوئی اور ایک روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فاطمہ جبرئیل نے مجکو خبر دی ہی کہ مسلمان
عورتون مین کوئی عورت ایسے نہین جسکی ذریت تیری ذریت سے عظمت مین زیادہ ہو تو چاہئے
کہ تیرا صبر بھی اور عورتون کے صبر سے کمتر نہو اور یہہ سخن بطور وصیت کے تہا کہ فاطمہ
حضرت کے فراق مین جزع و فزع نکرین اور صبر کی کاربند ہون اسواسطے کہ حضرت جانتے
کہ میری مفارقت مین صبر فاطمہ پر نہایت دشوار ہوگا ٭ روزیکہ چشم بازجالت جدا بود
چندانکہ چشم کارکند اشک ما بود ٭ گفتی کسے کہ فارغ و صابر بود کرست ٭ در دور دلبری
چو تو اینہا کرا بود ٭ بعض روایتون مین وارد ہوا ہی کہ جب اپنی پدر بزرگوار کے حسب طلب جناب
فاطمہ آئین اور حضرت کا حال پر ملال مشاہدہ کیا فریاد و فغان کی اور کہا فاطمہ کی جان
آپ پر قربان ہو مین ایسا دیکھتی ہون کہ آپ سفر آخرت کا قصد کرتے ہین اور لشکر مرگ نے
آپکو ہر طرف سے گہیر لیا ہی مجھسے کوئی کلمہ آپ ارشاد نہین کرتے اور مجکو تسکین نہین دیتے
یہہ سنکر حضرت نے چشم مبارک کہولی اور فرمایا کہ مین عنقریب تمسے جدا ہوتا ہون اور تمکو وداع
کرتا ہون ای فاطمہ تمپر سلام ہو فاطمہ نے یہہ خبر وحشت اثر سنکر دل پر درد سے آہ سرد
کہینچی اور کہا ای پدر بزرگوار روز قیامت آپکی ملازمت کہان حاصل کرون فرمایا اوس عالم
مین جہان خلائق کا حساب ہوگا عرض کیا کہ اگر وہان شرف دیدار سے مشرف نہون
تو کہان تلاش کرون ارشاد کیا کہ مقام محمود مین جسکا خدای تعالے نے مجھسے وعدہ کیا ہی
کہ وہان امت کے گناہگارون کی شفاعت کرونگا عرض کیا اگر وہان بھی آپکو نپاؤن تو
کیا کرون فرمایا کہ صراط کے پاس مجکو تلاش کر جس وقت کہ میری امت صراط سے
گذر کری اور مین کہڑا ہون اور جبریل میرے داہنی طرف اور میکائیل بائین جانب اور
باقی ملائکہ میرے پس و پیش کہڑے ہون اور سب درگاہ قاضی الحاجات مین تضرع سے

دعا کرین کہ اے پروردگار محمدؐ کی امت کو سلامتی کے ساتھہ صراط سے اوتار دے
اور حساب اون پر آسان کر کشف الغمہ مین جناب سیرؒ سے منقول ہے کہ جناب رسولؐ
خدا کے ایام مرض مین جبرئیل شب و روز آتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہ خدای تعالی نے تحفۂ سلام کے بعد ارشاد فرمایا ہی کہ آپکا مزاج کیسا ہے
اگرچہ حق تعالی آپکے حال کو آپ سے بہتر جانتا ہی مگر با اینہمہ مجکو عیادت کے واسطے
بہیجا ہی دو وجہ سے ایک اسلیئے کہ آپکی قدر و منزلت اور شرافت و کرامت زیادہ ہو
جسطرح کہ آپ کو تمام مخلوقات پر بزرگی عطا فرمائی ہی دوسرے اسواسطے کہ مریضونکی
عیادت امتِ مرحومہ مین رواج پاے جناب رسولِ خدا اسکے جواب مین اپنے مزاج کی
کیفیت بیان کرتے تھے اور جبرئیل کہتے تھے اے محمدؐ حق تعالے کے نزدیک آپکے مثل کسیکی
قدر و منزلت نہین اور یہہ مرض صرف اسلیئے ہی کہ خداوند تبارک و تعالی آپکی دعا و عبادت
کی صدا بیماری و تندرستی مین سماعت فرمائے اور آپکے درجے آخرت مین بلند کرے حضرت
فرماتے تھے مین حق تعالی کی حمد و ثنا ادا کرتا ہون جبرئیل کہتے تھے کہ ایزدِ سبحان حمد کرنیوالونکو
دوست رکہتا ہی اور اونکی نعمتین زیادہ کرتا ہی اسیطرح مرض کی شدت و زیادتی کیوقت
ایک روز جبرئیل بحکم ربِ جلیل آئے اور کہا اے سیدؐ آپکے پروردگار نے آپکو تحفۂ سلام بہیجا
اور فرمایا ہے اگر تو چاہی تو تجکو شفا عطا کرون حسب مرضی اور مرض سے نجات دون اور اگر تیری
خواہش ہو تو تجکو شربت موت پلاؤن اور غریقِ دریاے مغفرت کرون حضرتؐ نے جواب دیا
کہ اے جبرئیل مینے آج آپ کو اپنے پروردگار پر چہوڑ دیا ہی جو کچھہ چاہی کرے فَاِنْ شَاءَ
اَحْیَانِیْ وَاِنْ شَاءَ اَمَاتَنِیْ ؎ اگرم خلاص جوئی وگرم ہلاک خواہی ✤ بزبندگی
بخدمت منہم کہ پادشاہی ✤ بکسے نمیتوانم کہ حکایت تو گویم ✤ ہمہ جانب تو خواہند و تو
آن کنی کہ خواہی ✤ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب وفات سرورِ کائنات
روز غم اندوز ہوا تو حق تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ میرے حبیب محمدؐ کے پاس جا

استفسار

اور بغیر اذن اوس تلک پہنچ جانے سی اور بے اجازت اوسکے روح قبض کرنیسے
احتیاط کر ملک الموت نامدار اور ہزار ہزار فرشتے اونکے اعوان و انصار سب ابلق
گہوڑون پر سوار اور اون کے لباس در و یاقوت سے جواہر کار رسول مختار کے
در دولت پر حاضر ہوی اور عزرائیل کے ہاتھہ مین پروردگار کے جانب سی ایک نامہ
تہا پس ملک الموت نے اعرابی کی صورت مین مکان کے باہر کہڑی ہوکر کہا اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَۃِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِکَۃِ ہم راہ دور
دراز سے آئی ہین ہمکو اجازت دو کہ حجرہ مین داخل ہون حضرت فاطمہ جناب رسول خدا
کے سرہانے بیٹہی تہین جواب دیا کہ اسوقت ملاقات ممکن نہین کہ پیغمبر خدا اپنی حال مین
مشغول ہین ملک الموت نے دوسری بار اذن چاہا اور وہی جواب سنا تیسری بار ایسی
بلند آواز سے اجازت چاہی کہ جو لوگ اوس مکان مین تہے اوس آواز کی ہیبت سے
تہرا گئے جناب رسول خدا ہوش مین آئی اور چشم مبارک کہولی اور دریافت کیا کہ تمکو
کیا ہو گیا ہے فاطمہ نے کہا کہ ایک مرد غریب جسکی صورت عجیب اور آواز مہیب ہے باہر
کہڑا ہوا اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے ہمنے تین بار عذر کیا مگر وہ کچھہ نہین سنتا
حضرت نے فرمایا ای فاطمہ تمنے جانا کہ وہ کون ہی حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ خدا
و رسول خوب جانتے ہین حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ یہہ ہادم اللذات ہے قاطع المرادات
ہی مفرق الجماعات ہی بچون کا یتیم کرنیوالا ہی عورتون کا بیوہ بنانیوالا ہے
ایسا حریف ہے جو بے کلید کے دروازہ کہول لیتا ہے اور بغیر حربہ کے ہلاک کرتا ہی
اگر دروازہ بند کر لین تو دیوار پر ہوکر اندر آجاتا ہے اور مرگ کی چاشنی چکہاتا ہی
یہہ ملک الموت ہے تیری باپ کی روح قبض کرنیکو آیا ہی ہماری آستانہ کی حرمت کا پاس
کرتا ہے ورنہ اجازت طلب کرنا اوسکی عادت نہین اوسکے لئے دروازہ کہول دو
فاطمہ نے یہہ سخن سنتے ہی کہا وا محمداہ وا ابتاہ خربت الملک ہائی افسوس

سیّر

مدینہ ویران ہوا اسلیئے کہ صاحبِ سکینہ وہان سے سفر کا عزم رکہتے ہین حضرت نے
فاطمہؑ کا ہاتہہ پکڑا اور چہاتی سے لگا لیا اور بہت دیر تک چشم مبارک نکہولی چنانچہ
لوگون نے کہا شاید روحِ مقدس نے جسمِ مطہر سے مفارقت کی فاطمہؑ نے سر
آگے کو بہکا کر کہا یا ابتاہ کچہہ جواب نہ سنا گریان گریان کہا ای پدر جان من فدای
تو باد ہ میری طرف ایک نگاہ تو کیجیئے اور ایک بات تو فرمائیے حضرت نی آنکہہ کہولی اور کہا ای
بیٹی نرو کہ حاملانِ عرش تیری رونے سے روتی ہین اور اپنے دستِ مبارک سے
آنسو فاطمہؑ کے چہرہ سے پاک کرتے تہے اور اونکو بشارتین سناتی تہی اور تسلیان دیتے تہے
اور کہتے تہے بارِ خدایا اوسکو میری مفارقت مین صبر عطا فرما پہر فرمایا ای فاطمہؑ جسوقت
میری روح قبض کرین تو کہو انا للہ وانا الیہ راجعون بے شبہ انسان کو ہر مصیبت
کا ایک عوض ہی فاطمہؑ نے کہا یا رسول اللہ کون شخص اور کیا چیز آپکا عوض ہو سکتی ہی
اسکے بعد حضرت نے آنکہین بند کین فاطمہؑ نے کہا واکربتاہ حضرت نے فرمایا اس روز
کے بعد تیری باپ پر کچہہ کرب و اندوہ نہو گا اسیوقت امہاتِ مومنین یعنی حضرت کی
ازواج حاضر ہوئین اونکو طاعت و تقوی کی وصیت کی پہر فاطمہؑ سے فرمایا کہ اپنی
فرزندون کو میرے پاس بلا حضرت فاطمہؑ نے ایک آدمی دونو صاحبزادون کے
بلانیکو بہیجا کہ جلد آئین شاہزادون نے کہا واویلاہ ہمکو کبہی ایسی تعجیل سے نہین
بلوایا آیا اس شتابی کا کیا سبب ہے نہایت شتابی کے ساتہہ روان ہوئی اسطرح
کہ عمامی اون کے سر سے گر گئے اور جو عورت و مرد اونکو اس حال سے دیکہتا تہا شور
و فریاد کرتا تہا جسوقت اپنی جدِ بزرگوار کے پاس آئی تسلیم بجالائی اور اپنے نانا کے
برابر بیٹہہ گئے اور حضرت کو اوس حال پر ملال مین دیکہکر رونا شروع کیا اور ایسے نالہ
زار روئی کہ اونکے رونے سی جو لوگ مکان مین تہے سب رونے لگے آ ری کون سا دل ہی
جو اس مصیبت کا تحمل کر سکے اور کس کان مین طاقت ہی کہ اس وداع کا نام سن سکے

؎ دوستان روزِ وداع ست فغان درگیرید ✤ دل بیکبارگی ازجان وجہان برگیرید
شمعِ خورشید باہ سحری بنشانید ✤ وز تفِ سوزِ جگر بار دگر درگیرید ✤ منقول ہے کہ امام حسن
اور امام حسینؑ نے اپنا سر حضرت کے سینۂ معرفت گنجینہ پر رکھدیا اور حضرت چشم مبارک
کہول کر اونکی طرف نگاہ کرتے تھے اور لطف وشفقت کی نظر سے اونکو دیکھتے تھے اور بوسے
لیتے تھے اور اونکی خوشبو سونگھتے تھے اور باب مین اونکی تعظیم واحترام ومحبت ومودت کی
وصیت فرماتے تھے اور بعض کتب مین مرقوم ہے کہ حضرت آہستہ کہتے تھے افسوس تمہارے نورانی
چہرون پر یتیمی کی گرد بیٹھتی ہی اور دریغ تمہارے گیسوئے مشکین غبار غریبی سے آلودہ ہوئے ہین تم
معلوم نہین کہ جفاکارانِ امت تمہارے ساتھ کسطرح پیش آینگے اور بعد میرے تمہارا کیا انجام
ہوگا شاہزادے کہتے تھے ای جدّ بزرگوار آپنے ہمارے بہت بوسے لئے اور ہمکو بہت چھاتی
سے لگایا اور پیار کیا آپکے بعد ہماری پناہ کون ہوگا اور ہماری غمگساری اور دلنوازی کون
کریگا فاطمہؑ کہتی تہین ای پدرِ بزرگوار اگر مجکو کوئی غم ہو تو کس سے کہون اور اگر حسنؑ و
حسینؑ کی کوئی آرزو ہو تو کس سے طلب کرین ای غریبون کی مونس اور یتیمونکی غمگسار
اور ای بیکسون کی جائے پناہ اور بیچارونکی چارۂ کار ہم آپکی مفارقت مین کسطرح صبر کرسکتے
ہین اور آپکے پرتوِ دیدار مبارک کے بغیر کیونکر رہ سکتے ہین ؎ در غم آبادِ جہان بی یار
بودن مشکل ست ✤ غم زحد بگذشت بی غمخوار بودن مشکل ست ✤ رفت دلدار دل خون
گشتہ را باخود ببرد ✤ ای عزیزان بی دل ودلدار بودن مشکل ست ✤ راوی کہتا ہے
کہ بعض اصحاب خاص جو حضرت کے حجرۂ طاہرہ کے دروازہ پر حاضر تھے حسنینؑ کے
گریہ وزاری سے رونے لگے اسطرح کہ اون کے رونیکی آواز حضرت کے کان تک
پہنچی حضرت بہی رونے لگے ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپکا سب گذشتہ وآیندہ مغفور
ہوچکا ہی پہر رونے کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا انما بکیت رحمۃً لامتی یعنی
صرف اپنی امت پر رحمت وشفقت میری رونیکا باعث ہے کہ آیا بعد میرے اونکا کیا حال ہوگا

اوسیوقت فرمایا کہ میری بہائی علی کو بلاؤ جناب امیر آئی اور حضرت کے سرہانے بیٹھ
گئی حضرت نے سر انور بستر سے اوٹہایا جناب امیر حضرت کے آغوش مین آگئے اور حضرت
کا سر مبارک اپنی بازو پر رکہا اوسوقت حضرت نے جناب امیر سے کچھہ وصیتین کین
اور جناب امیر سے منقول ہی کہ حضرت نے علم کے ہزار باب مجکو تعلیم کئی کہ ہر ایک باب
سے ہزار ہزار باب اور مجہپر کشادہ ہوئے القصہ جب ملک الموت اعرابی کی شکل مین
آئی اور اجازت چاہی حضرت نے فرمایا کہدو کہ اندر آئے تب ملک الموت آئی اور کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ حق تعالے نے آپکو تحفہ سلام بہیجا ہی اور مجکو حکم فرمایا ہی
کہ آپکے روح بدون آپکی اجازت کے قبض نکرون حضرت نے فرمایا ای ملک الموت مجہ
کو تجہسے ایک حاجت ہی عزرائیل نے کہا یا رسول اللہ کیا حاجت ہی حضرت نے فرمایا کہ مین
یہہ چاہتا ہون کہ جب تک میرا بہائی جبرئیل نہ آئی تو میری روح کو قبض نکری ملک الموت نے
کہا مین فرمان بردار ہون پس حق تعالے نے مالک دوزخ کو حکم دیا کہ آتش دوزخ کو فرو کر اور
رضوان کو وحی کی کہ میری صفی کی روح مقدس کے واسطے بہشت کو آراستہ کر اور حور عین کو
پیغام بہیجا کہ میرے حبیب کی روح کے لئے آپکو زیب زینت دو اور ملائکہ ملکوت وجبروت کو
خطاب ہوا کہ صفین باندہ کر کہڑی ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح آتی ہی اور جبرئیل کو
فرمان ہوا کہ میرے حبیب محمد کے پاس جا اور سندس بہشت کی مندیل اوسکے واسطے لیجا
جبرئیل گریان گریان حضرت کے پاس آئی حضرت نے فرمایا ای دوست ایسے حال
مین مجکو تنہا چہوڑتے ہو جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مین آپہی کے کام مشغول تہا
اور اب وہ بشارتین لایا ہون جو آپکو مرغوب وپسندیدہ ہین حضرت نے فرمایا وہ کون
سی بشارتین ہین جبرئیل نے کہا اِنَّ النِّیْرَانَ قَدْ اُخْمِدَتْ آتش دوزخ کو فرو کیا ہی
وَالْجِنَانَ قَدْ زُخْرِفَتْ اور بہشت پاکیزہ سرشت کو سنوارا ہی وَالْحُوْرَ الْعِیْنَ
قَدْ تَزَیَّنَتْ اور حور عین زیب وزیور سے آراستہ ہوئی ہین وَالْمَلٰئِکَةَ قَدْ صَفَّفَتْ

اور فرشتون نے صفین باندہی ہین لِنقل و مرور حیات آپکی روح پر فتوح کی قدوم میمنت
لزوم کے واسطے ٭ حجلۂ قدس برای تو بیار استہ اند ٭ خوش خرامان گذری کن تماشا
گہ ناز ٭ قدمی پیش نہ و قصر فلک رابفروز ٭ برقع از رخ فگن و جملہ ملائک بنواز ٭ حضرت نے
فرمایا ای برادر یہہ تمام بشارتین اچھی ہین لیکن مجھے ایسی خبر بیان کر جس سے آنکھون کو نور اور
سینہ کو سرور ہو جبرئیل نے کہا تمام پیغمبرون پر اور اونکی امتون پر بہشت حرام ہی جبتک
کہ آپ اور آپکی امت خلد برین مین داخل ہوون حضرت نی فرمایا مجکو ایک مژدہ اس سی زیادہ
کامل اور ایک خبر اس سے بلند تر دو جبرئیل نے کہا روز قیامت میدان حسرت و ندامت مین جسکی
سر مبارک پر پہلے تاج شفاعت رکھین گے اور وہ شفیع جسکے ہاتھہ مین منشور وافر السرور
قبول اول دینگے آپ ہونگی حضرت نی کہا مجکو ایسی بشارت دو جس سے ملال دور ہو اور
خاطر مطمئن ہو جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپکو کس چیز کا غم ہی اور کسکی فکر ہی کہ یہہ تمام
بشارتین آپکے حزن و ملال کو زائل نہین کرتین جواب دیا ای برادر مجکو ہمیشہ امت کا غم اور سوچ لگا
رہتا ہی اور اب نہایت درجہ اونکے لیی مہموم و مغموم ہون کہ آیا بعد میری دنیا مین اون کا
کیا حال ہوگا اور عقبی مین اونکا کیا مآل ہوگا جبرئیل نے کہا ای سید سرور خاطر مبارک کو فرحت
مسرت فرمائی کہ حق سبحانہ تعالی دنیا مین آپکی امت کو اپنی پناہ مین رکھیگا اور قیامت مین آپکی
امت کو آپکے وسیلہ سے اسقدر بخشیگا کہ آپ راضی ہون حضرت نی فرمایا اب میری خاطر
مسرور اور آنکھہ پر نور ہوئی ای ملک الموت آگے آ اور تجکو جو حکم ہوا ہی بجا لا ملک الموت حضرت
کی روح پاک کی قبض کرنیمین مشغول ہوئی اور حضرت اوس حالت مین سقف مکان کیطرف
دیکھتے تہی اور دست حق پرست کو اوٹھاتی تہی اور فرماتے تہی بالرفیق الاعلی کہ ناگاہ سر مبارک
مائل ہوا اور طرف عالم وصال کے انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ٭ رفت آن
طاؤس عرشی سوی عرش ٭ چون رسید اندر نشانش بوی عرش ٭ شاہبازی این
قفس درہم شکست ٭ رفت و خوش بر ساعد سلطان نشست ٭ اور ایک روایت مین

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ وقتِ احتضارِ رسولِ مختار جبرئیل جانبِ راست
اور میکائیل جانبِ چپ موجود تہی اور ملک الموت سامنے سے قبضِ روح مین مشغول ہوی ابن عباس
کہتے ہین کہ حضرت فرماتی تہی میری حبیب کو بلاؤ جسوقت جناب میر آئی تو حضرت نہایت مسرور
ہوئی اور مکرر فرمایا کہ قریب آؤ پہر سر ہانی بٹہایا اور طرف عالمِ قدس کے متوجہ ہوئی اسی
اثنا مین حسنین آئی جسوقت حسنین کی نگاہ رسولِ ذوالجلال کے جمالِ باکمال پر پڑی اور حضرت
کا یہہ حالِ پر ملال دیکہا تو دل پر درد سی آہِ سرد کہینچی اور فریاد واجداہ وا محمداہ بلند کی
اور حضرت کی سینہ سی لپٹ گئی جناب امیر نے چاہا کہ حسنین کو ہٹائین حضرت نی فرمایا ای علی
انسی تعرض نکرو کہ یہہ دم واپسین ہی مین چاہتا ہون کہ انکو وداع کرون اور یہہ مجکو وداع کرین
بعد میری یہہ دونون مظلوم ہونگی اور زہرِ ستم او تیغِ ظلم سے شہید ہونگے پہر تین بار فرمایا
اوس شخص پر خدا لعنت کری جو میری نواسون کے ساتہہ ظلم و ستم سی پیش آئی پہر جناب امیر کو اپنی
لحاف کے اندر لیلیا اور اسرارِ الہی اور علومِ نامتناہی تعلیم فرماتی رہی یہانتک کہ داعیٔ اجل کو لبیک اجابت
کہی اور نفسِ مطمئنہ نی ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ کی صدای دلکشا سنی اور ملک الموت
نی حضرت کی روحِ مطہر جبرئیل کے روبرو قبض کی اور طرف اعلی علیین کے لیگئی اور کہتی تہی وا محمداہ
یا رسول رب العالمین تب جناب امیر نے حاضرین سی فرمایا کہ حق تعالی تمکو مصیبتِ رسولِ
خدا مین اجر عطا فرمائی کہ خداوندِ عالم نی سید عالم کی روح اطہر کو اپنی طرف طلب فرمایا اور جناب امیر
فرماتی ہین کہ مین جانبِ آسمان سے صدائی جانکاہ وا محمداہ سنتا تہا پس صدای شیون خوردِ
اہلبیتِ رسالت و دودمانِ نبوت سے بلند ہوئی اور فاطمہ زہرا نی نالہ وزاری اور نوحہ و اشکباری
شروع کی اور کہا یا ابتاہ ای پدرِ بزرگوار اجاب ربا دعاہ آپنے اجابت کی اوس پروردگار کی
جسنے انکو اپنی بارگاہ مین طلب فرمایا یا ابتاہ ای پدر مہربان من جنۃ الفردوس ماواہ
ایسی جنکی آرامگاہ جنت الفردوس ہی اور جو مرثیہ جناب سیدہ نے اپنی پدرِ بزرگوار کی تعزیت مین
کہی ہین اونکی دو شعر یہہ ہین ؎ حقیق من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان

غوالیا + یعنی جس شخص نے رسولِ خدا کی تربت معطر مطہر کو سونگھا اوسکو سزاوار ہی کہ کبھی غالیونکو
نہ سونگھی صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا + صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا + یعنی ڈالی گئیں
مجھپر ایسی مصیبتیں کہ اگر وہ دنون پر ڈالی جاتیں تو راتیں ہوجاتیں یعنی اونکی روشنی تاریکی سی بدلجاتی
مومنین اگر تصور کرین کہ وہ کیسی شدید مصیبتیں تہین جنکی نسبت جناب معصومہ نے ایسا ارشاد
فرمایا تو عمر بہر رونیکو یہہ شعر جناب سیدہ کا کافی ہی اور مصیبتِ فراقِ مالایطاق سرورِ آفاق
کے علاوہ جو جو بڑی بڑی مصیبتیں تہوڑیسی مدتِ حیات مین جناب معصومہ مظلومہ پر پڑین وہ مشہور
ہین اور فریقین کی کتابون مین مسطور ہین جنکے خیال سے محبون کی دل مجروح اور جگر مین ناسور ہین
مجمل و مختصر یہہ ہی کہ بعد وفاتِ سرور کائنات جناب سیدہ زندگی بہر متبسم نہوئین بلکہ شب
روز گریہ و زاری فرماتی تہین اور کسیوقت نوحہ و اشکباری سی فراغ پاتی تہین ؎ کار و افتاد
بی تو مرا با گریستن + عیبست عیب در غم تو نا گریستن + شب تا بروز کارِ من و روز تا بشب
نالیدن ست در غم تو یا گریستن + شیخ مفید و سید مرتضی علم الہدی رضی اللہ عنہما نے ابن عباس
علیہما الرضوان سی روایت کی ہی کہ جب جناب رسولِ خدا نے دار فنا سی طرف دار البقا کی رحلت
کی تو جناب امیر نے حضرت کو غسل دیا اور حضرت عباس اور فضل بن عباس اس کام مین مددگار تہی
اور تکفین کی اور بعدِ تغسیل و تکفین حضرت کا چہرہ انور کہولا اور پردہ اوٹہایا اور کہا میری مان باپ
آپ پر فدا ہون کہ آپ حیات مین بہی طیب و طاہر تہی اور بعدِ ممات بہی پاک و پاکیزہ ہین اور آپکی
وفات سی وہ چیز منقطع ہوئی جو کسی نبی کے انتقال سی برطرف نہوئی تہی یعنی اب وحی آسمانی
کا انقطاع ہوا اور آپ کی انتقال کی مصیبت ایسی بڑی ہی کہ اور مصیبتون سی تسلی دیتی ہی
اور آپ کی وفات کا واقعہ ایسا عام ہی کہ تمام اہل اسلام صاحب مصیبت ہین اگر آپ صبر کا
حکم نکرتی اور جزع و فزع سے منع نفرماتی تو ہم تمام آنکھون کا پانی نکالڈالتی اور درد مصیبت کے
دوا نکرتی بلکہ ہمیشہ مصیبت مین رہتی اور آپکی مفارقت کا حزن و ملال کبھی زائل نہوگا میری
مان باپ آپ پر فدا ہون مجکو خدای تعالی کی پاس یاد فرمائیگا اور فراموش نکیجیے گا یہہ کہکر

پیشانی نورانی کی بوسے لئی اور آہ سرد کھینچی اور شدت رقت سی زمین پر گر گئی اور پھر چہرۂ مبارک
کو کفن مین چھپا دیا اور جناب امیر نی یہہ بھی فرمایا نزل بی من وفات رسول الله ما لو الکن
اظن یا الجبال لو حملته ما کانت تنهض به فحملت نفسی علی الصبر بعد
وفاته ولزمت الصمت والاشتغال بما امر به من تجهیزه وتغسیله
وجمع کتابه ولا یشغلنی عن ذلک بارد دمعة ولا هائج زفرة حتی ادیت
فی ذلک الحق الواجب لله عز وجل علی رسوله یعنی وفات سرور کائنات
سی مجھپر ایسی مصیبت پڑی کہ اگر وہ پہاڑون پر پڑتی تو مجھکو گمان نہین کہ اوسکا تحمل کر سکتی
پس حضرت کی وفات کی بعد مینی اپنی نفس کو صبر پر آمادہ کیا اور خاموشی اپنی واسطے لازم کی
اور جناب رسول خدا نی جو اپنی تجہیز و تغسیل کیواسطے اور کتاب الله کی جمع کرنیکی لیے ارشاد فرمایا تہا
اوسکا التزام کیا اسطرح کہ اشک سرد اور آہ پر درد نے مجھکو اس شغل سی باز نہ رکہا یہانتک کہ اس بابمین
خدای عز وجل کا جو حق جناب رسول خدا کی نسبت واجب تہا اوسکو مینی ادا کیا شیخ عبد الحق محدث
دہلوی مدارج النبوة مین لکہتی ہین کہ جملہ صحابۂ عظام اور اہلبیت کرام نی مصیبت وفات سرور
کائنات مین مرثیی کہی اور سب صحابہ اور اہلبیت مغموم و محزون اور گریان اور اندوہناک ہوی
حضرات بلکہ تمام موجودات اور جملہ کائنات زمان و زمین - مکان و مکین - کرسی و عرش مجید
عناصر و موالید - ملک و فلکات - سماک و سمکت جن و انس نوع و جنس - لوح و قلم - زمزم و حرم
مسجد و منبر - خشک و تر - مروہ و صفا - شعر و سنا - مرکز و محیط - مرکب و بسیط - فوق و تحت
خلای بحت - غرب و شرق - رعد و برق - جنوب و شمال - بحار و جبال - ابر و سطر - حجر و شجر
وحوش و طیور - مار و مور - گلزار و دشت - دوزخ و بہشت - ماہ و ماہی - سرخی و سیاہی
ثابت و سیار - لیل و نہار - زرد و سپید - ذرہ و خورشید - اس سانحۂ عظمی اور داہیۂ کبری کے
تاثیر سی متاثر ہوئی - اور اس واقعۂ ہوشربا اور نایبۂ جانگزا کی تاسف و تحسر سے متاسف اور متحسر ہوئی

ای زہجرانت زمین و آسمان بگریسته | سینه و دل خون شده روح و روان بگریسته

کون ومکان چون قالب اند وتو چو جانی ای حرم | در عزای تو تمامی کون ومکان بگریسته
نی ہمی ما خاکیان بہر تو ماتم داشتیم | بلکہ رضوان نیز در باغِ جنان بگریسته
خون گری ای دیدہ بہر سیدی کز ماتمش | جبرئیل اندر فلک با قدسیان بگریسته
آدم و نوح و خلیل و موسی عیسی ہم | در عزای سیدِ آخر زمان بگریسته
اہلبیت آندم کہ گریان گشتہ از بہر رسول | سنگِ خارا بر دلِ پر دردِ شان بگریسته

القصہ اکثر روایات اور مشہر اقوال کی موافق ہجرت مقدسہ کے گیارھوین برس روزِ دوشنبہ ماہ صفر
کی اٹھائیسوین تاریخ اور مطابق ایک روایت کی جو امام محمد باقر سی ماثور ہی اور کشف الغمہ مین مذکور
ہی۔ اور جسکی جناب غفران مآب مولانا السید دلدار علی طاب ثراہ نی شرح حدیقۃ المتقین مین [illegible]
و تحقیق کی ہی۔ اور اوسکی رو سی نہایت تدقیق کی ساتھہ دن اور تاریخ کی تطبیق کی ہی۔ روز
دوشنبہ ربیع الاول کے دوسری تاریخ جناب سرور کائنات علیہ وآلہ افضل الصلوات و اکمل التحیات
نے زہرِ دغا سی جو خیبر مین ایک یہودیہ نے کھلایا تھا وفات پائی گویا اسمین بہی حکمت تھی کہ کوئی
یہہ نہ کہی کہ سید المرسلین حبیبِ رب العالمین اکمل الاولین والآخرین سعادتِ شہادت سے محروم رہی
روح الارواح مین مرقوم ہی کہ ایک عجب سر ہے کہ معدنِ فتوت بضعۂ نبوت سی قرین ہوا اور دو
گوہرِ شاہوار پیدا ہوی جیسا کہ حق تعالی نی فرمایا ہی یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان
ہر ایک نی ایک پدر کی میراث پائی پدرِ بزرگتر محمد مصطفے تہی زہر کے اثر سی رحلت فرمائی اور
دوسرے پدر علی مرتضی تہی ضربِ تیغ سی شہادت پائی امام حسن بہی فرزندِ بزرگ تہی موافقت سے
محمد مصطفے کی زہر کی تاثیر سی انتقال فرمایا اور امام حسین نی علی مرتضی کی مطابقت سی ضرب
تیغ سی شہادت کا درجہ پایا صدہا سال منقضی ہوی اور ابہی اوس زہر قہر کا اثر کسی تریاق سی زائل نہین
ہوا اور قرن گذر چکی اور ہنوز اوس تیغ بیدریغ کا زخم کسی مرہم سی مندمل نہین ہوا اور ہمومنین
اوس زہر کے اثر سی مہموم و مغموم و محزون واندوہناک ہین اور محبانِ اہلبیت اوس تیغ کی زخم سی
دل حزین اور آبدیدہ اور جگر شق اور سینہ چاک ہین ؎ این چہ دردست کز و خون بجگر میرید

وین چہ سوزست کز و جان جہان میسوزد　　شرح این غم چہ نویسم کہ قلم می شکند

وصف این حال چہ گویم کہ زبان میسوزد ؎ غرض بیانِ غمِ اہلبیت آسان نیست

حکایتی ست کہ آنرا بشرح پایان نیست ✤ اس مقام پر ہم اس مطلب کو تمام کرتی ہین

اور اگر توفیق رفیق ہی تو باقی مطلبون کا بھی سرانجام کرتی ہین اور عنقریب زیب رقام

کرتی ہین اور اب درگاہِ قاضی الحاجات مین خضوع و خشوع سی دعاء کا اہتمام کرتی ہین کہ

اپنی رحمتِ کاملہ اور نعمتِ شاملہ سی ان اوراق کو حلیۂ قبول سی محلّی اور جلای رواج کی

مجلّی فرمائی اور اسکی قاری اور سامع اور کاتب و رجامع کو شفاعت سی شفیع المذنبین اور

آل طاہرین کی آتشِ جہنم سی بچائی اور بہشت برین مین پہنچائی آمین رب العالمین

برحمتك یا ارحم الراحمین ۵ للہ المنۃ کہ این رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ بروز مبارک

۱۱ ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۳ھ بخلعتِ اختتام مخلع گردید لغز طغرا د احقر العباد احمد حسین عاملہ

فی الدارین ہدیۂ اربابِ افکار صائبہ و تحفۂ انظارِ ثاقبہ میشود رجا کہ بنظرِ اصلاح ملاحظہ کردہ

حل نمایند و سہو و خطا بحل فرمایند لبسم اللہ تعم ما اللفظ المستطاب۔ الذی ہو فعل

ماض من بابٍ و مضارع من ثلثۃ ابواب۔ و امر من بابین۔ و اسم جامع للضدین۔ بوجہین

مختلفین و ہو کائن علی ما کان علیہ من ترتیب الاحرف۔ لم یحصل فیہ شیٔ من التغیر

و ہو من اعلام عباد اللہ و بادنی تغیر یصیر من اسماء الالہ تمکین اخذ نصفہ علی الخا

اوزان العرب و اصطلاح من اصطلاحات القراء و مصدر و ماض و امر یجوز فیہ ثلثۃ اوجہ

حین الاداء و اذا اعجم مہملہ عد من الحروف و الاسماء و اذا قلب صار ضرور یا من ضرر و باب

و ان اعجم مہمل المنقلب لیدل علی تقابل المدح و الہجاء و نحو ہو مفتتح عدۃ سور الکتاب

من السماء و قریب مختص بالنساء و دال علی قرابۃ بین الاقرباء و عین حار الماء و اذا اعجم

مہملہ علی وجہ لیفہم منہ التعفن و النقار و علی وجہ آخر یدل علی الکثیر و ما فی البر من الماء

قلب صار افضل الاغذیۃ عند الاطباء و سبب الہیج نوع من الصفراء و اذا اعجم مہمل ما حصل بالقلب

تصحیح اغلاط جواہر زواہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
				ایضا	ایضا	والذی	آیۃ والذی	ایضا	۲۱	انتنال	امتثال
۱	۴	الطاہر	الاطاہر	″	۲۲	ابار	آبار	″	″	النوبخافہ	النوبخی فہ
ایضا	ایضا	اوایل	اوائل	″	″	ٹھرا	ٹھرایا	۲۷	۱	ارمز	رمز
۳	۱۸	ببر	ہر	۱۸	۳	کہ جو	جو	″	″	اسکار	آشکار
۵	۱۲	تجیل	تخییل	″	۱۳	ورس	قریش	″	۱۱	رکتی	رنگینی
ایضا	۱۶	خیمۃ	خیمہ	″	۱۹	اپنے	اپنی	۲۸	۱۰	خدسنگذار	خدنگ گزار
۶	۲	لم نزل	لم یزل	″	۲۰	گفار	گفار	″	۱۳	عجوب ولطف	عجب لطف
ایضا	۶	لغیر	بغیر	۱۹	۳	ین	بن	″	۲۳	پتھونکا	پتونکا
۷	۱۰	لومی	لوی	۲۰	۱۶	بی قدر	لی قدر	″	″	کہز کنا	کہیر کنا
ایضا	۱۳	لغیر	بغیر	ایضا	۱۹	طہور	ظہور	۲۹	۲۲	اخر	اختر
۸	۴	خدا	خدا	۲۱	۸	چاتی	جاتی	۳۵	۳	خلقت عظیم	خلقت عظیم
ایضا	۵	اچ پیچ	اینچ پیچ	ایضا	۱۷	پرپا	برپا	″	۶	سنگ	سینگ
۹	۱۲	اسلمیٰ	اسلمیٰ	۲۲	۴	دبالنور	بالنور	″	۷	سنہ	شہ
ایضا	۲۳	اس سیے	اس سے، اسی	″	۱۹	بیر	سر	″	۹	نصیب	نصب
۱۰	۱۰	مجھکو	مجھکو	″	۲۱	تنتہا	تنہا	۳۶	۱	سحار	بحار
ایضا	۱۲	اظہار	اظہار کے	۲۳	۲	اللہم	آللہم	۳۷	۸	اسلے	اسلمی
ایضا	۱۵	اوستی	اوس سی	″	۸	بلائی	بلایی	۳۸	۶	انت	امت
۱۱	۷	چمسردن	چہمبردن	″	۱۶	اس	اوس	″	۹	کافردن	کافرون اور
۱۶	۹	یاںحوں	پانچوں	″	۱۹	حدث	حدس	۳۹	۸	سکے	نی
″	″	حلوہ افروز	جلوہ افروز	″	۲۲	کاخیر	کامسر	″	۱۶	لو	کو
۱۷	۳	علیحو	علیہ و	″	۲۵	بگر	مگر	″	″	بامی	باقی
ایضا	۱۲	ہرگر	ہرگز	۲۴	۱۶	ادیت	اذیت	۵	۱۷	محبوب خدا نے	محبوب خدا
ایضا	۱۴	مدارج النبوۃ	مدارج النبوۃ کی	″	۲۳	لعنہ	آمنہ	″	۳۰	عمائشہ	عائشہ
″	۱۵	فرماتی ہیں	فرمایا ہے	۲۵	۴	ہمیاں	ہمیان	″	″	جیرئیل	جبرئیل
″	″	منزہ	منزہ و	″	۶	روز	زور	۴۰	۱	یک	ایک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۴	چہپایا	چھاپا	〃	۱۹	یاای	ای	〃	〃	جاکہ جاتے	جیساکہ جاتے
〃	۵	رسالتآب	رسالت	〃	۲۰	عبلٰ	عبل	〃	۲۱	اراستہ	آراستہ
〃	۶	ابدار	آبدار	〃	۲۳	تحسلی	پہلی	۵۳	۱	انخام	انجام
〃	۷	زانکہ	زانکہ	〃	〃	تصویر ولکی	تصویر ونکی	〃	۲	الطاہرۃ	بالطاہرۃ
〃	۳۰	اوسوتے	اوسیوقت	〃	〃	دروازہ	دروازہ	〃	۱۳	عار	غار
۴۱	۵	تال	مال	۴۶	۱۳	حرب	عرب	۵۴	۱	تاریخ ترجمہ	تاریخ رتبہ
۴۴	۱	خوسحو	خوشحال	〃	۱۴	مذہبونکو	مذہبونکو	〃	۶	مارر	مامور
〃	۳	اسکی	اوسکی	〃	۱۶	مبد	مبدین آپ	〃	۷	جہولانگی	جہوٹائینگی
〃	۱۰	مبری	میری	〃	۲۳	اوبس	اوراس	〃	۸	ٹہرانگی	ٹہرائینگی
	۱۷	عیرت	غیرت	۴۷	۳	کونخ	کوچ	〃	۹	سطرف	جسطرف
〃	۲۳	اصیار	اختیار	〃	۶	انتظام	انتظام و	〃	۱۲	متوجج	متوّج
۴۳	۱	حضرت	حضرت	〃	۷	پہلی	پہلی	۵۵	۲	نمام	تمام
〃	۵	اختصار	اختصارکی	۴۸	۲	دولو	دو	〃	۸	اوروسبب	اوسبب
〃	۱۰	ترگرم	سرگرم	〃	۱۳	کی نکیعت	کی کیفیت	〃	۲۲	سالی	[illegible]
〃	۱۲	النفالہ آلائجزالسلی	الثیالہ وبخزالہ	۴۹	۵	یاربیدار	یابیدار	۵۶	۳	با	یا
〃	۱۵	خضری شابان	خضری شانکی شانان	〃	۲۱	زادراہ	زادوراہ	〃	۵	غنیرین	[illegible]
〃	۲۰	مالانال	مالامال	۵۱	۱۴	جیب	جب	〃	۶	انک	ایک
۴۴	۱۲	کی اسید جسم	کی طرف اسید جسم	〃	۱۸	چاہی	چاہتی	〃	۹	ـ	سے
〃	۱۳	رایل	زایل	۵۲	۸	والویل	والوبل	〃	۱۴	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	اشریف	تشریف	〃	۱۱	کبا	کیا	〃	〃	واس	[illegible]
〃	۱۷	اشطرف	اسطرف	〃	۱۴	ذالملاء	والملاء	〃	〃	نبرگ	نیرنگ
〃	۱۹	شانشوکت	شوکت وشان	〃	۱۳	نولا	قولا	۵۷	۱	با	یا
〃	۲۲	کبسی	کیسی	〃	۱۹	حبس	حسن نیت	〃	۸	۱۰ انہ	مانند
۴۵	۲	خشاک	خشک	〃	〃	مشکو	مشکوٰۃ	〃	۲۱	دومرہ	[illegible]
〃	۳	عرض	غرض	۵۲	۲۰	سانانیوں	سامانین	۵۸	۱	اشرف	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۱۰	بہو	بہو	۶۵	۶	ارشا	ارشاد	۷۴	۱۰	سعلن	سعلین
〃	۱۴	ہوتا	ہوتا تہا	〃	۷	مین مین	مین	〃	۱۵	سی	مینی
۶۰	۱۴	کہا	کیا	〃	۹	کہا	کیا	〃	۲۱	منداؤن	صداؤن
〃	〃	تنیش	پیشین	〃	۳	کی احبار	کی اخبار	۷۶	۲	جبب	حبیب
〃	۱۲	نتج	فتح	۶۶	۱۳	ضادر	صادر	〃	۱۶	اسکی	است کی
〃	۱۸	کہد تی نہی	کہد تی تہی	〃	۲۱	انک سو	ایک سو	۷۸	۱۲	اہابیت	اہلبیت
۶۱	۵	ثما	ثنا	۶۷	۵	بہری	بہر	〃	۱۵	مین بہر یہ	مین مین بہ
〃	۷	شعصت	شعست	〃	۱۴	چاریایہ	چارپایہ	۷۹	۷	لامکان	آسمان
〃	۱۰	چانذکو	چاندکو	〃	۱۷	ڈہال	ڈہال	۸۰	۱۷	سنغر فرمایا	معزز فرمایا
〃	۱۲	امجار	احجار	〃	۱۸	تمام	تمام	〃	〃	حق تعالی نے	حق تعالی نے فرمایا
〃	۱۹	روگلشن	گلشن	〃	۲۱	لقطہ	نقطہ	〃	۲۰	کہ ایک	ایک
۶۱	۱	چہاتی	چہپاتی تہی	۶۸	۲	اسنی	اوسنی	۸۱	۷	الکو	انکو
〃	۳	فومی	قومی	۶۹	۱۶	اوریقام	اور یہ مقام	〃	۱۰	عنی	غنی
〃	۱۲	زمن	زمین	۷۰	۳	سباہات اور	سباہات و	〃	۱۲	پہر جاملو	پہر جائین
〃	۱۳	نمایان ہوتی ہے	نمایان ہوتی تہے	〃	۱۱	مجہسی	مجہسی نا	۸۴	۱۳	معیب	منیب
〃	۱۴	ذالی	ڈالی	〃	۱۲	دن پر	دین پر	〃	۲۰	مافیہا	مافیہا
〃	۱۷	کافرون	کافرونکی	۷۱	۱۱	تمام	تمام تمام	〃	〃	ذی وجود	ذی جود
۶۳	۱	حمدہ	عمدہ و	〃	۱۳	کراہت	کراہت	〃	۲۱	مائی	غائی
〃	۴	ہونین	ہو نہیں	۷۲	۱	لی	کی	۹۱	۹	کے	سکے
〃	۹	ماخذ	کہ ماخذ	〃	۳	لیجانی	لیجائی	۹۴	۶	منی	معنی
〃	۱۷	مصیبتون	مصیبتون	〃	۱۵	فنا وفوت	فنا وفوت	〃	۲۰	جناب رضا	جناب امام رضا
〃	۱۹	حمال	احمال	〃	۱۶	اوسی	اوسنی	۹۶	۱۹	ذو	او
۶۴	۹	حصر ومر	حصر و	۷۳	۱۲	جبتنی	جسنی	۹۸	۱۵	ہنوز	ہنوز
〃	۱۳	حضرت ابوذر	حضرت ابوذر	۷۴	۵	جولعیر	جولغیر	۱۰۳	۲	ترجہ	ترجمہ
۶۵	۱۳	والمفاخر	المفاخر	〃	۸	لیموں	الیمون	۱۰۴	۱۵	لولو	لولو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵	۳	سے صند	یہی صنف	۱۲۳	۱۴	لعیں	لعین	۱۴۷	۱۹	ستختیان	سختیان
۱۰۷	۱۱	زبانون	زبانون	۱۲۴	۲	لوٹہ	لوٹنی	۱۴۹	۹	لونسا	کونسا
۱۰۸	۱۳	ھبسا	حمسا	〃	۸	مردان گی	مردانگی	〃	۱۳	اسگے	آپ کی
〃	۱۶	بجوہم	ہجوہم	〃	۲۰	تلفت	ملتفت	〃	۱۴	متلا	مبتلا
۱۰۹	۶	سمبریا	سیمبریا	〃	۲۱	چاہتی میں عرض	چاہتی ہو عرض	〃	۱۹	بہری	پہری
۱۱۰	۸	کی حجابی	مجازی	۱۲۵	۲	بعیت	بیعت	۱۵۲	۲	الی برکتہ الموت	الی برکتہ الموت
〃	۱۴	کہ جو	جو	۱۲۶	۲۱	ناد علیا مظہر	نادِ علیاً مظہر	〃	۳	رمسول	رسول
۱۱۳	۱۱	حلق	خلق	۱۲۸	۱۳	ناصرو	ناصر و مرد	〃	۶	عداوت	عداوت
۱۱۴	۹	سلسلہ	سلسلۃ	۱۳۶	۶	نہ	نہ محفل	〃	۲۱	واسہ عزہ	والتعفرہ
〃	۱۰	کنبہ	کینہ	〃	۱۴	جنسی	جبینی	۱۵۳	۱۸	پاس سے	پاس ہی
۱۱۵	۱۵	آرنبل	آرنیکل	۱۳۷	۳	فہم	فجہم	۱۵۴	۴	ذبج	ذبح
〃	۱۸	لولڈیلت	لولڈ ہالیڈ	〃	۲۰	بت پرستون	بت پرستون	〃	۱۸	تمہارئ	تمہاری
〃	〃	دری	دوزی	۱۳۸	۱۴	سمجھنی	سمجھی	۱۵۵	۱۳	تیغ مفید	تیغ مفید
۱۱۶	۲۲	کالشمس الغیر	کالشمس والقمر	۱۴۰	۱۰	دیکھتی	دینا بھی	۱۶۰	۹	فیض	قبض
۱۱۷	۱۹	میکند	سکیند	۱۴۱	۱۰	مخطوط	محفوظ	۱۶۳	۵	کہام تمام	کہا تمام
۱۱۸	۱	دیدنی	پیدنی ست	〃	۱۲	اسی	دی	۱۶۴	۵	نگاہ	نگاہ
۱۱۹	۱۲	یہ کہ	یہہ	〃	۱۵	فی جہنم	فی جہنم	۱۶۵	۳	ہوجانی	ہوجاتی
〃	۲۰	اختراع سی	اختراع	۱۴۲	۱۵	احکاج	احتجاج	〃	۹	تپانی	نہ پاتی
۱۲۰	۱۱	حفت	حفت	〃	۱۶	الشاد	النسل	۱۶۶	۲۰	ناہبۃ	نائبۃ
۱۲۱	۸	اجلتی	اجنبی	۱۴۳	۱۵	رسول	رسول خدا	تمام شد			
〃	۱۸	گیز	گیز	۱۴۴	۱۵	تیرون	نیزون	کل رسائل مطبوعہ ۲۵۰ جلد			
۱۲۲	۵	محال	محال	۱۴۵	۳	شہاست	شہامت	قیمت فی جلد ۸			
〃	۸	مرضات	مرضات	〃	۱۸	چاد	چار	اشتہار برسالہ خاص			
〃	〃	توجلی	توحید	۱۴۶	۱۸	جنت الماوی	جنۃ الماوی	واسطے مومنین کی چاہیا			